

فیوض الباری

فتیحة

صحیح البخاری

ترجمہ و تفسیر  
علاء الدین سید محمد حسین حسرتی  
مفتی  
مدرسہ اسلامیہ دارالافتاء  
کراچی

مکتبہ دارالافتاء



وَمَا أَكْبَرُ إِلَيْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ  
 انا بیت نور کا تحریر و تالیف ہے جس کا سبب  
 امام مدنیہ المومنین فی الحدیث کما سألہ عنہ شیخنا ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن  
 قاسم بن ابی ہاشم کی تربیت ہے جس کا سبب ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن

# فیوض الباری

فی شرح

## صحیح البخاری

حصہ اول

علامہ سید محمود احمد رضوی

مکتبہ ضیاء القرآن و آثار دار و دلائل



## ب مختصر تعارف

### مولف فیوض الیاری

تحریر — حکیم انصاری علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

اس حقیقت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ جس شخص کو دین کا فہم حاصل ہو جائے رحمت الہیہ اس کے شامل حال ہوتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ومن یرد اللہ بہ غمرا یظہرہ فی اللہ اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی بصیرت عطا فرماتا ہے

پھر اگر اس کے ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری، حق گوئی اور بے باکی، رشد و ہدایت اور تبلیغ اسلام، تدریس و تصنیف اور اعطاء کلمہ حق ایسے اوصاف بھی جمع ہو جائیں تو سونے پر سناگہ۔  
قصید الشیخ، جلالت العلم و المعرفة، محدث عصر، حضرت علامہ مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری قدس سرہ العزیز الہی ہی جامع صفات اور ثلور روزگار شخصیت تھے، ان کی دینی اور ملی خدمات اس لائق ہیں کہ ان پر علمی اور تحقیقی مقالے لکھے اور شائع کئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں دو قابل صد فخر فرزند عطا فرمائے۔

۱۔ غازی کشمیر علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

۲۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات سید احمد قادری

علامہ سید ابو الحسنات قادری نے میدان سیاست، خطابت قومی خدمات اور تصنیف میں وہ گراں قدر خدمات سرانجام دیں جو قرب زر سے لکھنے کے قابل ہیں، ان کی عظمت و جلالت کا یہ عالم تھا کہ مخالف کتب فکر سے تعلق رکھنے والے نامور علماء بھی ان کے قدموں میں بیٹھنے اور ان کے جوتے سیدھے کرنے کو سراہیہ فخر تصور کرتے تھے، علامہ سید ابو البرکات قادری رحمہ اللہ اپنے دور کے مفتی اعظم پاکستان، یکائے زمانہ محدث اور بے مثل مناظر تھے، اپنے اور بیگانے سب ہی ان کی جلالت علمی اور ژرف نگاہی کے معترف تھے۔

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا، اسی دور میں پاکستان کی تاریخ کا سخت ترین مارشل لاء نافذ ہو چکا تھا، کسی کو لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی، اس کے باوجود حضرت سید ابو البرکات ہر روز نماز فجر کے بعد قرآن پاک کا درس دیتے۔ فقہ قادیانیت کے موضوع پر تقریر



کرتے، ختم نبوت کے بارے میں قادیانوں کے شبہات کا جواب دیتے اور قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی پرزور تائید فرماتے۔ اس اثناء میں کسی کو یہ جرات نہ ہوئی کہ آپ کا لاؤڈ سپیکر بند کرا دے۔

۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں جنگِ ستمبر کے بعد علماء اقل سنت کا ایک وفد جنرل محمد ایوب خاں سے ملا، جس میں حضرت علامہ سید ابو البرکات قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی شامل تھے، ایوب خاں نے مزاج پرسی کے بعد دعا کے لیے کہا تو سید صاحب نے فرمایا:

دعا کیا کروں؟ آپ نے عالمی آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کی بعض دفعات، صریح طور پر قرآن و سنت کے خلاف ہیں، آپ نے شاستری کی ار تھی کو کدھا دیا، ایک مشرک کی ار تھی کو کدھا دینا کب جائز ہے؟

جنرل محمد ایوب خاں نے وعدہ کیا کہ عالمی آرڈیننس میں شریعت کے مطابق ترمیم کر دی جائے گی، اور شاستری کی ار تھی کو کدھا دینے کے متعلق کہا کہ یہ ایک رکی چڑ تھی اور مجھے مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔

ان واقعات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس خاندان نے علماء کلمۃ الحق میں بھی تساہل سے کام نہیں لیا۔ اسی عظیم خاندان کے عظیم القدر فرزند، وسیع النظر محدث، عظیم قلوب اور محقق، حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مدظلہ العالی شارح بخاری ہیں، جو خاندانی وجاہت کے علاوہ قابل قدر خصوصیات کے حامل ہیں۔ اکثر و بیشتر جب بھی ان سے ملاقات ہوئی انہیں کسی نہ کسی دینی مسئلہ میں غور و فکر کرتے ہوئے پایا، ان کی گفتگو عام انداز سے ہٹ کر مسائل فقہیہ کے بارے میں ہی ہوتی ہے۔ وہ جو کچھ بھی لکھتے ہیں گہری سوچ بچار کے بعد لکھتے ہیں۔ ان کی تحریرات مفید عام موضوعات پر ہیں اور عوام و خواص میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مدظلہ العالی کی ولادت باسعادت ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء میں ہوئی۔ علمی اور روحانی ماحول میں آنکھیں کھولیں اور اسی میں نشو و نما پائی، درس نظامی کی ابتدائی کتابیں آمد نامہ گلستان وغیرہ اپنے چچا امجد، سید احمد شین مولانا سید محمد وید اور علی شاہ الوری قدس سرہ سے پڑھیں، بقیہ کتب، جید اور ستر اساتذہ سے پڑھیں۔ شرح تفسیر، قطبی اور مختصر العالی وغیرہ کتب مطلق پایا مولانا محمد دین بدھوی سے، ملاحسن، تفسیر بیضاوی وغیرہ کتب ملک الدردرسمین استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عطاء محمد چشتی گونڈوی مدظلہ العالی سے پڑھیں۔



ان کے علاوہ دیگر اساتذہ سے بھی استفادہ کیا جن میں حضرت مولانا مراد الدین جماعتی رحمۃ اللہ علیہ شائع فقہر المصطفیٰ کا اسم گرامی نمایاں ہے۔ درس حدیث اپنے والد گرامی 'مفتی اعظم پاکستان' حضرت شیخ الحدیث علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری قدس سرہ سے لیا۔ ۱۹۴۳ء میں حزب الاحناف 'لاہور' کے سالانہ جلسے میں آپ کی دستار بندی کرائی گئی۔ اس اجلاس میں پاک و ہند کے اکابر علماء مثلاً حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی 'مفتی انجمن مولانا مفتی عبدالغنی' محدث اعظم ہند 'علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی' مولانا محمد یار 'مزمع شریف' علامہ عبدالغفور بڑہادی 'حضرت مولانا سید مختار اشرف کچھوچھوی' قدس سرہ اسرارہم شریف فرماتے 'حضرت صدر الافاضل نے اس موقع پر بطور تحریک اپنی ٹوپی عنایت فرمائی۔'

حضرت علامہ رضوی مدظلہ نے ۱۹۴۷ء کو موقر جریدہ 'رضوان' جاری کیا جو ابتداً 'بخت دولہ تھا' پھر 'دولہ دولہ' ہوا 'بعد ازاں ماہنامہ کی صورت میں شائع ہوا اور بعد ازاں تعالیٰ آج تک شائع ہو رہا ہے۔ اس جریدے میں وقیع اور گرفتہ مقالات شائع ہوا کرتے تھے 'اس جریدے نے دین حق کی حفاظت اور مسلک اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس رسالے کے کئی قیمتی نمبر 'راقم کی نظر سے گزرے ہیں' مثلاً نماز نبی، شتم نبوت، نمبر، چکر الوصیت، نمبر اور معراج الہی، نمبر و فیو، مشہور شیعہ مترجم مولوی اسماعیل گوجروی سے متعدد مسائل پر مباحث کا سلسلہ جاری رہا۔ ان مباحثوں میں علامہ رضوی مدظلہ کا قلم علمی اور تحقیقی جواہر نکھیرتا رہا۔ علامہ کا استدلال، علمائے گرفتہ، مخالفین کے اعتراضات کے ٹھوس جوابات، یہ سب چیزیں پڑھنے اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضرت علامہ کی تصانیف رضوی گوجروی مناکح، بیعت رضوان، بلغ فداک، حدیث قرطاس حضور کی نماز جنازہ اسی دور کی یادگار ہیں۔

اس خاندان کا طرہ امتیاز رہا ہے کہ جب بھی ملی اور ملکی مسئلہ پیش آیا یہ حضرات راہنمائی میں پیش پیش رہے۔ تحریک پاکستان میں دارالعلوم حزب الاحناف 'لاہور' کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جامع مسجد وزیر خاں 'لاہور' تحریک پاکستان کا اہم ترین شیخ تھی۔ اس شیخ سے پاکستان کی حمایت میں اٹھنے والی کوازا اتنی زور دار تھی کہ اس کی گونج پورے پنجاب بلکہ اس کے ارد گرد تک سنی جاتی تھی۔

۷ مہر تا ۱۰ مہر اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس کے بلغ قاضیوں میں منعقد ہونے والی اہل انڈیا سنی



کافر نس، تحریک پاکستان کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس اجلاس میں اہل سنت و جماعت کے علماء و مشائخ نے اجتماعی طور پر مطالبہ پاکستان کی زبردست حمایت کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ جب تک پاکستان نہیں بن جاتا ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ اس اجلاس میں مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری، علماء پنجاب کے وفد کے ہمراہ شریک ہوئے، اس وفد میں علامہ سید محمود احمد رضوی بھی شامل تھے۔

۱۹۵۳ء میں تحریک قسم نبوت چلائی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو پاکستان کے کلیدی ممبروں سے ہٹایا جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، اس تحریک کے صدر علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری تھے۔ علامہ سید محمود احمد رضوی نے بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی ذاتی مشین پر پمفلٹ چھاپ کر فوج اور پولیس کے نو جوانوں میں تقسیم کئے اور انہیں تحریک کے مقاصد سے آگاہ کیا اور گرفتار ہوئے، قلعہ لاہور اور سنٹرل جیل لاہور میں مقید رہے۔

۲۲ مارچ ۱۹۷۰ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تمام مذاکرہ کنندگان کافر نس منعقد ہوئی جس میں ”مولانا“ بھاشنی مہمان خصوصی تھے۔ اس کافر نس کا نفاذ تھا ”مارس گے۔ مرجائیں گے۔ سوشلزم لائیں گے۔“ اسی کافر نس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام لینے گراڈ تجویز کیا گیا۔ اہل سنت کے علماء و مشائخ نے اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے سوشلزم کے بددیگندے کاموثر جواب دیتے اور کسان کافر نس کے اثرات زائل کرنے کے لیے عین اسی جگہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء کو عظیم الشان سنی کافر نس منعقد کی۔ جس میں حضرت مولانا فضل الرحمن قادری مدنی مدظلہ، مدینہ طیبہ سے تشریف لاکر بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔

اس کافر نس کا منظر دینی تھا۔ تاہم نظر پھیلے ہوئے علماءانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہم غمخیز اور تین ہزار علماء و مشائخ کے مبارک اجتماع سے وہ سب پیدا ہوا کہ باطل کی تمام تاریکیاں چھٹ گئیں۔ اس کافر نس میں اسلامیان پاکستان کو مقامِ مصطفیٰ کے تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کا نفاذ ملا، اور اعلان کیا گیا کہ اسی منشور کی بنیاد پر دسمبر ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں حصہ لیا جائے گا۔ اس کافر نس کے کنوینئر حضرت علامہ رضوی مدظلہ اور ان کے رفقاء تھے۔ انہوں نے ملک بھر کے دورے کر کے کافر نس کے انعقاد کے لیے فضا ہموار کی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مولانا مختار الحق مرحوم اور ان کے رفقاء نے بھی اس کافر نس کے انعقاد کے لیے مگر انقدر



۱۹۷۳ء کی تحریک ختم نبوت میں تمام مکتب فکر کے اشتراک سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت معرض وجود میں آئی۔ علامہ رضوی مدظلہ اس کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ آپ نے ملک کے طول و عرض میں دورے کئے، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ بالآخر ۲۹ ستمبر ۱۹۷۳ء کو اسلامیان پاکستان کے شدید دباؤ کی بنا پر قومی اسمبلی نے قانونوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

علامہ رضوی مدظلہ ۱۹۷۳ء تک جمعیت العلماء پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری رہے۔ ایک مرحلے پر جمعیت داخلی انتشار کا شکار ہو گئی، کوششیں بسیار کئے باوجود اتفاق و اتحاد کی کوئی صورت نہ نکل سکی۔ ۱۹۷۹ء میں حضرت علامہ ابو الہیر کات سید احمد قادری قدس سرہ نے حزب الاحناف لاہور میں ملک بھر کے علماء کی ایک میٹنگ بلائی، حضرت سید صاحب کی دعا و برکت سے تمام علماء اہل سنت شیرو شکر ہو گئے۔ علامہ رضوی پہلے سنی بورڈ پھر مجلس عمل جمعیت العلماء پاکستان کے کنوینر مقرر ہوئے۔ انہوں نے اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر جمعیت کو فعل بنانے کے لیے دن رات کام کیا اور گونا گوں مشکلات کے باوجود اپنی سم میں کامیاب رہے۔

## یا رسول اللہ! کانفرنس

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت اور تحکیم و تکریم اہل سنت و جماعت کا طرہ امتیاز اور سرہانہ ایمان ہے۔ بارگاہ رسالت کی بے لوثی اور گستاخی دیکھ اور سن کر خاموشی سے برداشت کر جانا ان کے نزدیک غیرت ایمانی کے منافی ہے۔ حضرت علامہ رضوی مدظلہ کو یہ عقیدہ ورش میں ملا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں برطانیہ کے نام نہاد ڈاکٹر منہاس نے ایک دل آزار کتاب لکھی جس میں اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ اس کتاب کی اشاعت کے خلاف جمعیت علماء پاکستان نے لاہور سے جلوس نکالے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے۔ لیکن حکومت نے مطالبہ تسلیم کرنے کی بجائے مہر جنوری ۱۹۷۱ء کو علامہ سید محمود احمد رضوی اور مولانا اکرام حسین مجددی، مولانا فیض القادری اور پیر طریقت میاں جمیل احمد شریقی کو گرفتار کر لیا۔ پھر ان حضرات کی رہائی کے لیے حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی اور حضرت مولانا حامد علی خاں کی قیادت میں ایک وفد مہر جنوری کو اس وقت کے گورنر پنجاب، جنرل یحییٰ الرحمن سے ملا اور ان رہنماؤں کی رہائی کے بارے میں گفتگو کی۔



۲۳ مارچ ۱۹۸۳ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں محفل قرأت منعقد ہوئی، مصر کے معروف قاری عبدالواسط نے تلاوت کی، سامعین میں ہر کتب فکر کے افراد موجود تھے۔ اسی اثناء میں کسی نے نعروں رسالت بلند کیا اور اس کے جواب میں کسی بد بخت نے مرزا کا نعروں لگایا، نعروں لگانے والے حافظ غلام معین الدین کو مارا گیا اور اسے مرزائی کہہ کر پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

غلام رضوی نے اس سانحہ کا بروقت نوٹس لیا اور اپریل ۱۹۸۳ء ملک بھر کے علماء و مشائخ اہلسنت کی سینکڑوں بلا کر مجلس عمل علماء اہلسنت قائم کی اور طے کیا کہ ستمبر اپریل کو حزب الاحناف لاہور میں یا رسول اللہ کانفرنس منعقد کی جائے، چنانچہ اس کانفرنس میں ہزاروں علماء و مشائخ اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ سامعین نے شرکت کی۔ اہل سنت و جماعت نے مقرب اور عشاق کی نمازیں شاہی مسجد میں پانچواں اور رات کے ساڑھے بارہ بجے تک یا رسول اللہ کانفرنس کا پروگرام جاری رہا۔ شاہی مسجد کے دروازوں پر نعروں رسالت سے گونجتے رہے۔ چاروں چٹانوں پر جیوں اور مسجد کے چپے چپے پر یا رسول اللہ اور سبز گنبد کے ٹکس والے جھنڈے لہراتے رہے اور دنیا پر واضح ہو گیا کہ اس دور ہے عملی میں بھی مسلمان ناموس رسول کی حفاظت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

مشہور صحافی جناب انور قندلانی نے نوائے وقت لاہور میں لکھا۔

”غلام محمود احمد رضوی نے جس بات پر علم احتجاج بلند کیا تھا وہ اہم ترین اور سنگین مسئلہ تھا جس سے اختلاف بریلوی کیا؟ کوئی مسلمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا

(۱) کہ اس واقعہ کی تحقیق کی جائے اور گستاخ رسول کو قراہتی سزا دی جائے۔

(۲) سنی اوقاف علیحدہ کیا جائے۔

یہ جنرل ضیاء الحق کی مارشل کا دور تھا۔ مگر اس کے باوجود لاہور اور ملک بھر میں یا رسول اللہ کانفرنس منعقد ہوئیں۔ مجلس عمل نے ۲۱ مئی کو شاہی مسجد لاہور اور نومبر ۱۹۸۵ء کو داتا گنج بخش کے موقع پر یا رسول اللہ کانفرنس منعقد کیں۔ جس کی تفصیل کے لیے دفتر درکار ہے۔

نوائے وقت کے جناب محترم انور قندلانی کا تبصرہ ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتے ہیں ۲۱ مئی کو غلام



محمود احمد رضوی نے تمام سرکاری رکھنوں کو ردعہ ذلک اور نہ صرف جلوس نکالا بلکہ بادشاہی مسجد میں جلسہ بھی کیا۔ علامہ محمود احمد رضوی کی قیادت پر جس طرح لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے بیسوں رسول کے لیے جس جذبہ و جوش کا مظاہرہ کیا ہے اس سے وہ فائدہ ہوئے ہیں۔

ایک تو یہ کہ علامہ محمود احمد رضوی جو ایک حرمہ سے غلیل تھے پھر جوان ہو گئے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ملک کے اندر اور باہر وہ عتا صر جو یہ سوچ کر خوش تھے کہ پاکستان میں ایمان کی طاقت کمزور ہو گئی ہے اور یہ کہ وہی نیکیوں پر بیٹھ کر پاکستان آئیں گے۔ ان کے جواب تکھر گئے ہیں اور یہ کہ اسلام کے ماننے والوں کا ایمان ابھی تک قائم ہے اور اس ملک میں کسی کو اسلام کے خلاف بات کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

## تدریس و تالیف

علامہ رضوی جہاں دقیق الفکر محدث و محقق رس فقیہ اور مفتی صاحب طرز اصیب اور قادر الکلام خطیب بھی ہیں۔ ان کی تقریر علم و فضل و سلیقہ کی اور متانت کا بہترین مرقع ہوتی ہے۔

علامہ رضوی نے زمانے طالب علمی میں درس تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد دارالعلوم حزب الاحسان میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے اور درس لکھی کی اکثر کتب پڑھاتے رہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے تصنیف و تالیف اور دارالعلوم حزب الاحسان کی تعمیر و انتظام کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

علامہ رضوی نے تمام تصانیف و علم و تحقیق کا منہ بولا ثبوت اور عوام و خواص کے لیے مفید ہیں اور علمی حلقوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ ان کی سب سے اہم تالیف بخاری شریف کی شرح لبوض الہادی ہے جس کے اب تک دس پارے پانچ ضخیم جلدوں میں شائع ہو کر مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں خصائص مصطفیٰ جامع الصفات روح ایمان شان مصطفیٰ مقام مصطفیٰ معراج النبی علم غیب رسول بصیرت لکھت فکر دین مصطفیٰ شان صحابہ چراغ ہدایت مسائل نماز روحانی تقریبات بنوا ہر پارے فتاویٰ برکت و علوم سیدی ابوالبرکات بھی آپ کی مشہور مقبول تصانیف ہیں۔

علامہ سید محمود احمد رضوی کو اللہ تعالیٰ نے تین صاحبزادیاں اور سات صاحبزادے عطا فرمائے ہیں۔ صاحبزادوں میں سے سید مصطفیٰ اشرف رضوی بڑے ہونمار اور باصلاحیت نوجوان ہیں جن کے بارے میں توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے قابل صد فخر آقا کے منہ نقش ہوں۔



## ستارہ امتیاز

حضرت علامہ رضوی نے غیر ممالک کے تبلیغی دورے بھی کئے ہیں۔ آپ کی دینی، علمی اور ملی خدمات کی بنا پر حکومت پاکستان نے آپ کو ستارہ امتیاز بھی دیا۔ آپ تقریباً سالت سال ۱۹۸۳ء تک مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے بااقتدار چیئرمین بھی رہے اور ۱۹۸۸ء سے ۱۹۸۹ء اپریل ۱۹۸۸ء تک اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے ممالک اسلامیہ کا بھی دورہ کیا اور تین حج اور ایک عمرہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

## فیوض الباری شرح صحیح بخاری

علامہ سید محمد احمد رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ وہ قلم و قریطاس کی اہلیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ تحقیق کا مادہ ان کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ان کی تمام تصانیف علم و تحقیق کا بہترین شاہکار اور اوقات عامہ کی حامل ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ان کی جملہ تصانیف، عوام و خواص میں مقبولیت کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی تصانیف کے نام اس سے پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ اس وقت ان کی اہم تفسیف فیوض الباری کا مختصر تعارف پیش کرنا مقصود ہے۔

فیوض الباری کا انداز بیان یہ ہے۔

- ۱۔ ہر حدیث کا باحکامہ اور سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔
- ۲۔ احکام حدیث کی لغوی تحقیق پیش کی گئی ہے۔
- ۳۔ حدیث سے مستنبط ہونے والے احکام و مسائل کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔
- ۴۔ ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فقہی اختلافات کی تفصیل پھر روشن دلائل سے مذہب حنفی کی ترجیح اور تحقیق

۵۔ مسلک اہل سنت کو مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ فرق باطلہ اور منکرین حدیث کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کے مستحق اور محسوس جوابات دیئے ہیں۔

۶۔ امام بخاری اکثر و بیشتر احادیث کی پوری سند بیان کرتے ہیں۔ فیوض الباری میں اختصار کے پیش نظر سندوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔



۷۔ امام بخاری نے یہ حدیث کو مختلف ابواب میں بیٹا ہے۔ لیکن ابوری میں ابوب کے عیوالتہ قباقی رہے گئے ہیں، تین حدیث کو ایک جگہ ہیں کہ پر کتھا کیا گیا ہے اور یہ جگہ اس کے مستند ہونے والے حکام و مسائل ہیں، ایسے گئے ہیں۔

۸۔ حسب ضرورت ریوں کے مختصر احوال ہیں۔ کر دینے گئے ہیں۔

۹۔ بعد اس میں مختصر مقدمہ ہے جس میں نسبت حدیث معام رسول عبد نبوی عبد صحابہ عبد تبعین میں حدیث کی نوعیت و نسبت و صنف و باب پر بھی روشنی ملتی ہے۔ نیز امام بخاری کا ترمذی مختلف فقرات میں ہیں، اس کے علاوہ مہ حدیث کی چند ضروری اصطلاحات بھی ہیں کی گئی ہیں۔

فیوض الرحمن کو عین قدر محدثین کے و تحسین سے سورا ہے۔ قوی اجہارت نے شامہ، تصنیف سے ہیں۔ چند فقرات و احکام ہیں۔ من رمال حضرت علامہ سید احمد سعید کامی تہذیب سرفہر ہے، احسن شریف، ایہ مہذیبہ شرح جن خوبوں کی حال ہو سکتی ہے دو تہذیبوں "فیوض الرحمن" میں پائی جاتی ہیں۔ اکثر دیگر مشرورہ تراجم میں جو کنوڑیاں اور خاص پائے جاتے ہیں، مہذیب ابوری کا نام اس سے پایا ہے۔ اس کا اصطلاح عام کے لیے میں بعد حرمین "فیوض الرحمن" اور "فیوض الرحمن" کے لیے بھی بہت ہی مفید ہے۔

فائل مہذیب سے یہ کتاب لکھنے وقت کے بعد تیس نوچر اور مہذیب و دروس کی یہ گرانہ مہذیب میں منتظر ہے، یہ اس عقیدے سے کہ کو درون تہذیبیں بھی فرسوش میں کر سکتیں۔ حضرت علامہ سید محمد رحمان صاحب فیوض الرحمن "فیوض الرحمن" میں قابل قدر تالیف پر قدر شریف و مہذیب کے مستحق ہیں۔

حضرت علامہ عبدالمطی رحمان مہذیب فرماتے ہیں میں تہذیب سے دروس، مہذیب سے مہذیب و عرب میں تہذیب کے اور حدیث پاک کی وہ حدیث ہے جس کے متعلق سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشر فرمایا: "بصر اللہ عند السبع مثالی لخصها ووعاھا وادھا قرب حمل قہ لبس بقیہہ وارب حمل قہ الی من ہو اللہ مہ (مشکوٰۃ ص ۲۵) اللہ تعالیٰ اس ہوش کو حسن و رفاق عہد فرمائے جس نے میری حدیث کی اور اس کو یاد کیا اور اسے سمجھا، اور دیکھا، اس لیے کہ بہت سے علم اٹھانے والے عالم میں اور بہت سے علم کے حائل سے ملاتے ہیں، اس سے زیادہ قیصر ہے۔







رس یہ اور ہے۔ سے بیعت ہوئے حضرت مخدوم مراد آبادی نے آپ کو اپنی حدیث سے بھی پورا  
اور مدخل یہاں تک کے معمولات و وظائف کی جارت عطا فرمائی۔

حضرت علامہ رضوی کے والد محترم شیخ الحدیث علامہ ابو البرکات عبد الرحمن طریقت میں  
علی حضرت شاہ سید علی حسین شاہ صاحب جگہ رئیس کچھوہ شریف عبد الرحمن سے بیعت میں  
اور ان کے عید میر بھی در علامہ رضوی کو بھی اعلیٰ حضرت اشراف میں عبد الرحمن سے بیعت  
و حدیث حاصل ہے۔

علامہ رضوی کیسے غرضین سید ہیں اور سیدنا امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کی اولاد  
سے ہیں۔ اس لیے علامہ رضوی اپنے نام کے ساتھ رضوی لکھتے ہیں اور مجدد اشراف میں مرید و  
محبوب ہیں۔ یہ آپ کو سلسلہ اشراف موجودہ بجاہ نہیں صدر شریعت حضرت ابو مسعود شاہ سید محمد  
مکار اشراف الہی شرفی ایوانی مدظلہ العالی سلسلہ مشین آستانہ عالیہ اشراف کچھوہ شریف اندیا سے  
مکی اپنی حدیث سے پورا ہے۔

آخر میں یہ بیان کرنا فائدہ سے جاتی ہے کہ علامہ سید محمود احمد رضوی کا سلسلہ حدیث  
تک واسطہ سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تک پہنچا ہے کیونکہ آپ کے والد  
امام احمد قدس سرہ کو امام احمد رضا بریلوی سے عادت و ملاقات حاصل تھی۔ (ابو امام احمد شمس  
القدرت شاہ اول اللہ محدث دہلوی قدس سرہ تک صرف چار واسطے ہیں۔ ۱۔ اسناد و اسناد شیخ  
حدیث حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد صاحب رضوی قادری شریف۔ ۲۔ امام احمد شمس حضرت  
مولانا ابو محمد سید وید علی شاہ صاحب رضوی قادری فضل الرحمن۔ ۳۔ قلوب وقت شیخ احمد شمس  
حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب مخدوم مراد آبادی۔ ۴۔ سراج اللہ شیخ الحدیث حضرت شاہ  
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیم الغنی۔



حسب فرمائش اس جبرادہ سید فواد اشراف رضوی







صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲
۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲
۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹
۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹
۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵
۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲
۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵
۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲
۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹
۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵
۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲
۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵
۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲
۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹
۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵
۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲
۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵
۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲
۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵
۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲
۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹
۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵
۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲
۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹
۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵
۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲
۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹
۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵
۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲
۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹
۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵
۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲
۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹
۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵
۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲
۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹
۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵
۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲
۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹
۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵
۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲
۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹
۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵
۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲
۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹
۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵
۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲
۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹
۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵
۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲
۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹
۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵
۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲
۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹
۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵
۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲
۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹
۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵
۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲
۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹
۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵
۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲
۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹
۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵
۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲
۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹
۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵
۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲
۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹
۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵
۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲
۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹
۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵
۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲
۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹
۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵
۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲
۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹
۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵
۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲
۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹
۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵
۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲
۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹
۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵
۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲
۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹
۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵
۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲
۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹
۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵
۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲
۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹
۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵
۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲
۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹
۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵
۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲
۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹
۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵
۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲
۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹
۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵
۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲
۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹
۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵
۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲
۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹
۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳	۱۰۰۴	۱۰۰۵



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۸	ضروریات دین میں آیت	۵۷	میں کے متعلق معتبر روایات	۵۶	اب مسلمانوں کے حق میں کیا ہے
۵۹	سکون بخش	۵۸	حرمین کا مسکن	۵۷	وہاں سے مہاجرین کی تحریک
۶۰	کفر کے پینے پر ضروریات	۶۱	میں نے یہاں پر رہا	۶۰	اب کو مسلمانوں کی تحریک
۶۱	دن کا انکار ضروری نہیں	۶۲	میں کے متعلق امام عظیم کے	۶۱	مصر میں مہاجرین کی تحریک
۶۲	رہنماؤں، تدبیر اور اتحاد کی	۶۳	مسکن پر مشتمل ایک جوہر	۶۲	اب مسلمانوں کی تحریک
۶۳	توہین دینی شکر میں	۶۴	حرمین کا مسکن اور مصر میں	۶۳	اب مسلمانوں کی تحریک
۶۴	صلوات مسلمانوں کے	۶۵	میں نے یہاں پر رہا	۶۴	اب مسلمانوں کی تحریک
۶۵	گروسی کلام میں ماہیت و جوہر	۶۶	میں کے متعلق تین تین	۶۵	اب مسلمانوں کی تحریک
۶۶	نہر کے پینے	۶۷	اب مسلمانوں کی تحریک	۶۶	اب مسلمانوں کی تحریک
۶۷	مسئلہ تکفیر کی قدر	۶۸	میں نے یہاں پر رہا	۶۷	اب مسلمانوں کی تحریک
۶۸	اولیٰ حق کا حق	۶۹	میں نے یہاں پر رہا	۶۸	اب مسلمانوں کی تحریک
۶۹	میں نے یہاں پر رہا	۷۰	میں نے یہاں پر رہا	۶۹	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۰	میں نے یہاں پر رہا	۷۱	میں نے یہاں پر رہا	۷۰	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۱	میں نے یہاں پر رہا	۷۲	میں نے یہاں پر رہا	۷۱	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۲	میں نے یہاں پر رہا	۷۳	میں نے یہاں پر رہا	۷۲	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۳	میں نے یہاں پر رہا	۷۴	میں نے یہاں پر رہا	۷۳	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۴	میں نے یہاں پر رہا	۷۵	میں نے یہاں پر رہا	۷۴	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۵	میں نے یہاں پر رہا	۷۶	میں نے یہاں پر رہا	۷۵	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۶	میں نے یہاں پر رہا	۷۷	میں نے یہاں پر رہا	۷۶	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۷	میں نے یہاں پر رہا	۷۸	میں نے یہاں پر رہا	۷۷	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۸	میں نے یہاں پر رہا	۷۹	میں نے یہاں پر رہا	۷۸	اب مسلمانوں کی تحریک
۷۹	میں نے یہاں پر رہا	۸۰	میں نے یہاں پر رہا	۷۹	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۰	میں نے یہاں پر رہا	۸۱	میں نے یہاں پر رہا	۸۰	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۱	میں نے یہاں پر رہا	۸۲	میں نے یہاں پر رہا	۸۱	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۲	میں نے یہاں پر رہا	۸۳	میں نے یہاں پر رہا	۸۲	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۳	میں نے یہاں پر رہا	۸۴	میں نے یہاں پر رہا	۸۳	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۴	میں نے یہاں پر رہا	۸۵	میں نے یہاں پر رہا	۸۴	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۵	میں نے یہاں پر رہا	۸۶	میں نے یہاں پر رہا	۸۵	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۶	میں نے یہاں پر رہا	۸۷	میں نے یہاں پر رہا	۸۶	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۷	میں نے یہاں پر رہا	۸۸	میں نے یہاں پر رہا	۸۷	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۸	میں نے یہاں پر رہا	۸۹	میں نے یہاں پر رہا	۸۸	اب مسلمانوں کی تحریک
۸۹	میں نے یہاں پر رہا	۹۰	میں نے یہاں پر رہا	۸۹	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۰	میں نے یہاں پر رہا	۹۱	میں نے یہاں پر رہا	۹۰	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۱	میں نے یہاں پر رہا	۹۲	میں نے یہاں پر رہا	۹۱	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۲	میں نے یہاں پر رہا	۹۳	میں نے یہاں پر رہا	۹۲	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۳	میں نے یہاں پر رہا	۹۴	میں نے یہاں پر رہا	۹۳	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۴	میں نے یہاں پر رہا	۹۵	میں نے یہاں پر رہا	۹۴	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۵	میں نے یہاں پر رہا	۹۶	میں نے یہاں پر رہا	۹۵	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۶	میں نے یہاں پر رہا	۹۷	میں نے یہاں پر رہا	۹۶	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۷	میں نے یہاں پر رہا	۹۸	میں نے یہاں پر رہا	۹۷	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۸	میں نے یہاں پر رہا	۹۹	میں نے یہاں پر رہا	۹۸	اب مسلمانوں کی تحریک
۹۹	میں نے یہاں پر رہا	۱۰۰	میں نے یہاں پر رہا	۹۹	اب مسلمانوں کی تحریک



[illegible]



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	حجاب کو ہر محرمات کو واجب ملنا	۱۳۳	دست کم کی تفسیر		جن سے ذرا بچا جاتا ہے
	باب رمضان کی راتوں میں	۱۳۴	آیت نہیں کے	۱۳۵	ہر علیٰ ساق و زنا
	عمل پڑھنا، مدح کی شان		ابراہیم ایمان پر چکا اس کی		بلا قیہ
	باب ما بعد کو بے نشان		بوجی۔ من و مطلب و معلوم		گناہ پر نہ رکے معنی
	کے دور کے رخصت ہونا		یہاں تک کی ہر شخص کا کیا	۱۳۵	بہت مدح کی صحیح و درست
	باب دس آسمان چہ	۱۳۶	کھلت نکم دیکھ کم کے	۱۳۷	دشمن و دشمن
	وہاں سے کھلت ہوت	۱۳۷	نہوں کا سات		باب حضرت جبریل کا
	وہاں سے کھلت ہوت		یوم ربیع الثانی کو حیدر	۱۳۸	مصر سے یہاں، سلام
	باب ما رہی ان سے	۱۳۹	کا ہوت		احسان اور قیامت کے
	ما رہی دور سے		باب رکود دنیا کی سلام		استحقاق سوال کرنا
	کھلت ہوت		کے ہے		ما رہی سلام، سلام و
	اور کھلت ہوت	۱۴۰	حکومت ظہور کے	۱۴۱	ما رہی سلام، سلام و
	کھلت ہوت	۱۴۱	کیا عمل شروع کرتے	۱۴۲	ایمان یا قیامت یا مائدہ
	باب سلام کی حد کے		وہاں ہوتا ہے		اور کھلت کے متعلق قرآن کی
	باب جہاد کے	۱۴۲	باب جہاد کے	۱۴۳	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۴۳	باب جہاد کے	۱۴۴	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۴۴	باب جہاد کے	۱۴۵	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۴۵	باب جہاد کے	۱۴۶	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۴۶	باب جہاد کے	۱۴۷	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۴۷	باب جہاد کے	۱۴۸	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۴۸	باب جہاد کے	۱۴۹	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۴۹	باب جہاد کے	۱۵۰	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۰	باب جہاد کے	۱۵۱	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۱	باب جہاد کے	۱۵۲	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۲	باب جہاد کے	۱۵۳	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۳	باب جہاد کے	۱۵۴	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۴	باب جہاد کے	۱۵۵	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۵	باب جہاد کے	۱۵۶	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۶	باب جہاد کے	۱۵۷	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۷	باب جہاد کے	۱۵۸	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۸	باب جہاد کے	۱۵۹	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۵۹	باب جہاد کے	۱۶۰	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۰	باب جہاد کے	۱۶۱	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۱	باب جہاد کے	۱۶۲	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۲	باب جہاد کے	۱۶۳	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۳	باب جہاد کے	۱۶۴	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۴	باب جہاد کے	۱۶۵	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۵	باب جہاد کے	۱۶۶	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۶	باب جہاد کے	۱۶۷	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۷	باب جہاد کے	۱۶۸	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۸	باب جہاد کے	۱۶۹	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۶۹	باب جہاد کے	۱۷۰	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۰	باب جہاد کے	۱۷۱	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۱	باب جہاد کے	۱۷۲	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۲	باب جہاد کے	۱۷۳	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۳	باب جہاد کے	۱۷۴	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۴	باب جہاد کے	۱۷۵	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۵	باب جہاد کے	۱۷۶	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۶	باب جہاد کے	۱۷۷	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۷	باب جہاد کے	۱۷۸	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۸	باب جہاد کے	۱۷۹	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۷۹	باب جہاد کے	۱۸۰	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۰	باب جہاد کے	۱۸۱	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۱	باب جہاد کے	۱۸۲	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۲	باب جہاد کے	۱۸۳	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۳	باب جہاد کے	۱۸۴	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۴	باب جہاد کے	۱۸۵	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۵	باب جہاد کے	۱۸۶	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۶	باب جہاد کے	۱۸۷	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۷	باب جہاد کے	۱۸۸	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۸	باب جہاد کے	۱۸۹	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۸۹	باب جہاد کے	۱۹۰	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۰	باب جہاد کے	۱۹۱	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۱	باب جہاد کے	۱۹۲	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۲	باب جہاد کے	۱۹۳	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۳	باب جہاد کے	۱۹۴	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۴	باب جہاد کے	۱۹۵	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۵	باب جہاد کے	۱۹۶	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۶	باب جہاد کے	۱۹۷	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۷	باب جہاد کے	۱۹۸	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۸	باب جہاد کے	۱۹۹	تشریحات
	باب جہاد کے	۱۹۹	باب جہاد کے	۲۰۰	تشریحات



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۰	علم دین و دنیا سے دیں گے	۲۶۸	مصدق ہوا اور اس عالم میں قیامت اور اس کے علاوہ	۲۶۸	دنیا میں دیار الہی ممکن ہے؟
۳۰۱	فصل	۲۶۹	باب بلند اور رسد سکندر	۲۶۹	باب مہمت کا سرکشی کو
۳۰۲	باب حضور علیہ السلام پر غلط فہمی	۲۷۰	باب حضرت کا حدیث	۲۷۰	باب حضرت کا حدیث
۳۰۳	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۱	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۱	باب حضرت کے ساتھ تہجد
۳۰۴	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۲	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۲	باب حضرت کے ساتھ تہجد
۳۰۵	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۳	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۳	باب حضرت کے ساتھ تہجد
۳۰۶	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۴	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۴	باب حضرت کے ساتھ تہجد
۳۰۷	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۵	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۵	باب حضرت کے ساتھ تہجد
۳۰۸	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۶	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۶	باب حضرت کے ساتھ تہجد
۳۰۹	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۷	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۷	باب حضرت کے ساتھ تہجد
۳۱۰	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۸	باب حضرت کے ساتھ تہجد	۲۷۸	باب حضرت کے ساتھ تہجد



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	باب عمودیں کی جلب ہیں	۳۱۸	باب حضور نے وفد عبد القیس	۳۱۸	باب عمودیں کی جلب ہیں
	نیکھے کے ہیں ہیں		اکوڑیں کی باتیں یاد رکھنے کی		باب عمودیں کے لئے جسے ۳۱۹
	باب عمودیں راسل کرنے اور		نہ خیب دی		باب عمودیں
	بڑھانے کی مصیبت کے		باب نیا مسجد و پیش پرست		باب عمودوں کو سائی دیں ۳۲۲
	یہ ہیں		پر سفر کرنا		اعظم کرنے کے لیے عمودوں
	باب عمودیں ٹھہرتے اور	۳۲۰	کیا خاست کے ثروت کے		مقرر کرنا
	منازل کے خارج ہونے کے		سے صرف ایک خورسٹانوں		باب مسئلہ شہر کے بعد کچھ ۳۲۳
	یہ ہیں		کافی نہیں ہے؟		میں نہ تھے اور نہ پرتیجا
	باب چار دستوں شہر پر	۳۱۹	باب علم سے کھینچنے کے لیے	۳۲۹	مناقشہ اور حساب سے یکساں
	کھڑے کھڑے جو ہا دیا		۱۰۰ دہائی مارا		باب جو صاحب جو عا سے کو ۳۲۵
	تقریر و دست		باب صاحب باب دیکھ کر	۳۳۰	دیں کی باب سے ہا دے
	باب خط اور سر کے اشارہ	۳۱۶	خط کا وسط میں خضر کا		باب حضور پر حضور بادشاہ ۳۲۷
	سے جو ہا دیا		خطا کرنا		گناہ ہے
	دعا کے مستحق حدیثی نہ تھا	۳۱۵	نقطہ کے مسائل		حضور ربانی کی جہاں ۳۲۸
	حضور علیہ السلام نے ساری	۳۲۱	باب ۱۰۰ محبت کے لئے	۳۳۱	حضور علی کے عادت
	۱۰۰ کا مسدود دیا		دور تو ہو کر جھٹھا		حضور محمد بن ابیہر ۳۲۹
	۱۰۰ حضور کے معنی میں	۳۲۵	باب ۱۰۰ بات کو نہیں بار	۳۳۵	حضور ۱۰۰ میں غور
	۱۰۰ کی کیفیت		سات کرنے کے بیان میں		حضور کے نام و کثرت کو حقیقہ ۳۳۱
	۱۰۰ میں کا قرعے بھی ہیں		باب ۱۰۰ میں دین دار کو	۳۳۶	کبرے کے متعلق بحث
	کا		دین کی عید دینے کے بیان میں		حضور اگر کو جو یہ میں دیکھا
	خالد بھی پر حضور میں		اہل کتاب کوں میں	۳۳۷	باب حکایت ابنہ الحدیث ۳۵۲
	۱۰۰ کا خوب		باب ۱۰۰ عروہ کو صحبت	۳۳۹	باب ۱۰۰ حضور نے کتابت حدیث
	۱۰۰ نسل عم کے بارے میں	۳۴۰	کون ۱۰۰ کو سائی بنا		سے صح فریاد؟
	۱۰۰ کے عادت		باب حدیث حاصل کرنے کی	۳۴۰	صحیفہ غنی کی حقیقت
				۳۵۳	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۷	کتاب الوضوء	۳۵۸	کتاب الوضوء
۳۵۹	کتاب الوضوء	۳۶۰	کتاب الوضوء
۳۶۱	کتاب الوضوء	۳۶۲	کتاب الوضوء
۳۶۳	کتاب الوضوء	۳۶۴	کتاب الوضوء
۳۶۵	کتاب الوضوء	۳۶۶	کتاب الوضوء
۳۶۷	کتاب الوضوء	۳۶۸	کتاب الوضوء
۳۶۹	کتاب الوضوء	۳۷۰	کتاب الوضوء
۳۷۱	کتاب الوضوء	۳۷۲	کتاب الوضوء
۳۷۳	کتاب الوضوء	۳۷۴	کتاب الوضوء
۳۷۵	کتاب الوضوء	۳۷۶	کتاب الوضوء
۳۷۷	کتاب الوضوء	۳۷۸	کتاب الوضوء
۳۷۹	کتاب الوضوء	۳۸۰	کتاب الوضوء
۳۸۱	کتاب الوضوء	۳۸۲	کتاب الوضوء
۳۸۳	کتاب الوضوء	۳۸۴	کتاب الوضوء
۳۸۵	کتاب الوضوء	۳۸۶	کتاب الوضوء
۳۸۷	کتاب الوضوء	۳۸۸	کتاب الوضوء
۳۸۹	کتاب الوضوء	۳۹۰	کتاب الوضوء
۳۹۱	کتاب الوضوء	۳۹۲	کتاب الوضوء
۳۹۳	کتاب الوضوء	۳۹۴	کتاب الوضوء
۳۹۵	کتاب الوضوء	۳۹۶	کتاب الوضوء
۳۹۷	کتاب الوضوء	۳۹۸	کتاب الوضوء
۳۹۹	کتاب الوضوء	۴۰۰	کتاب الوضوء







مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دن کا چھپا، حرم سے		نیکے دھوئیں پانی بہانے کے مسائل		سے پانی جاری ہونے کا مجوزہ	
دوسرے کے ناظر پر		مختار میں دوسرے کے کرتے سے	۴۲۶	در اس کے مسائل کا بیان	
باب دھوئیں مک صاف کرنا	۴۱۵	حرم درست - سوچنا - مسند		حرم کے پانی سے وضو غسل	
ہاتھ دھو کر سے کا حرم		کی وضو مسند		یا نہ ہے	
فلکی کرنا زمان میں پاؤں بھاؤ		حدیث قسطنطین بخانیہ		باب جس پانی میں آدمی کے	
سے یا نہ ہے		کا صحیح معبر		باب دھوئے حرم در آئی کے	۴۲۲
باب مستحب حرمی دھوئیں سے	۴۲۰	باب جو ہے حرم پاؤں دھو کر	۴۲۲	یا حرم کی دھوئی وغیرہ ہانے کے	
کہ نہ ہے		حرم پاؤں سے کہے		باب میں	
حرم کو ٹھٹھے کا حرم حرم سے		حرم پاؤں سے کہے کرنا		آدمی کے پاؤں پاک ہیں	
پانی میں نہ دے در سن مسند		حرم پاؤں سے کہے کرنا	۴۲۵	آدمی کے پاؤں اور پڑی وغیرہ	
کی وضو مسند		دوسری		کا مسند باب نہ ہے	
گرمائی ہلے میں حرم جو		حرم جو پاؤں سے کہے کرنا		باب کہنے کے مجوزہ در	
سے دھوئے کرنا		میں در سن مسند در بعضی		اس کے مسند میں کہے جاے	
ڈھیلے سے استفادے کے مسائل		مسند در سن مسند کی حدیث		ان کے بیان میں	
باب دھوئیں، باب دھوئے	۴۱۸	خدا و بندہ		کیا امام بخاری کے نزدیک	
حرم		عقاب کے بعد میں جو سوچ کرنا	۴۱۹	کے کا تھوڑا یا نہ ہے؟	
دھوئیں پاؤں سے نہ دے		کے مسائل		مسند کے حرم کا حضور کے آثار	
وضو شدہ		و حساب کرنا مسند سے		شرع سے رکعت حاصل کرنا	۴۲۴
اب دھوئیں میں کرنا کے مسائل	۴۲۳	باب دھوئیں سے کہے کرنا		حرم کے نوٹے مبارک کا بیان	
بدر مسجد کا آب و راس		تدریس میں طرف سے کہے	۴۲۰	و اس کے فضائل	
کے مسائل		نقشہ سے		حضور کے یا نہ شرع کا ادب	
باب دھوئیں میں کرنا کے چھ		باب صحیحی کا کہے کرنا	۴۲۱	احترام و حسب سے	
کے بہت ہیں		پانی کا پیش کرنا		حرم میں کہے کرنا	
نگہ نہ کرنا		حضور علیہ السلام کی انجلیں		ہیں کہیں بار دھویا جاتے یا	۴۲۵







۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷
۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳
۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱
۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳
۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷
۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹
۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱
۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹
۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳
۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳
۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷
۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱
۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹
۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳
۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷
۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱
۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵
۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳
۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷
۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱
۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵
۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹
۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳
۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷
۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱
۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳
۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱
۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵
۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳
۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷
۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱
۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵
۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹
۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳
۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷
۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱
۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵
۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹
۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳
۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷
۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱
۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵
۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹
۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳
۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷
۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱
۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵
۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹
۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳
۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷
۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱
۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵
۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹
۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳
۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷
۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱
۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵
۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹
۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳
۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷
۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱
۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵
۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹
۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳
۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷
۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱
۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵
۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹
۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳
۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷
۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱
۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵
۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹
۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳
۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷
۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱
۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵
۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹
۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳
۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷
۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱
۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵
۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹
۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳
۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷
۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱
۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵
۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹
۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳
۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷
۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱
۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵
۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹
۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳
۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷
۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱
۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵
۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹
۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳
۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷
۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱
۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵
۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹
۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳
۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷
۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱
۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵
۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹
۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳
۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷
۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱
۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵
۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹
۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳
۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷
۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱
۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵
۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹
۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳
۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷
۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱
۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵
۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹
۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳
۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷
۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱
۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵
۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹
۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳
۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷
۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱
۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵
۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹
۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳
۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷
۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱
۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵
۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹
۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳
۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷
۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱
۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵
۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹
۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳
۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷
۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱
۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵
۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹
۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳
۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷
۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱
۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵
۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹
۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳
۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷
۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱
۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵
۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹
۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳
۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷
۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱
۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵
۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹
۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳
۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷
۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱
۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵
۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹
۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳
۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷
۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱
۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵
۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹
۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳
۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷
۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱
۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵
۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹















۱۲ کتاب  
 بدسترس نیست و حضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے اس کتاب کو نہیں دیکھا ہے۔ میں نے تو اس  
 کتاب کو دیکھا ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ کتاب تو میری کتاب ہے۔ میں نے  
 اس کتاب کو دیکھا ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ کتاب تو میری کتاب ہے۔ میں نے  
 اس کتاب کو دیکھا ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ کتاب تو میری کتاب ہے۔ میں نے  
 اس کتاب کو دیکھا ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ کتاب تو میری کتاب ہے۔ میں نے

ن سو میں کیا جواب دے رہے تھے۔

[illegible][illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

[illegible]

میرزا صاحب نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ یہ شخص میرے لیے ہی نہیں بلکہ میرے لیے ہے۔ یہی ہے میرا مقصد۔

میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سب سے پہلے میری طرف سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ پھر وہ ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہیں۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔



مشرق کی مسیحیت فرماتا ہے اور مغرب کی مسیحیت یہ کہتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ فرشتے یا غیر انسانی مخلوقات کتاب کی حریت و آزادی کا سبب نہیں بن سکتیں کیونکہ انسان کی حریت کا سبب وہ بن سکتا ہے جو انسان کے ساتھ معاشرت کے معرکے میں درگیر ہو کر رہتا ہے اور وہ انسان کی نفسی حالت پر غور و فکر کر سکتا ہے۔ انسان کے لیے ۱۶ ویں نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ سرزمین کے کے رہنے، مابعد و پسین کے ہی میں جیسا کہ گونڈہ کو بھی مرہیسی کی مشہور ہے اور پورے کے کیوں نہیں رہا کہ کہیں اس کی جگہ کے میں میں مدد و معاون بن جائے۔ نہ تو اس کے گھر کے جو بہ ہیں مایہ

بوحقیقت ڈھکا بھنسنہ راجہ  
نرموڈہ رشتے میں نہیں توں کو سانی باس  
میں نہیں۔

کی کتاب میں۔ نہ انسان کی حریت و آزادی کا سبب ہے۔ دوسری نشانی حریت کے جو وہ ہے۔ پہلی وہیں اس میں غم و غصہ، انسان کے دل کے ساتھ ہے۔ اس کے ملکی و موری احمد انسان کی تعلیم پر ایک کے واسطے، ان کی میں کہنے کی ہے۔ ان کی مشنوں کو بھی ان کی اس پر تہذیب میں جس کے نام سے دو اثر ہیں ماسب پر جو ان کی حریت کے لیے اس کے لیے کیا کر رہے ہیں۔

کار فی الاصل مشککہ کشنوب  
مضمتیں نہ کتاب علیہ جو  
سدا تا مہضی قرآن فرما

اس لیے کہ وہ نے یہ انسان کی حریت و آزادی کا سبب ہے کہ فرسوں کی بجائے انسان  
اسی میں رہا کہ محبوب فرما

ب۔ ۱۔ میں کہ کتاب کو سوں کے واسطے کیوں ہادی کیا۔  
سول سوم کا عرب یہ ہے

و اس کا جو ہے یہ ہے کہ نہ تو اسے نہ تمام کتابوں کو سوں کی واسطے نہ اس کی اس پر بھی تو اسے نہ صرف کتاب نام نہ تو اس کتاب کے مشن و مہم کے ساتھ اس کا بھی دیا ہے  
اسے نہ کتاب کی شاعت کا یہ طریقہ نہیں کیا یہ تو نہ تہذیب کا تہذیب و تہذیب کا یہ ہے



صالح معجز سے اور بالکل ہی ہر خالق قدرت کو دیکھ کر ہر شخص مان میں کہ کتاب و نوحی خدا کی طرف سے ہے لیکن شدت سے سنے، باتوں و درمغلوں جو سنے کے یہ طریقہ اختیار نہیں فرمایا بلکہ سمیتہ ہے، سواری ہی کے درجہ ساریں ان کی، ان کے فرقہ تہذیبی و ادبی کی تو قرآن ہی بلکہ سطر میں دیا کہ اس کے، ان سے پہلے بڑے انتہا سے فرمے۔ پھر یہ مقدس نبی کو اتنا ہی سے قرآن کے یہ مخصوص و منتخب فرمایا۔ جب وہ بستی انیا میں جلوہ فرما کر تو قرآن مان ہو، عروسوں پر مہر کے و سطر سے قرآن ہی دیا گیا۔ آخر کہیں، سس کا سلی بخش جو بے قرآن ہی سے رہا ہے۔ اس نے تہذیب و تمدن کے جس قدر، سب سمجھتے کہے ہیں۔ ان کی بحث کا مقصد، رہا ہے کہ قرآن ہی کے مطابق حکم دیں اور لوگ ان کے حکام کی اطاعت کریں۔ وہ کہہ رہے ہیں یہ خود عمل کر کے دکھائیں اور لوگ اس کے نور کو دیکھ کر سب کا ساتھ کریں۔

هَٰذَا نَزَّلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ بِالْأَمْرِ عَزِيزٍ  
ہم سے کون سوں نہیں بھی مگر اس پیے کہ اس کی  
اطاعت کی جائے۔

دیا میں جسے مہر سے کہہ رہے ہیں۔ سب کے یہی اس سے ہی مہر پڑا

إِنَّمَا نَزَّلْنَاهُ بِقَوْلٍ مُّبِينٍ  
اتنا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

محصول کی قرآن میں سب سے پہلی کہو یا گیا۔

فَلْيَرْجِعْ أُولُو الْأَلْبَابِ إِلَى اللَّهِ عَائِدِينَ  
اگر اُن سے محبوب مہر پڑے ہو تو میری اتباع  
کرو۔

ان تصریحات سے اہل بیت جو کہ کتاب کے ساتھ رسولوں کو در قرآن کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ فرمائے ان حکمت یہ ہے کہ کتاب اور رسولوں کی اطاعت کی جائے اور اللہ کا منہ رہے کہ جس طرح لوگ میری کتاب کی اطاعت کریں ٹھیک اسی طرح لوگ کتاب کے ساتھ رسول میری اطاعت کریں۔

اس میں شک نہیں کہ کتاب و قرآن دین و تہذیب کی اصل ہے اور اولیٰ شریعتیہ میں معجز کتاب سب سے مقدم اور حکم قرآن ہی ہے مگر یہ بات مسکین حدیث کو بھی تسلیم ہے کہ قرآن صرف صحت دیتا ہے اور اپنے اصول کی تشریح و توضیح کسی اور پر تھوڑا رہتا ہے۔ آخر کیوں؟ کیا قرآن نافع ہے؟ کہا وہ ملت کا دینی اور اخروی خدا ہے حیات نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے تو پھر قرآن میں اصول کیا ہیں؟ محال و رہا ہو کیوں ہے؟ تو اس کی وجہ بھی خود قرآن ہی سنہ بتا دی۔ اس نے ہمیں



نہا کہ اگر محض کتاب کا نام ہی حاقی اللہ اس کے ساتھ کوئی رسوں نہ تا تو گوگ یا ت کے میں جس حدیث کرتے۔ انھوں کی حریت میں رہتے چھوڑتے اور کوئی نہ تو سنی دینے والے اور غلطی کی نسبت جن کو سے ولادت ہوتا اور جس علت اللہ کتاب بدی و نزع کا کھڑا بن جاتی اس سے اللہ تعالیٰ کے کتاب کے ساتھ رسوں جملے تہ عید و کرم بھی مبعوث کیا در قرآن کہ میں کہ یہ عید اسلام پر نہ تو یا یہ حدیث اس لیے نام گوگ اپنے طور پر نہیں ملے۔ میں کے میں در ستر کی روک تھام میں قرآن کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں قرآن کریم نے اپنے ساتھ رسوں کے اس حق کو بری وضاحت سے بیان کیا ہے۔

تَوَلَّيْتُ إِلَيْكَ الْيَكْنَ يَكْنَ  
بَلَّاسٍ مَسْدٍ يَهُمَّ

یہ نئے یہ ذکر قرآن آپ پر اس سے ماننا کیسا ہے  
آپ خوب بکلیں کھوں کرینا کریں اس کو جو  
نک حرف ماراں گئی ہے۔

سب آیت سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں کہ قرآن کے ساتھ رسول کو اس پس منظر پر لایا گیا ہے کہ رسول  
فرقان کے ساتھ آتا ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ قرآن کو خوب تشریح و توضیح فرمائیں اور امت  
کا دامن پسے کر وہ رسول کا قیام کر سکے اور اس کے مسودہ حسنہ پر چلے۔

نَقْدًا كَانَ مَكْرُوفًا رَسُوْلًا مِّنْهُ  
 مَشُوْدًا حَسْبُهُ

۱۔ تمہارے لیے رسول پر میری بہترین قرض ہے

**تلاوت آیات** پھر سنا کہ قرآن میں صرف ایک ہی جگہ رسول کے سنی منصب، اور قرآن کو سنا کر دیکھ کر مسند و منبر پر رسول کے فرشتے اور سنی کے مراتب سے دیکھ کر حاکم کا گیا

— ۱۱۱ —

یَسُوْعُ عِیْسٰی بِرَحْمَةِ رَبِّهِمْ ۝۱۰۰  
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝۱۰۱

اس سے یہ اور چیزیں لگ لگ کر دکھائی ہیں اور تلواریں آیات ۲۰ تعلیم کتاب  
آیات ۱۱ طوطا و معصوبہ و مکمل وضع ہے۔ یہ تعلیم کتاب کی صورت پر جو کتاب ہے مگر تعلیم  
کتاب سے بھی قریب حیات پر جو کھانا اور یاد دہانی مختصرو سے تو تلواریں آیات سے لگ کوئی  
چیز نہ ہوئی نہ کہ وہ اس سے لگ چیز ہے اور لگ ہی دیکھ گئی سے تو معلوم ہوا کہ یہ تعلیم کتاب  
۱۔ وقت کی فسران اس کے معنی کی توضیح ہی ہے۔ جب قرآن مجید کے یہ آیات ہو گئے کہ جس  
درجہ رحمتی شریف و سزا کے نہ تھی موت میں ان تلواریں لکھتے تھے کہ یہ تلواریں اسی طرح اس کے







اس دو میں آئیں سے واضح ہو کہ جس طرح حضور علیہ السلام پر قرآن نازل ہوا اسی طرح اللہ نے آپ پر حکمت بھی نازل کی۔ جب یہ حکمت آپ سے، جو زوج مشرت کے گھروں میں قرآن کی باتوں سے غلو و پڑھنی چاہتی تھی، وہ کیا نہیں تھی جو حضور علیہ السلام ان کو قرآن کے غلو و نہایت تھے؟ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حادث و مستحق۔ یعنی قرآن کی شریعت فرماتے کے جس میں حکمت و انان کی وہ باتیں جو اس طرح قرآن کے غلو و حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات قدس با فضل و عمل سے ظاہر نہیں وہی حدیث و سنت ہے اور کسی کو قرآن سے حکمت سے موسوم کیا ہے اور چونکہ اس آیت سے حکمت کے یاد رکھنے کا وجہ بھی ثابت ہوتا ہے پھر یاد رکھنے سے اس مقصود کی عمل ہے تو سنت و حدیث و عمل کا واجب و لازم ہو جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے حکمت ہے اور حکمت منزل اس سے ہے تو اس سے سنت کا منزل میں اللہ و روحی اسی عوام بھی ثابت ہو گیا۔ اسی سے حضور ضرور اللہ و رحمت سے اللہ علیہ وسلم۔ اس حکمت کو اللہ کی طرف سے دیے جانے کی تصریح ہوئی۔

اِنَّ اَوْلٰى حَقٍّ وَّ ذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ ۚ  
ہشتمہ صفحہ (۱۱۰ و ۱۱۱)

یہ قرآن کی مثل کیا ہے؟ جس کے نہیں آپ سے قرآن۔۔۔ مجھے دی گئی ہو گویا خود آپ میں وہ حیرت و حیرت بھی بداند کی طرف سے بھی۔ وہ چہر حکمت کی بھی اور حکمت سنت رسول ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر سرور و صبح حضور سے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہ اللہ کی وحی و اس کی ہدایت کے ماتحت اس بھی۔ حسب وہ اللہ کی ہدایت کے۔ حکمت میں بھی تو حکم اس کا دین کا جو وہ دریا سور پہ ہونا یا نکل ظہر اس سے۔ حد صراط یہ کہ جس طرح قرآن مجید کو اللہ ضروری ہے اسی طرح سننیا رسول کو اللہ ضروری ہے۔ عمل کرنا ضروری ہے اور حکمت کے معنی قرآن ناممکن ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ منکرین حدیث دراصل منصب نبوت و رسالت کے رسول کا مرتبہ و مقام منکر ہیں۔ اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ رسول کا کام صرف اللہ کی کوہدوں سے بھرا دینا ہے اور پس۔ باقی رہتے اس کے قول و عمل بہ دین میں ہیں۔ لیکن قرآن صاف عطا ہوا ہے کہ اس کا فرق نہ ہو۔ یہ اللہ کی تربیت کرنا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ رسول کا کام صرف پیغام بھیجنا ہی نہیں ہے بلکہ پیغام بھیجے کے معانی و مفہم تشریح و تفسیر کرنا بھی اس کا فرض ہے۔ سو صرف حق صریح ہی میں ہوتا ہے کہ وہ مطاع و باوقی امام مرقی حاکم، پیشرو، تدریس، سراج منیر، صاحب حکمت، صاحب حق عظیم، صاحب مقام محمود، مجتبیٰ، مصطفیٰ، مقبول، امین، شاریع، معتمد، حکم



موتی ہوا اکی الی اللہ آمروا ہی بھی ہے۔

رسول کے ان اوصاف علیہ السلام محمد بن کثیف نے بیان کیے ہیں۔ ہر ایک کا ترجمہ  
 تاہم چند بات قرآن میں مذکور ہیں جو رسول کے تہذیب و تمدن کے لیے تھیں۔  
 ۱۔ مَا أَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 یاروہ، عقبہ

۱۔ اسی سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔  
 یہاں سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت سے لوگوں کا حال بدل گیا۔  
 ۲۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔  
 ۳۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔

۴۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔

۵۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔

۶۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔

۷۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔

۸۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔

۹۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔

۱۰۔ اَمْسَتْ مِنْ رَسُوْلٍ لَا يَنْصَحُ | ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اس نے نصیحت سے  
 نصیحت سے کیا یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول کو اپنے کام کے لیے نصیحت کی ضرورت تھی۔



کے عہد میں جو لوگ

فَرَدُّوْهُ لَیْلَۃٍ اَوْ ثَلَاثُوْنَ کَاثِرٍ بِخَافِطٍ طَوْرٍ یَنْبَغِیْ عَمْرٍۭہِ ۔ مسلمان شریعت میں جب مسلح ہوں گے  
وہاں حدود و نیوے جو ان کے لئے حد و رسوں کی طرف رجوع ہیں۔ ان میں سے دو برسوں میں کو  
تکرمات سے نکلتے۔ اگرچہ اس میں قتل و جرح ہو تو ضرور وہ جس اللہ نے ان کا دل تھام لیا ہے اس کے ساتھ  
وہ لوگوں میں کھائے۔ تیسری صاف و صحت ہے کہ قرآن کے بعد رسوں کو حلیہ ہی ترجیح ہے اور دین کے  
عینی دو ہزار و تیس اور حد بشی میں

۶۔ قرآن سے یہ بھی واضح ہے کہ رسول پر یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو دل و جان سے ماننا مل  
ابن کے عہد میں یہ شرط یہاں سے جو شخص رسوں کے منکر کو ماننے و دینے میں ہے۔  
فَلَا وَزَیْلَہٗ اَلَا تَمْسُوْنَ حَتّٰی یُجَکِّمُوْکُمْ ۔ سے سب سے پہلے رسوں کو فوجیوں میں ہرگز  
فَسَدِّ شَخْرَ سُدِّہُمْ ۔ تب تک کہ اپنے نام میں نہ لیں کہ میں نہیں مانوں گا  
۷۔ ماکان بِلَاوُہِیْنَ وَاَلَا تُوْہِمُہِ ۔ کہی نہیں کہ وہ لوگوں کو یہ حق میں نہ کہ  
اِذَا قَضٰی اللّٰہُ وَاَرْسَلْنَا صَدْرَکَ ۔ اللہ اور اس کا رسول جسے وہ چاہے اس کو کہنے  
تَخْلُوْنَ بِکُلِّ سَیْرٍ اَنْجَاسٍ مِنْ اَمْرِہُمْ ۔ معاملہ میں خود کوئی قصہ نہ کہتے کہ میں مانوں گا  
۸۔ اَلَا تَمَکُّمُہِمْ ۔ میں سے ہے۔ میں وہ لوگوں سے صرف بغیر ماری کے میں خود کو گرفتار  
میں میں لکھ دیتے ہیں کہ میں اس امر کا بعد تمام سے جو ہر قسم کے مطالب پر اس کی  
مطلب ہے کہ یہ کام وہ ہر کام میں خود رسول کے قصہ کو سیمہ کرنا نہیں ہے۔

۹۔ قرآن نے۔ بھی اس کی کہ ہر طرح اس کے رسوں کو بھی ماری دینا کی چیزوں سے محبوب  
رہا ضروری ہے۔ کہ یہاں وہ اس سے ہیں کہ ہر قسم سے ضرور میں۔ حب شدہ  
سوں کسی کام میں ثابت دین۔ کہ

حَبِیْبٌ سَلَامٌ عَلَیْہِ وَاَلَا یَسُوْبُہٗ ۔ ہر وہ جو نہ اس کے رسوں اور اس  
حَبِیْبٌ وَاَلَا یَسُوْبُہٗ قَدْ تَقَرَّرَ حَقُّہٗ ۔ کہ وہ جو آیت سے زیادہ باری سے تو نہ  
کے امر (اختیار) کا انتظار کرو۔

۱۰۔ اَسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَاَلَا تَتُوْلُوْا اِذَا  
وَعَاظَکُمْ ۔ اور اس کے رسولوں میں جو نہ اس کے رسول پر بیٹھتے ہیں اور نہ اس کے رسولوں کو

۔ اور یہ بھی کہ میں اس میں جو نہ اس کے رسول پر بیٹھتے ہیں اور نہ اس کے رسولوں کو



ان عت کرتے ہیں۔

رَبَّنَا صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ایمان و یوں کو چاہئے اللہ کی طرف سے

سوں کی طرف سے چاہئے تاکہ اللہ اور رسولوں

کے درمیان فیصلہ دے تو ان کا جواب سونے اس

کے چہ میں ہوگا کہ وہ نہیں سمجھتا

اور اس نے یہ جس بنا کہ کسی شخص کی کامیابی اور غرور و فخرات کے لیے جس طرح اللہ کی عت

مذہبی سے اس طرح رسول کی عت میں ہے۔ جس طرح اللہ کی عت میں ہے وہی ہے اسی طرح

رسول کی عت میں ہے۔

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی

اس نے عت کی اللہ کی اور اس کے رسولوں کی



لَنْ يَكُونَ رِبًّا وَلَا مَكْرًا وَلَا حَسْرَةً وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَنْتَحِبُونَ لِلْغَيْبِ عِلًّا لِيَكُنَ الشَّكُّ عَلَيْهِمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ  
 نہ وہ ریب نہ مکر نہ حسرت نہ تانتا نہ ہو جو غیب کی طرف سے چھپنے کے لئے ہوں تاکہ شک ان پر ہو۔ پس اللہ سے ڈرو۔ اللہ عذاب کا شدید ہے۔

کرتے ہیں تیری طرف سے

سب سے زیادہ رسول کی طرف سے جس میں شک نہ ہو کہ وہ گناہ ہے وہ اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ رسول کی حالت میں جو پروردگار ہے۔ دیکھتے مانتے ہیں کہ وہ گناہ ہے لیکن واقعہ رسول یہ کتاب میں ہے۔ تو رسول کی مستقل غرض طاعت کا حکم ہے۔

۱۰۔ قرآن ہے۔ جیسا کہ کیا کہی۔ اور میں اس سے اسے جاننے کے بعد جس میں شک نہ ہو کہ وہ گناہ ہے۔

يَوْمَ تَطُغُ الْخَيْلُ وَتُكْفَرُ السَّيْرُ ۚ وَتَرَىٰ فِي كُلِّ صَفٍّ ۚ وَتَرَىٰ فِي كُلِّ صَفٍّ ۚ وَتَرَىٰ فِي كُلِّ صَفٍّ ۚ وَتَرَىٰ فِي كُلِّ صَفٍّ ۚ  
 جس دن کھیل کود کرے گا۔ اور تو دیکھے گا کہ ہر صف میں ہے۔ اور تو دیکھے گا کہ ہر صف میں ہے۔ اور تو دیکھے گا کہ ہر صف میں ہے۔ اور تو دیکھے گا کہ ہر صف میں ہے۔

۱۱۔ رسول کی طرف سے جس میں شک نہ ہو کہ وہ گناہ ہے وہ اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ رسول کی حالت میں جو پروردگار ہے۔ دیکھتے مانتے ہیں کہ وہ گناہ ہے لیکن واقعہ رسول یہ کتاب میں ہے۔ تو رسول کی مستقل غرض طاعت کا حکم ہے۔

۱۲۔ رسول کی طرف سے جس میں شک نہ ہو کہ وہ گناہ ہے وہ اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ رسول کی حالت میں جو پروردگار ہے۔ دیکھتے مانتے ہیں کہ وہ گناہ ہے لیکن واقعہ رسول یہ کتاب میں ہے۔ تو رسول کی مستقل غرض طاعت کا حکم ہے۔

۱۳۔ رسول کی طرف سے جس میں شک نہ ہو کہ وہ گناہ ہے وہ اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ رسول کی حالت میں جو پروردگار ہے۔ دیکھتے مانتے ہیں کہ وہ گناہ ہے لیکن واقعہ رسول یہ کتاب میں ہے۔ تو رسول کی مستقل غرض طاعت کا حکم ہے۔

۱۴۔ رسول کی طرف سے جس میں شک نہ ہو کہ وہ گناہ ہے وہ اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ رسول کی حالت میں جو پروردگار ہے۔ دیکھتے مانتے ہیں کہ وہ گناہ ہے لیکن واقعہ رسول یہ کتاب میں ہے۔ تو رسول کی مستقل غرض طاعت کا حکم ہے۔



فَصَلِّ مَا جِئْتُكَ وَمَا عَوَى قَوْمِي  
يَنْطَلِقُ عَنِ النَّهْزِ سَبْعَ فُتُوَ  
وَحْنِي يُوْحِي

تمہارے صاحبِ محب محمدؐ مگر وہ ہونے اور نہ  
 ہونے کی خواہش ہے میں جوسنتے وہ جو  
 کچھ کہتے میں ہی سمجھنے میں جوان مری صاحب سے

ان کو ادا دینی یوحنا میں ہوں غلبہ خلق رسولی طرف مومن ہے جس کا ذکر کیا ہے جس میں کیا ہے۔ سن یہاں کوئی تیار بھی ہو جو میں ہے کہ خلق رسول کو صرف آقا کے ساتھ مخصوص کیا جائے۔ یہاں تو میرا یہ دعویٰ ہے کہ ہر ایک سے تیس پر خلق رسول کا طریق کیا جاسکتا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسول کا خلق ہونا خاص دینی سے ہر راستہ اور اس میں رسول کی خواہش کو قضا دہل میں ہونا۔

[illegible]

مَدَنی مَضَرِ سِدِّہ سے تَحْوِج  
سُوءِ اِتَّحَافِ

(بخاری)

مجھے سنو کہ میری طرف سے جس کے لئے قدرت میں  
میرے جان سے اس سے ترک ہو چکا ہے۔ جس کی  
شکست ہے۔

۲۰۔ ذائقہ یہ بھی ہے کہ اس نے رتہ ۵ سے کسی سے زیادہ نہیں لکھا ہے اور اس لفظ میں مراد کہ جب کسی  
اس پر چارہ لکھا ہے کہ اس پر رتہ ۵ سے کسی سے زیادہ نہیں لکھا ہے اور اس لفظ میں مراد کہ جب کسی  
لکھا ہے کہ اس پر رتہ ۵ سے کسی سے زیادہ نہیں لکھا ہے اور اس لفظ میں مراد کہ جب کسی

وَلَا تَقْصِرْ لِحُجَّتِكَ وَرَحْمَةُ  
لِقَابِكَ مِمَّا أَنْ يُقْصِرَ وَمَا  
لِقَابِكَ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ وَمَا  
تَقْصِرُونَ مِنْ نَبِيِّ وَأَنْبِيَاءِ اللَّهِ  
عَلَيْكَ لِكَيْبٍ وَرَحْمَةُ وَرَحْمَتِكَ











تیت میں سے جس میں میرزا اسد علی ہو۔ جائزہ پڑھتے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے ماننا پڑے گا کہ نہ چندہ کا حکم اس وقت سے ہی حرق و قرق کے عذر دہی۔

۲۔ اسی طرح تھوڑے جھوٹے بیٹے، ایک وقت میں اور ترقی کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جیلہ دیا کرتے تھے اور اس میں کسی طرح کی شک و شبہ نہ تھی۔ سورہ جہنم کی آیت کے ضمن میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

وَادْرَأَوْا يُحَازِقُوا يُفَضُّوا  
بَيْنَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ  
جب یہ تجارت یا کھیل کر دیکھتے ہیں تو  
اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو تنہا  
چھوڑ جاتے ہیں

۱۔ حالانکہ بول قرائی آپ میں دکھائی دیتی تھی اس لیے اس جیلہ کا حکم ہو۔ پس یہ ماننا ہو گا پڑے گا کہ اس کا حکم اس وقت سے ذریعہ ملا جو قرائن کے علاوہ تھی۔

۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچنے سے پہلے دس سال سے پہلے یہ بھی ایک ہی عمل ہے سورہ تہود میں مذکور ہے اور اس کا ذکر کیا گیا ہے

۳۔ وَذَكَرْهُمْ فِي صَلَواتٍ  
نَحْنُ نَذْكُرُهُمْ  
جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو رشتہ  
اس کا اذان اُڑاتے ہیں۔

۵۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ سب المفسرین کے اندر ہونے کے مسئلہ قرائن میں کوئی تکرار موجود نہیں مگر سب اس تہ کو مفسرین کے مابین اہرام کعبہ و تہ نہ ماننا قبول شدہ ہے۔

۶۔ مَا خَلَقْتُ نَبِيًّا لَّهِ اَنْ يَكُنْ مَعَهُ  
كَالْبَحْرِ مِمَّنْ سَبَّحُ بِرُسُولِ رَبِّهِمْ  
جس تہ پر آپ بھی اس کو بہتے صرف اس لیے  
مقرر کیا تھا کہ رسول کا سامع کو سب سے دور  
سامع سے تہ ہو سکے اور اس کے درمیان قیام ہو جا سکے

اس سے معلوم ہو کہ پہلے جو بیت المقدس و تہ بنایا گیا تھا وہ اس کی دقت کی بنا پر تھا

۷۔ تہنگ تہ کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیحیوں سے فرمایا تہ تہاری مدد کے لیے کرتے بھیجے گا بعد میں تہ تہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تہ کا ذکر قرآن میں اس طرح ہوا

وَمَا يَجْعَلُ اللَّهُ اِلَّا لُسْرٰى مَكْرًا  
تہ نہ ہوا۔ حضور علیہ السلام نے سب مسیحیوں کو فرشتوں کی آمد کی اطلاع دی تھی وہ اس وقت



غیر متعلق سے تھی جس کا ذکر قرآن سے بعد میں کیا

۵۔ جنگ، حد کے بعد حضور علیہ السلام نے غزوہ بدر ثانیہ کے لیے لوگوں کو بلانے کا حکم دیا جس کا ذکر

قرآن میں نہیں ہے مگر اللہ نے بعد میں تعین کیا۔ یہ بھی اسکی جانب سے تھا

لَبَدَاتٍ مَسَّحُوا بِيَدِهِ وَاسْرُؤُا مِنْ

لَعْنَةِ مَا نَسَّحُوا لَفْتَحْ

۶۔ حضور علیہ السلام سے حد ذاتہ تفسیر کیے۔ اس پر مہققین نے عتر حدت کیے۔ اس پر منہ

لو سے ہے قربا۔ علامہ اس کے فعل پر اعتراض کرتے جو۔ حالانکہ یہ تفسیر جو رسول کے کی حد کے حکم سے

کی تھی اور قربا۔

وَسُوْنَهُمْ رَضُوْا مَا اَنَسَّهُمْ اللّٰهُ

وَرَسُوْا

۷۔ اسی طرح صلیح حد میں کا وقت تاریخ کا مشہور وقت ہے تمام صلیح کرام کے صلیح ذکر کرنے کا مشہور

دیا گیا اور صلیح کی صورت میں ایک کو نہایت دلی موتی حراں نہیں مگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں

میرا ذکر کیا ہے سرور کی تھیں نبیوں قبلہ اور اس کے بعد اللہ کے لیے برتھمنی قربانی۔ یہ صلیح اللہ

برکت کے ساتھ تھی جس کو صلیح کریم نے کچھ سکے۔ قرآن سے اعلان کیا۔

بِأَنَّكُمْ كُنْتُمْ قَبْلُ

۸۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ حضرت حفصہ سے ایک راک

بست قرانی اور اس کے حوا سے مع فرمایا تھا۔ اتفاقاً کائنات ہے کہ ان سے سن رز کا افشا ہو گیا۔

حضور علیہ السلام نے اپنی زوجہ حضرت سے رز افشا کرنے کا حکم فرمایا حضرت حفصہ سے عرض کی۔ حضور

فرمایا آپ کو سن۔ جس کی کہ مجھ سے آپ کا رز افشا ہو گیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا جواب دیا۔

بِأَنَّكُمْ كُنْتُمْ قَبْلُ

۹۔ اس قسم کی در بھی متعدد آیات ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کو سنیہ قرآن کے علاوہ بھی وحی جاتی تھی اور حضور علیہ السلام دین سے متعلق جو ہدایت فرماتے تھے

در صورت قرآن کے پس توں و عمل سے جو تفسیر و تشریح فرماتے تھے وہ بھی وحی ہی سے جاتی تھی

غذائی کو بھیجے۔ قرآن مجید صرف اہل بیت کے واسطے تھا کہ کرنی موشس ہو جاتا ہے۔ ناز کا طریقہ اس کے

آداب و فرشتہ بیان نہیں کرتا۔ اب یہ امر کس سے معلوم کیے جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



خَسْبُوا كُنْهًا اَيْتَمُوْنِ اَصْلًا  
 طہرے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ محمد بن عبد اللہ اپنے جی سے ہیں گڑھ ہوا۔  
 مگر کسی دوسرے سے نہیں۔ یہی ہے آپ پر قرآن کے علاوہ دوسری عتیٰ نماز کی تائید صرف  
 ہاتھ میں ہے کہ عتائہ معادلت - عزم و عدل - کج و بد - غرضکہ دیکھتے کسی بھی مسئلہ  
 سے کہیں ان کے سمجھنے اور ان کے نفسی حقائق پر جانے کا مرکز حضور کریم کی ذات قدس علیہ السلام ہے  
 ان سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کے اصول و ضوابط کی توضیح اور اس  
 کے احکامات پر یقین فرمائی وہ کسی دوسرے کو آپ پر قرآن کے علاوہ دوسری عتیٰ نماز کی تائید  
 نہ کر دیں کہ سمجھنے کے لیے احادیث نبوی کو اپنی اعتبار نہ سمجھا جائے تو جو دست سی یا ک  
 عموم و مطلب مسمومہ بڑی حد تک مشہور و مجتہد ہے۔ یہ حد متاثر دکرئی جاتی ہیں۔

۱۔ قرآن میں صراحتاً یہ کوا کا حکم ہے۔ "مکہ صرف قرآن مجید سے ان احادیث سے تفسیر  
 عام معلوم ہو سکتی ہیں۔ ورنہ ان حکامات پر آئینہ برائے ہر مانی کی تفسیر کے مطابق عمل کرنا ہے  
 ۲۔ قرآن کریم میں طیب چہرہ کے کلمے "اموی حکم دیا گیا ہے کہ صرف قرآن مجید سے  
 اس احادیث کی تفسیر معلوم کی جاسکتی ہے، اگر کہ جانتے کہ مسمومہ کی تفسیر مسموم و عدل کی تفسیر  
 اس کے روایت چہرہ کو مسمومہ یا مسمومہ دیکھنے کے متعلق ہمیں نہیں چلی ہوا تھا کہ اللہ  
 نے ایک حکم دیا ہے۔

۳۔ قرآن میں ہے "فَصَلِّ رَجُلًا  
 چہرہ پر یہ اس عورت سے اپنی مسمومہ بڑی  
 سو و ظن و خدشہ  
 کرے کہ وہ چہرہ پر نہ اس کو مسمومہ کج میں دیکھا  
 دیکھتے یہ قرآن تفسیر کی تفسیر ہے کہ یہ صرف قرآن مجید سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ یہ  
 اس کے اور عورت کو نہ تھی لاجرم یہ بات روایت سے ہی معلوم ہوگی یا مثلاً رسا ہے۔

مَنْ وَكَلَىٰ اَمْرًا جَاءَهُ لَّا عَمْرٰی  
 تیموری چڑھائی اور منہ موڑ جب اس کے پاس  
 ایک نابینا آیا۔

کہ صرف قرآن تفسیر سے یہ بتایا جاسکتا ہے کہ نابینا کون تھے، دراصل وہ تو کیا تھا ان کا طبع  
 وہی تفسیر کو دیکھنے۔ پس میں ہے۔

مَنْ يَمُودُ فَعَدُّ نَصْرَةَ اللَّهِ رَدُّ  
 اگر تم دوسروں کی مدد نہیں کرو گے تو اس کی مدد  
 کی ہے اس کے جب کافروں نے ان کو نکالا



خَبَرَاتٍ نَعْرِفُ دَقِيقًا يَصْحَابِهِ جِبِ دَدُوں عار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی  
 کے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر

کیا صرف قرآن مجید سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو کافروں نے کہاں سے نکالا تھا  
 نیز رفیق عار میں تھے دریں میں یہ رفیق کے ساتھ رہ چکے ہوئے تھے۔  
 ۴۔ قَوْلُهُمْ نَحْنُ حُكْمُ اللَّهِ فِيهِ  
 وہ ہیں حکم اللہ میں

کیا وہ اپنے کے انکار کر کے اللہ ہی سے جہاد میں لڑنے کو کہتے ہیں؟  
 ۵۔ وَهِيَ سَلْبَةُ أَبِيهِمْ حُلْفَتُهُ  
 وہ ہیں میری بہن، ان میںوں پر جن کے ساتھ کو  
 غم نہ کریں گے۔

۶۔ اِسْمُ سُوْرَةِ بَرَكَةِ اِسْمِ اَبِيهِمْ عَلٰی رُكْنٍ مِّنْ رُّكْنَيْهَا  
 اس کی سورہ بركہ اس نام پر رکھی گئی ہے۔  
 ۷۔ اِسْمُ سُوْرَةِ بَرَكَةِ اِسْمِ اَبِيهِمْ عَلٰی رُكْنٍ مِّنْ رُّكْنَيْهَا  
 اس کی سورہ بركہ اس نام پر رکھی گئی ہے۔  
 ۸۔ اِسْمُ سُوْرَةِ بَرَكَةِ اِسْمِ اَبِيهِمْ عَلٰی رُكْنٍ مِّنْ رُّكْنَيْهَا  
 اس کی سورہ بركہ اس نام پر رکھی گئی ہے۔  
 ۹۔ اِسْمُ سُوْرَةِ بَرَكَةِ اِسْمِ اَبِيهِمْ عَلٰی رُكْنٍ مِّنْ رُّكْنَيْهَا  
 اس کی سورہ بركہ اس نام پر رکھی گئی ہے۔  
 ۱۰۔ اِسْمُ سُوْرَةِ بَرَكَةِ اِسْمِ اَبِيهِمْ عَلٰی رُكْنٍ مِّنْ رُّكْنَيْهَا  
 اس کی سورہ بركہ اس نام پر رکھی گئی ہے۔

۱۱۔ اِسْمُ سُوْرَةِ بَرَكَةِ اِسْمِ اَبِيهِمْ عَلٰی رُكْنٍ مِّنْ رُّكْنَيْهَا  
 اس کی سورہ بركہ اس نام پر رکھی گئی ہے۔  
 ۱۲۔ اِسْمُ سُوْرَةِ بَرَكَةِ اِسْمِ اَبِيهِمْ عَلٰی رُكْنٍ مِّنْ رُّكْنَيْهَا  
 اس کی سورہ بركہ اس نام پر رکھی گئی ہے۔

کیا صرف قرآن سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ یہ دو حدیثیں کون تھیں؟ اور یہ وعدہ کیا تھا قرآن میں  
 ہوتا ہے۔ تو وہ یہ کہ کوئی دوسری حدیث بھی ہو سکتی ہے۔ اس قسم کی اور بھی مثالیں دی  
 جاسکتی ہیں جو ہر وقت ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ ان بات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تشریفات  
 کے حکام معلوم کرنے اور قرآن کو سمجھنے سمجھیے کے لیے روایات و احادیث کا دامن تھمنا گزرتا  
 ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر وہ خوف و شرم  
 عیسیٰ علیہ السلام کا سنت نبوی سے استدلال و امتثال نے اپنے ہر عمل و حرکت کا محور ہی



میں تین کو قمر دیا اور ہر قسم اور ہر قسم کا ہر دستور غیبی اسلام کے رشتہ دت کو رکھا۔ اس علم  
میں اگر وہ مفاد و افہام پیش کیے جاتے تو اس کے سے دستور کا ہے۔ دو ایک و غائب  
میں پیش کر کے تم میں سے کوئی نہ کرتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب قرآن مجید سے کسی قصیدہ کا فیصد نہ ملتا تو  
تسلیت ہی سے فیصد فرماتے تھے پھر اگر اس معاملہ میں ان کو تسلیت یا دہن ہوئی تو صبر کر کے  
نہ کرتے تھے کہ تو کو معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں کوئی فیصد دیا ہو جب  
میں رہیں سے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصد نہ دیتے تو اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ  
عنه فرماتے تھے: **لَا تَقُولُ فِیْہِمْ شَیْءٌ** خدا کا سحر ہے جس سے ہم میں سے کسی کو بھی  
بعض حصہ نہیں ملتا۔ **لَا تَقُولُ فِیْہِمْ شَیْءٌ** ہمارے میں تو ہمارے نبی کی باتیں یاد رکھنے میں

۲۔ صبر کر کے اس سے پہلے مشکل صورت میں سے علیہ وسلم کے باتیں کے صبر میں نہ کرنا  
غیر اسلام کا خاصیت کہ کوئی نہ کہہ سکتا۔ اس مسئلہ میں علی صحابہ نے سب کو ہی میں خلاص کیا حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کوئی نہ کہے یہ ہمارے مقدر فرمایا جو کسی کو جب سے ہمارے  
ساتھ ہے پسند نہ کرے اس کو نبی دنیا سے ملے گی پسند نہ کرے۔

۳۔ وہاں کوئی کہہ نہ دے کہ ہر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن کا ہے۔ جب وہ کرم میں حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم کی کرمی نہ تھا۔ علیہ وسلم نے ہمارے ہمارے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمے ہوئے کہ  
ہر نبی کی خواہش میں دہن ہوتا ہے ہمارے میں کسی دہن ہوتا ہے۔ رعدیت میں کرم حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم نے او صبر پر لازم ہے اپنی دہن۔ کو حدیث و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جھکا دیا۔

۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ نہ کہہ سکتا کہ ہمارے میں کرم فرمایا۔  
**لَا تَقُولُ فِیْہِمْ شَیْءٌ** میں وہ کام کیسے کہوں ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں نہیں کیا۔

۵۔ جب وہ کرم میں سے دیا حتیٰ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے علیہ وسلم کا تہجد صدر ہو اور آپ  
سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے علیہ وسلم کے کثرت کوں ہا۔ اس واقعہ سے آسا ثابت ہوا کہ صحابہ کرم ہر  
مہر سے ملت رسول کو شہرت کرتے تھے۔

۶۔ یہ وہ عالم اسلام اللہ علیہ وسلم نے میرت علیہ وسلم کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بہت اس سبب کی لاؤ دہن نہیں کسی کو اپنے تہذیب میں وارث







ہے بھی یہی قتی مکر سید صاحب حق کہ جس نے غلہ بستی حدیث میں درج ہو وہ نہ کرنا  
موتی کے سونے کے ایک میں سیکڑوں وقتوں میں جن سے یہ واضح کرتا ہے کہ خلفاء بعد  
صحابہ کرم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہر موقع اور محفل پر سنت نبویؐ کو مشعل رہ بنایا وہ ہر جگہ اور  
ہر معاملہ میں سنت رسولؐ سے ہدایت حاصل کی۔ بدسترس رسولؐ کے مطابق کار و بار عدالت ایجا  
کی نہ تھ پہنچتے تھے جب یہاں تک کہ جس نے غلہ بستی حدیث میں درج ہو وہ نہ کرنا  
ناب و مہربانی

مباحث حق حبیب اللہ و منہ  
رسول اللہ و نسلہ خیرتین  
تمہ پیکر دہد ہر اس صمد پر عیبت کرے  
کتاب کتاب اللہ سنت رسولؐ اور دلائل  
صبروں کے خرمین رزق کرے۔

قرآن کرم سے جس صاحب کرم کے سر پہ چھ کا حکم درج ہے  
میں یتیم عزیمت بنو سن | جو مومن صاحب کرم کے راستے سے الگ راستہ  
نوسہ ما موحی و نصہ خیرت  
و نہاء م موصی  
ایک اور اس کو صمد میں دس کرے ہو  
ٹھکانہ ہے۔

اس آیت میں مومن سے مراد تنہا صمد کرم میں۔ اس کے لئے آیت پرچین کی قرآن کرم ایک ہے اور  
اس کے خلاف چلے دے کو بھی قرآن سے رہت اور پس صمد۔ یہی ہے کہ بدسترس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
و دین حسن تھے در حدیث و معاشرت و اپنے دین و دنیا کے سرور و ہر جگہ میں سمیع نبویؐ  
کا سامع کرنے تھے و قرآن اس میں جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پر عمل کرتے تھے و سنت  
و احادیث و روایات و کتب سے۔ و اللہ اعلم بالصواب

جمع و تدوین حدیث  
اس موضوع پر میں نے ابجد ایک صریح مضمون لکھی تھا مگر چونکہ اب  
اس موضوع پر مستقل کتابیں منظر عام پر آتی ہیں اس لئے مختصر قضا  
کا احوال عرض کرنا ہوا۔

مکرمین حدیث جمع و تدوین حدیث کے سلسلے میں سب سے بڑا امتیاز یہ دیتے ہیں کہ حدیث کی  
حدیثیں دوسری حدیث میں تصنیف ہوئی ہیں و جامعین حدیث سے سنی سنائی یا اس کو جمع  
یا اسے اپنی ایک کتاب میں جمع کر کے حضرت علیہ السلام کی



کی طرف منسوب ہو گئی ہیں۔ وہ حضور علیہ السلام کی فرمودہ ہیں۔ حضور اسی صورت میں جب کہ خود میں کہہ رہے تھے علیہ السلام نے حدیث کی کتابت سے صحابہ کو منع فرما دیا تھا۔ لیکن ان کی یہ خواہش صحیح نہیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ کئی حدیث کا رواج عمدہ ہوئی ہی یہ شروع ہو چکا تھا۔ درحضور پر تھے نہ ضرورت تھی کہ وہ اس میں حصہ لیا جائے۔ وہ خود وسط و ثابت حدیث کا شاعر تھے۔ سو ہندو میں روئے حنین تھا اور ان میں باقی ہاں تھیں اس میں ہاں کی ہستہ

حدیث کی تصنیف کا حکم۔ میں نے اس میں نہ ہر دو سر میں حدیث خوب چھپی طرح یاد کر لی

و انہما دوروں تک پہنچا ہیں

میں میں شخص بردہ فرما رہے تھے۔ میری کلام  
 تھا اور دو سروں تک پہنچا۔  
 اور اس شخص کے ہمد کو روش رکھے جو ہم سے  
 صرف شہر آباد رکھے اور دو سروں تک پہنچا۔  
 انداز میں جہاں میں نہیں یاد رکھے اور کو سب  
 رہے۔ صاحب کے دس میں سس کے میں کی  
 شہادہ دہی کا اور اس کی شہادت کر لیا گیا۔  
 جامع مان احمد

و حتم منہ عنہ تسمع تلاوی تہجد  
 ثم رکت حینا شفقہ  
 فصلہ عنہ عنہ تسمع منہ حدیث  
 فحفظہ و بلغہ بسرد  
 من حفظ من شتی ریح حدیث  
 میں شتی حقیقی نو دہی ریحہ  
 کتب نہ سہد فرقیہ لغز  
 بقیہ

مجھ سے کوئی شہر اس کو۔ رہ کر کو پہنچا دو۔  
 مجھ پر جان بچھ کر تھوٹ۔ اس کی جلد ہفتہ  
 ہے۔ بخاری

تنبہ عنہ و توکان نہ۔ و من  
 نہ عنہ عنہ تسمع منہ حدیث  
 میں تسمع منہ حدیث  
 تسمع منہ حدیث  
 تسمع منہ حدیث

جو کچھ مجھ سے سنو عام تک پہنچا دو اور سچ کو  
 مجھ پر تھوٹ باندھے گا اس کا مقام جہنم ہے۔

فی مخرجہم یوحی فیہ  
 ترکب فیکم اشد من ان تصلو انا  
 تسمع منہ حدیث  
 تسمع منہ حدیث

میں تم میں دو حیزل چھوڑے جاتا ہوں۔ شہر  
 کتاب اور اپنی سنت۔ جب تک تم ان دووں کو

مضبوط سے بندھے رہو گے اس وقت تک گمراہ نہ ہو گے































































انہی میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی خدمت میں لئے اور کئے گئے۔ یہاں مجھے بے قدر و قیمت سے دو  
 سند ملے ہیں۔ سو یہ شعر ہیں جن کے ذریعہ کہ میں ان کے بچے کی ساری جیسے حاشا عربیہ کئی کو  
 دیا۔ ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و  
 درمیں شعر بہت سے تھے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔

سازد و شایان  
 میں نے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و  
 میں نے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و

میں نے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و  
 میں نے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و

میں نے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و  
 میں نے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و

میں نے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و  
 میں نے ان کے پاس سے وہ شعر بھی کے بعد واصل ہوئے۔ دوست مولیٰ دوست ذوق و سہ و ضبط و ضبط و



تھیں علم کے لیے سفر  
 نامہ ۱۰۰۰ ق کو ذرا بعد واپس پہنچے خود ہی کہہ گئے ہیں کہ میں نے علم کے لیے سفر کیا ہے۔  
 صریح ہے کہ یہ دو دفعہ اور پورے دو کو تو دیکھ دو کہ چھ دفعہ ہی رکا سفر کیا اور کیا نہیں کر سکتا  
 نہ بتی دفعہ کو دیکھ دیا میں درگیا ہوں۔ امام نے قیام میں سو تو چھ سال تک قیام کیا۔ ضرور میں چار  
 بار گئے اور بعض مرتبہ پانچ پانچ برس تک قیام کیا۔ امام میں کہہ چکے ہوتے دفعہ عت کے بعد چھ  
 دفعہ آئے۔ ان تمام سفر میں قیام پر کا سفر جازن سات کا تھا۔ جس شوق سے شہر میں داخل  
 ہوتے وہیں جس سے وہاں تب کا حرم تھا جو کسی نہ ضرور خود امام مسلم کے خود لفظوں میں کہیں گے ہیں  
 "امام بخاری جب نیش پور تشریف لائے تو اس وقت وہیں سے اس کا استقبال ہو کر وہاں  
 ایک در سلطان کو بھی حبيب نامہ لکھا۔"

جہاد و ملی اور بخارا کو مراجعت  
 لیکن نیش پور آپ کو بعض مسلمانوں کی وجہ سے چھوڑنا پڑا  
 درجہ تب بخارا واپس ہوئے۔ اہل بخارا کو جب معلوم ہوا کہ آپ کا  
 مدینہ میں یہاں کی حالت سے آراستہ ہو کر گئے ہیں تو آپ سے اور جوش مسلمانوں سے  
 سے تھے۔ شہر سے دو سو کے قریب پہلے ہوا۔ شہر نے حیرت ہو گیا اور وہ دوسرے بھی رہ گئے۔ شہر  
 جو ان کے خلاف نکلے گا کہ ساتھ میں رہے۔ بخارا میں کچھ دن کو آرام و راحت سے رہا۔ پھر  
 مدینہ میں آئے۔ اسی میں جیسے کہ دوست محبت میں قیام ہو گئے۔ مگر یہاں سے آپ کو مدینہ  
 رہا اور آپ مدینہ میں قیام ہو گئے۔

خرنگ میں قیام اور وقت  
 امام مدینہ کے صحنہ و محرقہ کے چوٹے سے فریاد خرنگ میں رہتے  
 تھے۔ امام صاحب بخارا سے کل کو وہاں چلے آئے اور اسی تک وہاں رہے  
 کہ ان کا کوئی صدمہ نہ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ فرج ہوئے تو وہاں سے یہ اتفاق ہو گیا۔

حق باوجود صوبہ کے تہذیب میں مہرے نے ملک جوئی ہے۔ اس سے اب مجھے اٹھلے؟  
 بھی اور نہیں میں کہہ رہی کہ بعد از غنا۔ آپ کی رحلت ہوئی آپ سوال کی سنا نا کویہ ہوئے  
 اس کی میں دفعہ پائی۔ سہ ماہہ پیش اس میں کچھ سے اور سال و قیام۔ اس وقت تک کہ  
 نے میری۔ امام صاحب سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ میرا کچھ کام دیکھ کر کہیں کہ میں نے  
 میں وہ میری ہی۔ امام صاحب اس کو بخش کر دیا کہ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں نے  
 یہ میرا میرا کو آپ کا یہ عقائد کو تو کہہ دیا کہ میرا یہ تہذیب کی جانیے۔ کہاں ہی امام دیاں صلا







بند تصور نہ کر جسے نہ عید و نہ مبارک کہتے ہیں تحریک کی جگہ۔ وہ خود پڑتا ہے۔

صحیح بخاری کا پورا نام ہے۔ "جامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ و  
 صحابہ و تابعہ اہل بیت علیہ وسلم" امام نے جن مورثوں کی کتاب  
 میں روایت کی ہے ان سب کی طرف نام ہی میں اشارہ کر دیا ہے۔ "جامع" کتب حدیث کی مختلف قسمیں ہیں جیسے  
 مسند، مستوفی، مسند، و غیرہ جامع ہی کتب، احادیث کی ایک قسم ہے۔ محدثین کی احادیث میں جامع  
 اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ساری دلی آئمہ و تابعان پائی جاتی ہیں۔

۱۔ بہر پستقل روایت۔ یہ وہ روایت ہے جس میں متعلقین میں روایت کو کہتے ہیں جو روایت  
 انھار سے متصل ہو۔ ۲۔ زنجب پستقل روایت۔ ۳۔ تفسر و تفسر سے متعلق روایت ہے۔ ۴۔ عائد یعنی وہ  
 بات جس میں بیان سے انھوں اور ان کے اصحاب پر ۵۔ وہ وہ اس میں قسمیں اور تفسیر کی تفسیر  
 ۶۔ احکام یعنی وہ روایت جس میں امر و نہی کی کو بصورت ہوں ۷۔ صاحب یعنی وہ روایتیں جن  
 میں خود کے ذیل کے ہیں۔ ۸۔ در سببوں کے مقابلہ میں ہوں ۹۔ وہ وہ بات جس میں حدیث کی سبب  
 ۱۰۔ ان ہوں یہ وہ کہ تفسیر ۱۱۔ جامع کسی کتاب کو اصطلاحاً جامع کہتے ہیں۔ چنانچہ بخاری ساری روایت میں یہ  
 نام چار مرتبہ دہرایا۔

ب۔ قصہ جامع کے متعلق اس کے بعد کافی ہے کہ صحیح اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے تمام روایتی عناصر  
 ۱۔ مسند متصل ہو۔ ۲۔ مسند جن متصل ہو مسندوں اور مسلسل کے معنی ہیں ولانا تہیہ جس کا اصطلاحی مطلب  
 ہے درمیان میں کوئی روایت نہ ہو۔ ۳۔ ان میں سے حدیث رسول اللہ کا منظر رکھ دیا  
 ۴۔ سبب المسند کا مطلب ہے امر و نہی و متصل احادیث یعنی وہ حدیثیں جن کے روایتوں کا مسند سبب کو کہنے  
 ۵۔ سے کے حکم علیہ السلام ایک جگہ نہ ہو۔ ۶۔ درمیان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت ہو۔ ۷۔ مسند  
 ۸۔ یہاں بھی اس نمونہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شخص و ایام و روح میں۔ ۹۔ امام نے اس میں دو نام سے حضور  
 ۱۰۔ درمیان یعنی حدیث و رابطہ حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوی احادیث میں ہیں یہ ہیں تو پھر لفظ  
 ۱۱۔ اس کے بعد بھی حدیث کے لیے مستثنیٰ ہے۔ ۱۲۔ وہ وہ کہہ رہے ہیں

۱۔ اس کی تعداد۔ ۲۔ امام بخاری کو چھ لاکھ حدیثیں متعلق تھے ان کے روایتوں کے نام و احادیث کے یاد رکھیں۔ سات ہزار دو  
 سو چھ صد حدیثیں آپ نے بخاری میں درج کیں۔ ۳۔ کمر ذات کہ عید و گورہا جسے تو چار ہزار حدیثیں ہیں صحیح  
 ۴۔ اس ایک سو سو حدیثیں کتاب میں آئی ہیں ہر چہ اس پر سبب ہیں۔ ۵۔ تمام حدیثیں کی تعداد جس کے بخاری میں حدیثیں  
 ۶۔ ۱۸۵۰ ہیں۔ ۷۔ تیرہ سو ہیں مشائخ سے ہیں ان کے سلسلے روایت نہیں کی صرف امام بخاری نے روایت















۱۔ مسلسل دوہے جس میں آخر سند سے بعد بعین کے، وہی ساقط کر دیتے گئے ہوں مثلاً تاسی کے  
۲۔ رسول، اللہ ۵۔ مفصل دوہے جس میں شیعہ سادیں دوراوی پیچہ ساقط ہو گئے ہوں اور محدثوں  
سے اہل کوہ نہیں۔ ذی حاکم سے کہتے ہیں۔ نہیں یہ جہ کہ وہی اپنے شیخ کا نام نہ لے اور اس سے کو پر  
سے شیخ سے روایت کرے اور غلط ایسا کہ جس میں تاریخ کا ذکر ہو۔ نہیں بعض اوقات مذکور ہوتی ہے  
بعض مرقع پر نہیں ہوتی ۷۔ مضطرب دوہے بیشبہ جس کی اسناد یا اصل متن میں وہی سے خلاف  
آج ہو جائے ۸۔ مخرج وہ ہے جس میں وہی کی غرض یا مصیبت کی وجہ سے یہاں ذی کلام حدیث  
نے درمیان سے آئے ۹۔ روایت مالہ صحت کا مطلب یہ ہے کہ وہی حضور عیضہ و اسلام کے  
سے حدیث ذکر کرے بلکہ حضور علیہ السلام کے منہ کہ چہ ذی شعور میں دیکھے۔

۱۰۔ ہائے یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہی مانی جائے اور اسباب کلام احسن عبارت اور  
حرفا عبارت سے وقف ہوتا کہ وہی معنی میں حدیث کی روایت ہوئے کا امکان نہ رہے۔

۱۱۔ مسئلہ دوہے یہ مرفوع ہے جس کی سند متصل ہو ۱۲۔ مشافہ حدیث سے حوثقہ در  
سردیوں کی روایت کے محاذ ہو ۱۳۔ مشکوٰۃ۔ وہ حدیث ہے جس کا وہی مسقط صحت کی روایت  
سقط گئی کے ساتھ مطلعوں ہو ۱۴۔ مضنون۔ اس سند کو کہتے ہیں جس میں ایسے سباب و رشتیں ہوں  
جس کی صحت کے لیے حاذق ہوں ۱۵۔ منعہ یعنی متن متن قدس کہ کر روایت کرنا۔  
۱۶۔ معنعن جو طریق معنعن روایت کی جائے وہ حدیث معنعن ہے ۱۷۔ منقطع۔ جس کو وہی  
در حدیث کے کوئی روایت کہے اس سے حدیث میں کوتاہی پیدا ہوتی ہے ۱۸۔ متاھد۔ جس  
کی دوسری حدیث کے موافق روایت کرے اور وہ دونوں دوہی میں سے مروی ہو۔

۱۹۔ شخص جس نے عالم بیاداری میں ایمان کی حالت میں حضور اقدس علیہ السلام کو سلم  
کی روایت کی اور بیان پر ہی اس کا حاتم ہو ۲۰۔ تاہی بستر بیاداری کو دیکھنے  
سے کہتے ہیں۔

۲۱۔ میں۔ عداوت تقویٰ، ضبط، اتصال سجدہ، استعانت اس کیفیت  
۲۲۔ قبولیت۔ نہ کہ در نفس کا کام ہے بلکہ از دست تقویٰ اور استعانت مروتہ پر بروقت انسان  
۲۳۔ رکھے۔ مروت سے روایت کہ تیس شخصوں سے بھی پرہیز کرے جیسے بارہا میں تھا، در شریعت عام  
۲۴۔ تقویٰ۔ ترک کمال یعنی در ساد و کبر و فسق و بدعت وغیرہ اعداں سے گناہ گس  
۲۵۔ ہے۔ عنقریب گناہ سے بچنا اور نہ تہی میں ہے مگر عنقریب پر اصرار اور وہ بھی کیوں گناہ ہو جائے



۳۔ ضبط صدور یہ ہے کہ کسی موافق بات کو اس طرح یاد رکھنا کہ بوقت ضرورت ہر کسی وقت کے  
میں دماغ یاد آجائے اور اس کو روکی نہ ہی سے اور کسی سے ضبط کتاب کا مطلب یہ ہو کہ جس کتاب میں  
حدیث ہوں کوئی سے کسی کتاب کو اس کے وقت تک اپنے پاس رکھے اور اس میں تغیر و تبدل نہ ہو  
دست ۴۔ اتھار سنڈ۔ سلسلہ روایت میں کوئی جہتی روئی چھٹی ہو نہ ہو۔ قاضیہ۔ نقلی حدیث  
میں ایسے شخص، اہل علم کا پایہ جہاں اس حدیث کے رد و وقت کا موجب ہو۔ شذوذ کسی تخریص  
کا پے سے زیادہ مثلاً اور معتبر روئی کی مدد سے کسی قسم کی مخالفت کرنے کا نام ہے۔ احکام میں غیر  
صحیح نہ تہ سے بحث پکڑنے پر، غلط ہے۔ اسی طرح حسن لغزات سے اکثر کے نزدیک اور یہ حجت پر  
میں صحیح کہ ساتھ حق سے گروہ نہیں کہ ہے اور چونکہ وہ طریق سے صحیف حدیث بھی حسن کے مترادف  
ہو جاتی ہے اس لیے اس سے بھی حجت پکڑی جاسکتی اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ماہود و عیسوی و دیگر  
کے نفس رد آئے سور حدیث یا ختم ہوا یا نہ پس کی وجہ سے حدیث میں مصنف ہو تو تعدد طرق سے اس کا  
ذہب ہو جانا ہے۔ سترہ مضیف حدیث، اتنا کہ کتاب روئی یا تعدد و یا خلافت کی بنا پر معتبر و طریق  
سے نہ معنی ہو سکتا۔ حدیث مصیغہ فضائل اہل علم میں مقبول ہوتی ہے۔

۱۔ وجودِ ظہن۔ وجودِ ظہن دس چیزیں۔ اول جو حد متہ دی کے سہولت ہیں وہ پانچ ہیں۔ کہ ب راوی، تہام، ان کے ب کذب، فس، حما، حرمت، ا۔ کذب، راوی۔ چہ کہ اس کا حدیث ہوی ہیں۔

تحریر و ثبات موحا ہے۔ اگر کسی سے علم میں ایک بار بھی حدیث ہوی ہیں قصداً کذب، بہت ہو جائے تو بکے، و عود اس کی رہا کہ وہ حدیث کبھی بھول۔ ہوگی۔

۱۔ اسناد۔ مرفوعہ حدیث وہ ہے جس کا روئی کذب کے ساتھ مطلق ہو۔  
 ۲۔ اتنا کہ روئی کذب یہ ہے کہ روئی باتیں کہیں میں جھوٹ ثابت ہو گیا ہو۔ اگرچہ اس کا مرفوعہ حدیث  
 مرفوعہ میں ثابت نہ ہو۔ ساتھ میں اگر وہ کرے ان تو یہ کائنات علی طور پر دے اس کی حدیث مان لی جاسکتی ہے۔  
 ۳۔ اگر بطریق معانی راوی کا حدیث کے سوا کسی اور بات میں کذب ثابت ہو تو جیسے روئی کی حدیث کو مرفوعہ  
 یہ مرفوعہ میں کہہ سکتے۔ حدیث مرفوعہ وہ ہے جس کا روئی انہیں کذب ہو یا اس کی رویت شریعت کے خلاف  
 معلوم ضروریہ کے خلاف ہو۔ ۳۔ فسق سے مراد وہ تو ہیں فعلی فسق ہے جو نہ کفر کو نہ پہچانے اور فسق متعلق  
 مذہب اقوام اور فساد و غیرہ و عفت میں داخل ہے ۴۔ جہالت۔ روئی کا نام معلوم نہ ہو تو جب نام ہی  
 معلوم نہ ہو گا کہ یہ بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ روئی شاذ ہے یا کیا ہے؟ اس کی مثال یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے کہ  
 فلاں نے یہ بات کہی۔ حاشا۔ حدیث مبہم۔ معنی جس کا روئی نہیں ہو۔ اس کی حدیث مقبول نہیں ہوتی۔







۱۔ کل اذہم رقیہ لہم تبتہ فیہ

اسی سے دے گا کہ جو احمد اسی سے شروع کیا  
ہوئے اور قطع ہے

۲۔ لہم تبتہ فیہ

قطع ہے جو سے حاصل بھی ہیں کہ وہ کا مصلحت یہ کہ ہو گا یا اس میں کہ ہو گا

۳۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں یا موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۴۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۵۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۶۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۷۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۸۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۹۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۱۰۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۱۱۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۱۲۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۱۳۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۱۴۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے

۱۵۔ لہم تبتہ فیہ  
موتوں کے لیے ہی آیت کو صرف قسم ہے اور حق اور حرم سے شروع کیا ہے



۱۔ کتاب پہلی

مستحق اللہ، انھیں سب سے پہلے صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا۔ انھوں نے اس کو دیکھا اور فرمایا: "یہ تو ایک نیا کتاب ہے۔" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ حضرت علیہ السلام نے بیان جو کہنے کے لئے فرمایا ہو۔  
۲۔ جس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۳۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۴۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۵۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۶۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۷۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۸۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۹۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۱۰۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب

۱۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۲۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۳۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۴۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۵۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۶۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۷۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۸۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۹۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب  
۱۰۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب

۱۱۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب

۱۲۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب

۱۳۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب

۱۴۔ اس میں ہے: "یہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے۔" اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب























۵۔ رسول اللہ علی خیرین ملک و

بیش (مارک ۲۵۰)

علاء محمد قاضی عجب قصہ دہانتے ہیں

انقضي شهر رمضان

حکامہ اسلامیات شعبہ اسلامیات

حكم النجيين سواء في العاصية و

وضعت في هذه الحالة وحسب ما عرفت

صباحه : منبر في حلقه و لا يسماء

مجلسه استماع و تدارک

[illegible]

و مسوی و اقرب پرستے۔ کلکی۔ دریشہ

مرتبہ ہاں کو سب یہ اعلان ہے۔ نئے کیڑے مر جاتے ہیں

حکومتوں سے جو بیجا کاست اور غلط فہمیتیں

حرمت میں رہو یہی صحیح ہے۔ بشریاتی مفہوم کو

احکام محمد و روای بیسی نہیں۔ اسی طرح کہ

علاجہ حصار شہر کو شہر کے ایک ہر کسی سے ملو۔

مسلمین کا جو کوئی عقیدہ غلط نہ ہو۔

حسن ظن سے ملنے والے مسالوک کا ہیست کے لیے نیکوئی میں سے مسوئے ہوتے ہیں وہ

وہ اپنی امنیاد کو بچا کر لے کر گئے۔ کسی طاقتور شخص نے ان کے فرشتوں میں سے

حق پر مشورہ کیے بغیر کسی نئی چیز کو اختیار نہ کریں اور حق کی تصدیق کے لیے حق پر مشورہ کیے بغیر کسی نئی چیز کو اختیار نہ کریں اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

عبدالحق صاحب دہلی کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کا شمار درویشوں میں ہوتا تھا۔

میں بھی رقی

یہاں کوثر مرثیہ کے مناسب جملے ہیں۔

تکلیف کی ہے۔

— اَوْحَيْنَا اِسْمَكَ كَمَا نَحْنُ اِيْنِ — تم نے آپ کی طرف سے جس کی طرف سے

جہاں سبقتیں ہیں مغلوبہ

سوال : خدا جانتے کہ ہر اس آیت کو اچھوں نے کھوں منتخب کیا تو خوب یہ ہے کہ اس رکوع میں

میں نے اس قدر غصہ کیا کہ کسی اور سے نہیں ہے میرا اس دیکھ میں کہ کتاب ہے

میں نے متعلقہ ترسوں کو بھی سنا تھا جو یہ بھی ہے۔ انھوں نے ارادہ غلط کیا کہ اس کی گٹر سے سچے

ہاں تو ہمارے پاس ایک ٹیبلٹ بھی ہے۔ یہ تھیں چوب دو ہاں کہ دینی کا معاملہ کچھ مایوس چاہتا

و بعد از آنکه در این شهر بمقام حاکم رسید و در آنجا در میان مردم بسیار شهرت یافت و در آنجا در میان مردم بسیار شهرت یافت و در آنجا در میان مردم بسیار شهرت یافت



مٹی مار دیا ہے جیسے خدمت جیسے میرا سلوہ پر بخش۔ موسیٰ علیہ السلام پر تو یہیت اور تو علیہ السلام  
 ۱۔ اور ہمارے درمیان سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ قرآن اپنے آخری رسوں حضرت محمد ﷺ  
 علیہ السلام پر اور قرآن کے بعد کی امت کے لیے مکتوبہ ۲۔ ختم ہوا اس مقام پر کہ وہیت  
 ۱۔ حق ہے سے یہ نام اختصار کے ساتھ ہے اس میں وہی سے وہی مردے ہو کر ہے۔  
 ۲۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے  
 اس میں ہے۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے

۱۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے  
 ۲۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے  
 ۳۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے

۱۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے  
 ۲۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے  
 ۳۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے

۱۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے  
 ۲۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے  
 ۳۔ قیوم۔ مانتوں میں اللہ کو کہتے ہیں کہ وہی ہے اس سے اس کے قیوم کا  
 کلمہ کوہ۔ قیوم سے خود وہی ہے۔ اس میں وہی ہے اور وہی کو کہتے ہیں۔ جیسے















بروز دوسرا۔ جمعہ رات ہی زمین سے کتابہ حدود میں مسافر تھے ہمارے اعلیٰ اور غنی ہیں  
اور فرمایا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
اور اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
اور اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

میں حدیث کے ساتھ روایت کی ہیں۔ کو قیام شہر حجاز کے دور میں (تقریباً ۱۰۰۰ سال)  
حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۱۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۲۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۳۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۴۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۵۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۶۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۷۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۸۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۹۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۱۰۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۱۱۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۱۲۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۱۳۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۱۴۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔  
۱۵۔ حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام محمد بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ کے بیٹے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔











































۷۔ اچھا رکھے بیٹے کو بھی جائیداد نہیں ملتی

لیکن سے قارئین کو یہ شبہ پیدا ہو کہ نیت اور عدم نیت کا یہ اختلاص فطن معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر شخص وجود  
میں رہتا ہے اور وہ ہوتا ہے جسے کسی کو کہتا ہے اور یہ اور دو ہی نیت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیت سے ہماری مراد  
اس کی کام کو تو اس کی نیت سے کرتا اور یہ اسی وقت لی سکتا ہے جب کہ تو اس کی نیت کی جائے  
قرص کیجئے یہ سبہ و غیب ہے۔ اتفاقاً یا ریش ہو گئی اور اس کے تمام اعضاء کے وغیرہ ریش کے پانی سے  
سے نہ تو یہی صورت میں رہے کہ قصہ نہیں ہے مگر دوسرے ہو گیا اور امام احمد کے نزدیک اس شخص سے عار جواز ہو گیا  
یہ ریش فنی کے نزدیک چونکہ نیت میں مانی گئی اس لیے وہ خود دست نہ ہوا

ہاں ایک شہر پیدا ہوتا ہے نہ کہ علمی عبادت غیر مقصود ہے۔ لاکھ لاکھ بوجھ کے نزدیک نہ میریت  
دست ہیں ہر تراس کا شغل تو سب یہ ہے نہ کچھ ہی جو نیک فرم ہے وہ حضورؐ کو اب کے لیے میں ہے جہ  
دوستی تم کو مراد کے لیے چاہے اس لیے تم پر ہی بیت فرم ہے۔

[illegible]

بہشت کہ حدیث نہ لائے اعمال کے بلکہ ہر صفت قربان جماعت مراد نہیں بلکہ مجاہد صفتی اور وہ  
 صفت مقام میں درجہ کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کا حکم نیت پر موقوف ہے۔ اب حکم دوم قسم  
 سے ایک وہ جس کا حلقہ حرمت سے بھرا و دو ثواب ہے۔ دوم یہ قسم وہ ہے جو دنیا سے مشغول ہے بھلا اور وہ یہ  
 نہیں پاؤں ہو یا کمرہ خاصہ جس پر جو حکم کہ یہ دونوں قسمیں آپس میں متضاد ہیں۔ کیونکہ اول کی مبادی و اصولی رو  
 میں بہت پرست۔ ثمر نیت یا نفعی تو ثواب پایا جائیگا ورنہ نہیں اور دوسری کا مطلبی یہ ہے کہ اس عمل کے  
 ہر سر نہ پاس گئے یا نہیں تاکہ اس کی صحت یا عدم صحت کا حکم کیا جائے خواہ اس میں نیت ہو یا نہ ہو تو جب  
 یہ عمل دو قسم پر مشتمل ہو تو یہ بحسب وضع کے مشترک ہو گیا اور تنفیذ کا مسلک یہ ہے کہ مشترک میں عموم نہیں ہوتا۔















سَيِّدِي فَتَحِي مَا يَسْئَلُ قَالَتْ مَا يَسْئَلُ  
عَنِ اللَّهِ غُفْرًا وَقَدْ رَأَيْتَهُ سَمِعْتَهُ  
بِهِ نُوْحِي فِي يَوْمٍ سَبَّحَ يَدُ الْوَحْدِ  
نُفُوسُهُ عَنْهُ وَنَ حَبْنَهُ يَتَعَقَّدُ

کی دلت میں میں نے نہایت کونکھی کہ جب یہ کیفیت تھم  
ہوئی تھی تو سخت سرور کے دروں میں بھی تبیین  
مبارک کے پسینہ بہتا تھا۔

(مکمل)

۱۔ اس حدیث کو امام نے باب ۱۰۰۰ میں خلق میں بھی ذکر کیا اور مسلم نے نصاب میں ۲۰۰ حضرت  
نور و مسلک ۱۰۰۰ حضرت بن ہشام حضرت خالد بن ولید کے چچا زاد بھائی تھے۔ یہ حدیث کفر جنابِ بدر اور اُحد  
میں لڑا کرتے تھے۔ پھر فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ حضرت ام ہانی نے حضرت عائشہ کو ایمان دی تھی  
۱۰۰۰ مکمل نصیبِ حق میں چاہتے تھے۔

حضرت ام ہانی سے بخبرِ نبویؐ میں ۱۰۰۰ تہہ کار حضرت علیؑ سے یہ شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس  
میں ماں دے چکی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو تم نے ماں دی اس کو ہم نے ماں دی۔ یہ سن  
حضرت علیؑ بھی دستکش ہو گئے۔

حضرت عائشہؓ کے بتیں صاحبزادے تھے۔ جن میں سے ابو بکرؓ میں نور کے تھا۔ یہ حدیث میں شمار ہوتے  
حضرت عائشہؓ نہایت مہمان نواز، شریف و راسخی تھے۔ عہدِ فاروقی میں مکہ معظمہ سے شام کی طرف اس  
سے روکے ہوئے کہ باقی مکہ میں صرف کروڑوں گا۔ ۱۰۰۰ جب ۵۰۰۰ جنگ یرموک میں شہید ہوئے، امتیاز

نہایت عائشہؓ صدیقِ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۰۰۰ ام مومنین کا طلاق، قرآن مجید کے ارشاد و لڑائی  
۱۰۰۰ دُشمن سے باخبر ہے۔ حضرت عائشہؓ صدیقِ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری مقدس بی بی  
۱۰۰۰ کا نام عائشہؓ اور کنیت ام عبد اللہ ہے۔ آپؓ کا کنیت، ام عبد اللہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
۱۰۰۰ رضی تھی۔ جب کہ آپؓ کے بچے عیدِ قربان پر میر کو بغرضِ شہیدیک بخبرِ نبویؐ میں گیا تو حضورؐ نے  
۱۰۰۰ یہ عید شریف ہے، اور تمام عید اللہ افصح ابھاری۔

۱۰۰۰ والد کا نام ام مومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، والدہ کا نام ام رومان زینب بنت  
۱۰۰۰ کے تین کا انتقال شہید میں ہو۔

حضرت عائشہؓ عفت کے چار بیٹے بعد پیدا ہوئیں۔ نبوت کے دہائی سال حضور علیہ السلام کے عقد نکاح میں آئیں۔  
۱۰۰۰ عمر شریف اس وقت ۶ سال کی تھی۔ حضرت عبد المجیدؓ اظہری رضی اللہ عنہما کے انتقال کے بعد خود نہایت  
۱۰۰۰ دواخت سے نکاح ہوا۔ چار سو درم مہر مقرر ہوا۔ نکاح کے بعد حضور علیہ السلام تین سال مکہ میں مقیم  
۱۰۰۰ رہے۔ چھری میں جب آپؓ نے ہجرت فرمائی تو حضرت ابو بکرؓ ساتھ تھے۔ اہل مدینہ کو مکہ چھوڑنے کے تھے۔











ایہ دینے سے روکا گیا۔ اس کے بعد حقوق زوجین کیے۔ جس سے ثابت ہوا کہ ایہ سکد سوس کے جس قدر قیام ہو سکتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ سخت صورت وہ ہوگی جس میں حضور علیہ السلام کی ازواج کی شان کے خلاف کوئی تدبیر اختیار نہ کی جائے۔ اور یہ اس لیے کہ اس آیت میں انہر سوس کے تحت میں خصوصیت سے اسی جزئی کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

۴۔ اَنَسِيُّ نَوِيٍّ مَّا مَعَهُمْ فِيْهِمْ مِنْ نَّفْسِيْهِمْ | مومنین سے نبی ان کی باتوں سے بڑھ کر نزدیک بننا اور  
وَأَنزَلَ بِهِ نَفْسًا فَهَرَفَ | نبی کی ازواج مومنین کی باتیں ہیں۔

یہاں یہ قابل ذکر ہے کہ ازواج علیہ السلام کی سریر مومنین کی طرف ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ ازواج انہی کا لقب اہمات اور مومنین ہے کہ اہمات، اہمیت، افضلیت مومنین کے استحقاق کا ریبہ ہے کہ یہ معلوم ہو چکا ہے۔ مومنین وہ ہیں جو نبی علیہ السلام کو اپنی باتیں شیروں سے زیادہ محبوب رکھتا ہے۔

دوم۔ مومنین وہ ہیں جو ازواج اسی کو نبی مانتے ہیں وہاں میں جس سے جہم غصہ کی کا تلور ہو بلکہ وہاں جس کی طرف منی کا تعلق اس کو مانتے ہیں کہ وہ راہ محبت نبی اور ایمان ہیں کہاں حاصل ہوتا ہے۔

مثال: اگر بوقت وحی حضرت عائشہ موجود نہیں تو حدیث نہ اسناد  
تشریح: انفرادی حدیث | پانچویں۔ اسی بنا پر بعض علما نے حدیث ہذا کو حضرت عائشہ کے کسر

میں تعلق کیا۔ اگر موجود نہیں بلکہ حضرت عائشہ سے اس حدیث کی خبر دی تو حدیث ہذا اس حدیث سے  
جو حضور کے نزدیک سند کے حکم میں ہے چنانچہ مسند امام احمد و ترمذی و غیرہ سے اسباب ثانی کی تائید ہوتی ہے کہ یہ حدیث  
اس میں تعلق عائشہ علیہ السلام کی حدیث سے اس حدیث کے خلاف ہیں مگر احتمال اور مشہور ہے۔

کھف حدیث لوطی۔ حضور علیہ السلام سے سوس جو آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ فرما دو طرح ایک  
نمائندہ اور چوتھی ہذا دو فرشتہ کا فرائض میں آکر کلام کرنا۔

سوال۔ حضور علیہ السلام کے اس جواب میں وحی کی کیفیت کا بیان ہے۔ بندہ وحی کی کیفیت کا بیان نہ  
ہے اور ترجمہ اسباب ابتداء وحی کی کیفیت ہے لہذا یہ حدیث ترجمہ اسباب کے مطابق نہیں۔

جواب۔ ترجمہ اسباب سے مماثلت یہ ہے کہ حدیث میں تائید وحی کی دو صورتوں کا بیان ہے اور وہ  
کہ بندہ وحی کی کیفیت ایسی دو صورتوں میں سے ایک ہوگی لہذا حدیث ہذا ترجمہ کے مطابق ہے۔

سوس۔ سائل نے وحی کی کیفیت دریافت کی تھی۔ حاصل وحی کی صفت دریافت میں کی تھی اور جواب میں  
وحی کی صفت کا بھی بیان ہے کہ کبھی فرشتہ بشکل انسانی حاضر ہو کر کلام کرتا تھا۔ لہذا جواب سوال کے مطابق ہے۔

جواب۔ اگر کسی سوال کے جواب میں سوال سے زائد امر کو بھی بیان کر دیا جائے تو ایسے جواب کو سوال سے  
غیر متعلق نہیں قرار دیا جاسکتا بلکہ یہ جواب مع زیادہ کہلاتا ہے۔ جواب میں صاف کہتے ہیں کہ یہ تائید ہے دیکھو

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال ہوا تھا کہ میں کیا ہے عرض کی تھی عرصہ ہی میرا عرصہ ہے جواب



کی جگہ پر ختم ہو گیا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کے غریبہ فرما دیا بھی عرض کر دیے۔

وَكُنُوزًا عَيْنِيهَا وَآهَشِي بِهَا عَلَىٰ غَشِيَةٍ  
بِجَنَّتِهَا مَا رِبُّ الْأَحْشَرِ

میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اپنی جگہوں کے لیے تخت  
سے پتے جھڑتا ہوں اور میرے اس میں دوسرے کام  
بھی ہیں۔ (قرآن مجید)

دیجئے جواب موسیٰ میں یہ اضافے اس نکتہ پر مبنی ہیں کہ آپ نے عصا کے فرما کا اضافہ بطور تشکیک کیا کیونکہ  
متن کا شمار بھی شکر ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے بھی جواب میں اضافہ اظہار شکر کے لیے کیا کہ  
سلی ان فی فرشتہ کا وحی سے کر آتا بھی نعمت مغیر ہے یا آپ نے بھی جواب میں اضافہ اس لیے فرمایا کہ معصیت  
کے سائن کے بعد سائل کے ذہن میں حلی وحی کے متعلق بھی سوال پیدا ہوتا تو حضور علیہ السلام نے پہلے ہی  
سے حلی وحی کی صفت بھی بیان فرمادی تاکہ سائل کو سوال کی زحمت ہی نہ ہو۔

صلصلة مسلسل در متصل آواز کو کہتے ہیں اور جو اس گھڑی کو جو اس کوں اور ذرات و غیر ذرات میں مقبضی کے  
نت کا ہوتا ہے اس پر حسب ضرب پڑتی ہے تو آوازیں گونجی ہوئی ہے۔ اسی طرح جلاشیل حضور علیہ السلام کو  
خف غیب سے آواز آتی تھی کہ کوئی صورت نضر آتی اور نہ یہ کلام مرتجح ہوتا۔ سمجھانے کے لیے اس میں آواز کو ہانگی  
اس کے تشبیہ دی گئی۔ چنانچہ اسی مقصد کے وحی کی دوسری قسم یہ بیان فرمائی کہ کہنے دار فرشتہ مجھ کو کہتا ہے  
کہ تم اور بائیں کرتا تھا۔

وہو سہہ مقلیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ صصلة الجرس وحی وحی سب سہہ و قشیل  
تھی اور دوسری قسم کی وحی میں انہی نسبت نہیں ہوتی۔ اس میں اس وجہ تو اس کی کو معلوم ہے۔ پھر تیسرا انسانی  
یہ طاقت بھی کہاں ہے کہ وہ ماقبل نشریح امور کی حقیقت و ماہیت کو پا سکے۔ البتہ یہ وہ جو سکتی ہے کہ صصلة  
دس دان وحی آواز جرس کی طرح ایک کلام تھا۔ اس لیے اس کا دشوار و سخت ہونا مدلی بات ہے۔ اس لیے  
مقلیٰ کی وحی میں آپ دشواری محسوس فرماتے ہوں گے اور دوسری صورت میں تو فرشتہ مشکل جو کہ کلام مرتجح  
پس کرتا تھا۔ اس لیے اس میں وہ دشواری نہ ہوتی ہوگی۔

ذیف صصوصی۔ قسم کے مسقی قطع ہونے، چُدا ہونے کے ہیں وقد و عینت عمدہ کے معنی جمع  
ہے، صط کو سنے اور سمجھنے کے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب جرس کی طرح مسلسل آواز آتی تو پھر وہ مستطیع ہوئی  
تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے مطلب اخذ فرما چکے ہوتے تھے۔

متشکل فی الحدیث یہ وحی کی دوسری کیفیت کا بیان ہے کہ کبھی فرشتہ بشکل انسانی حاضر ہو کر کلام کرتا۔  
سے ماہو جبریل ائنا ہیں۔ و جلا سے معلوم ہوا کہ جبریل ایسی مردانہ شکل میں حاضر ہوتے تھے۔  
مدیریت سے فرشتہ کا وجود ثابت ہوا۔ یہ نولینی مخلوق ہے اور کبھی بھی شکل و صورت میں آسکتی ہے۔  
ت جبریل میں مولا حضرت جبریل صلی علیہ وسلم کی شکل میں حاضر ہوتے تھے اور کبھی کسی اعرابی کی صورت میں۔



عالمی مسئلوں کے سلسلہ میں سیر برادر کی محضرت جبریلؑ میں عینہ مسلمانوں کو  
شمارت حضرت در علیہ سلام کی خدمت میں مامور ہو

شماره پنجم - در علمیه ملازمین خدمت شایسته و مددجو

۱۰۰۰ و بیس علیہ السلام و محمد و آلہ و صحبہ و پیغمبر و

حضرت نور محمد علیہ السلام کی مہم کی ایک تصویر

حضرت مولانا محمد علی خان صاحب دہلی

حشرہ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں چاہے مسافر تیرے

تخصیص علیہ وسلم کی خدمت میں دوسری مرتبہ وہ

عمر: یہ دوا درجہ اول کے تحت ہے۔

سب سے پہلے میں فرق دو صورتوں کے مابین ہے تو مفہوم و خبر نہیں ہے۔ تصور علم اسلئے کہ

کے علاوہ جی وی کوئی چوک نہ ہو جو جنس سے کتہہ مشرقی سے نہ جاتا تھا۔ اس سے ن دوروں

حضورِ حضرت کے ساتھ سب سے پہلے میرزا صاحب

وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَحْرِ شَجَرٍ مِّنْ دُونِ ذَلِكَ لَا يَعْلَمُونَ

تو نے وہ چہرہ دیکھا تو کیوں حیرت میں آیا، اور پسینہ پھیلا۔ شمس سے پہلے وہ بھی موتا ہے نہ قسمت

آج کل کے دور میں یہ سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ہر شخص کو اپنا کام اور اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ان کو سرانجام دینے کی صلاحیت ہو۔

تکلیف، قصیدہ سدا و شہدہ خدیجہ فرما رہے تھے۔

عقلمند و سید امیر کی حقیقی تعلیم کا حصول سب سے پہلے کی چیز ہے اور جو شخص اس کی تعلیم حاصل کرے وہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہوگا۔

- - - ہمیں جو سب سے زیادہ عجیب و غریب دیکھ سکے، صرف ان کے رہیں کہ آپ کو وہی سکے۔

۱۱۔ اسی سے ملے رہندے ہیں کہ سوس گونے کا ۷۰ صرف مائل شریعت ہی ہے۔

حاصل ہیں۔ یہ ملکہ پوشیدہ و مستتر نہیں و مہر کے پاد کے میں سوال کرنا بھی جائز نہیں

جس کا نام ہے کہ ایک ہندو شہر پر چڑھا اور

بہترین امور میں حرم کے متعلق ہیں یہ جنت لائیں

اتسار و محبت کے ذریعہ انہیں کی معرفت ضروری ہیں ہے بہتر یہی ہے کہ انہیں

— يا حبايبي

مختار ہے۔ مثلاً یہ سورہ تحریر میں کس طرح کیسے کسی شکل میں صورتوں کے نر و کچھ کہ جس

۱۰۰۰ روپے میں دیکھی تھوڑی سی سیڑھی تھی۔ ماہیچر پر رتھ اور زینٹ گھاس سے تیار تھا۔

جیسے علیہ السلام سے تاریخ کو مارا ہو گا ہے۔ حضرت اسماعیل (علیہ السلام) سے یہ سحر سے بچاؤ کا طریقہ دوہرا ہے۔

کس سے جتنے تاہم فضل میں ماحشریت عاقلہ حصہ بطریقہ السردوست و مدین کس دین پرستے و راجہ







کار تو جس کو وحی سے براہ راست تحقیق نہیں تھا۔ صرف مسطور وحی کے جسہ مبارک سے اس کا اتصال تھا مگر پھر وحی کی شدت کو محسوس کر رہا تھا۔ اس سے قلوب ایسا کی زبردست قوت برداشت کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت، شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اقدس پر جو کچھ نازل ہوا۔ ہمارے دل اس سے محاط نہیں کر سکتے۔

وکیف مکون لہو دالوحی ومحل القرآن  
نسبۃ مع رجل من اہلہ ہیئات دلائل  
(جمہاتر سادہ جلد دوم ص ۵۶۲)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمسری و برابری کا دعویٰ کوئے وسیلہ اگر صرف نفس وحی کی مدد اور قوت ہی کو دہن میں رکھ کر غور کریں تو یہ بات کھل جیسے گی کہ ایمان سے کلام عظیم اسلام باوجود اسان ہونے سے تمام انسانوں کی مدد نہیں ہوتے۔ ان کی بشریت و انسانیت نہایت رفیع و اعلیٰ ہے۔ اس کے قوائے بشریت کو پروردگار یہ کہہ دینے والی چیز کو برداشت کر لیتے ہیں۔

بشر ضرور ہیں پر و خل انام نہیں  
وحی کے لغوی معنی اشارہ کرنا، لکھنا، پیغام دینا، دل میں ڈالنا، تحفیات  
وحی کے لغوی معنی کے ہیں (لسان العرب) امام کی عرب کا محاورہ بنتے ہیں۔

وحب الیہ بالکلام و اوحیت الیہ وہو  
ان تکلمہ بالکلام تحفیلہ من نفیسہ  
ابو اسحاق امام تعب کرتے ہیں۔

وَصَلُّوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنَ اللَّفْظِ کَلِمَاتُهَا  
فیما حفظہ

قرآن مجید میں وحی کا تعدد و مقام پر آیا ہے۔ مثلاً

۱۔ قُلْ اَوْحِیْ رَبُّکَ اِلَیَّ الْخَبْرُ  
۲۔ یَا اٰدَمُ رَیْبُکَ کَوْحُوْا لَهَا

ای دونوں آیوں میں وحی "فطری" حکم کے معنی میں آیا ہے۔

۳۔ قُلْ اَوْحِیْتُ اِلَیَّ الْخَبْرُ یٰسَیِّدُیْنَ  
ابسولہ فی حق سؤلی

۴۔ قُلْ اَوْحِیْتُ اِلَیَّ الْخَبْرُ مَوْحِیْ اَنْ رَّضِیْبُوْ

ان دونوں آیتوں میں وحی کا صلا الہام کے معنی میں استعمال ہوا ہے (یعنی دل میں بات ڈالنا)

پہلے موسیٰ کی ماں پر وحی کی کہ اس بچہ کو دودھ پلا



۵۔ یُونُسُ بِعَصْفِهِ رَأَىٰ لَبْعُنَ مَحْرُوقٍ  
مَقْبُولٍ

ایک دوسرے کو چکنی چیز پڑی، تو اسے وحی  
کرتے ہیں۔

۶۔ تَبٰی اَشْيَا طَلِيْنٌ لِّیُوْحُوْنَ  
لَ اَذْبَابُ شَیْءٍ

اور یہ مشاطین اپنے دوستوں کو وحی  
کرتے ہیں۔

ان دونوں آیتوں میں لفظ وحی پر شدید طور پر بات کرنے میں استعمال ہوا ہے۔ جب ان تمام  
مقامات کو جہاں قرآن میں غلط وحی آیا ہے ایک جگہ جمع کیا جائے تو یہ مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ وہ کلام جو منہ اور  
ہاں کے بیہوشی تک پہنچا ہو وحی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دی  
وہ نہیں یہ علامت بتائی کہ تم تین رات دن کلام میں کرسکو گے۔ حضرت زکریا علیہ السلام جب جرد سے باہر آئے  
رات نہ کر سکے اس لیے انھوں نے اشارہ سے لوگوں کو سمجھ دیا کہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہو۔  
وَاذْهَبْ اِلَیْہِمْ نَسَبَ حَُوْلٰتِکُمْ ذٰلَکَ عَشِیْرَۃٌ

اس آیت میں منہ اور ہاں کی دو کے بغیر ایک رات کے کھ دینے کو وحی کہا گیا یعنی جدا جدا امام  
رعیب نے فرمایا۔ الاشارة الى المعنی فی خفیہ۔ گویا تین چیزیں ہوتیں۔ اشارہ، شریعت، اخبار  
سی بسوط اور مفصل معنوں کو کم اور کم عنوان سے ادا کر دینے کا نام اشارہ ہے۔ یہ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ کبھی  
اس سے اشارہ ہوتا ہے کہ ایک دو خند کہہ دیتے۔ کبھی باغض یا کبھی بغیر سے کبھی آگے یا بعد میں کہہ دیتے کبھی کسی اور  
یہ سے جیسے آج کل بکلی اور ابغیر و غیر سے اشارت کا کام لیا جاتا ہے ۲۔ مسر لفظ کے معنی بہت تیز  
۳۔ فی خفیہ یعنی اشارہ مخصوص و شدید طور پر ہوتا ہے جیسے آپ شاریت مزید کو دیکھتے ہیں کہ مخصوص  
اس قواعد کے تحت چند الفاظ و خطوط میں ایسی عبارتوں کو سمجھا جاتا ہے یا جیسے جہازوں کے سگنل میں خاص  
لک کے تحت اشارہ ہونے ہیں یا جیسے ٹیلیفون آپریٹر کے دھاتر میں ٹک ٹک کی آواز سے مفہوم اخذ کیا  
جاتا ہے خلاصہ یہ کہ وحی نام ہے ایک ایسے تیز رفتار اشارہ کے کا جو اپنے مخصوص و مخفی تقاضوں کے تحت مفصل  
تقریباً مشتمل ہوتا ہے۔

۱۔ اور اصطلاح شریعت میں وحی ان مطالب و معارف کا نام ہے جو خدا کی طرف  
۲۔ سے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے ہیں۔ فیادہ حیثیت سے وحی کی تین

قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بندے سے بلا واسطہ بڑا راست خطاب جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے  
میں قرآن حکیم میں مذکور ہے۔ دوسرے قرشت کے واسطے سے کلام "نیکو زبان دونوں طریقوں سے ہرٹ کر  
۳۔ در طرح کلام یا مطالب و احکام کا طلب نبی پر نازل۔ یہ تیسری قسم ہے وہ ہے جس کی روشنی میں حضور  
عبرہ اسلام نے دین کے بارے میں بے شمار امور کی تفصیل ہیئت و شکل متعین فرمائی اور قرآن حکیم کے اجمال  
سما کی تیسرے و تشریح کی سواض جو وحی علی جیسے قرآن کریم، تہذیب، زبور و انجیل۔ یہ کلام صریح ہے اسی



عقد دے دیتی ہیں اور لغت میں :-

هُنَّ كَذَّابَةٌ لَّيْسَ لَهَا عَلَيَّ حَقٌّ

یعنی حق اور کذب میں جو فرق ہے۔

۱۔ اہل حق میں سے کوئی نبی پر ہمارا فرض ہوتا ہے۔

۲۔ حق کی نسبت سے اور سب کو کاذب کہتے ہیں۔

اس سے - وجہ ہونا ہے کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

حق کے خلاف سے حق - ہمارے کچھ فرق میں ہے کیونکہ حق کا خلاف کذب

ہوگا اور اہل حق میں فرق

اشارہ - ہمارے عقیدے اور ہمارے عقیدے میں سے اشارہ دینا

کسی بات کا ظاہر دینا - بھی ہوتا ہے لیکن شرع میں حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۳۔ حق کو کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۴۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۵۔ حق کے خلاف سے کذب کہتے ہیں کہ حق کے خلاف سے کذب کہتے ہیں۔

۶۔ حق کہتے ہیں۔

دوہر - مصلحت نہ تھی کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۷۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۸۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۹۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۰۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۱۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۲۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۳۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۴۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۵۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۶۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۷۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۸۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۱۹۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔

۲۰۔ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں کہ حق کی نسبت سے کذب کہتے ہیں۔







مذکور کی باتیں اس میں ہیں۔ آپ عراسے واپس آ رہے تھے کہ ایک آواز سنائی دی۔ آپ نے اصرار دہر دیکھا کچھ نہ آیا۔ اور دیکھا تو وہی فرشتہ جبریل نظر آیا۔ حضور علیہ السلام حضرت صدیق کے پاس آئے۔ فرمایا مجھے چار دو اور مجھ پر مختلف پالی ڈال دو۔ اسی حالت میں یہ آیتیں نازل ہوئیں:-  
 يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ قُمْ فَأَنذِرْ ۚ  
 وَرَبُّكَ فَكَافِرٌ ۚ  
 اسے بادلوں پر کھڑے محبوب! اٹھ! اور لوگوں کو خدا سے ڈرا اور اپنے رب کی کبریائی بیان فرما۔

تمام قرآن حکیم کی ہر نازل نہیں ہوا بلکہ حسب ضرورت اور ذمہ توفیق تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ توں نزول شب قدر میں ہوا۔

شب قدر رمضان المبارک کی آخری راتوں میں سے ایک طاق تاریخ کی بات ہے۔ فاریج میں سب سے پہلے وحی شروع ہوئی۔ اس کے بعد قرب مجید بھی غنی وصال آمد کس سے کچھ دن پہلے مکہ نازل ہوتا رہا۔ ان تمام نزلوں کے قرآن مجید کی آفری آیت و نعوذ بوجہنا من سوء فیہ اللہ ہے۔ اس حساب سے چار سو برس کے قرآن مجید کی آفری آیت و نعوذ بوجہنا من سوء فیہ اللہ ہے۔ اس حساب سے چار سو برس کے سن سے گزریں سال کے سن تک مکہ کل ۶۳ برس نزول وحی کے ہیں یعنی تکمیل قرآن کی کل مدت ۶۳ برس۔

قرآن مجید نے وحی کی تیر قسمیں بیان کی ہیں۔  
 وحی کے اقسام: ۱۔ وحی ۱۰ اشہوں سے ہوتی ہے۔ یعنی دس میں کسی سنی کا فیروزہ اور لعاط کے آہنا۔ ہر

حالت بیماری میں ہے تو کشف ہے اگر خوب میں ہے تو روایہ ہے ۲۔ خدا کا پردہ کے نیچے ہے بات کرنا یعنی شکر نظر میں آنا مگر غیب سے آواز دہانی ہے اظہار سنائی دیتے ہیں اس کو مہام کہ یہی ۳۔ فرشتہ کے ذریعہ بات میں فرشتہ خدا کا پیغام لے کر سامنے نظر آتا ہے۔ اور اس کے منہ سے افلاواں ہوتے ہیں۔ جن کو سن کر کسی غیب سے کرمیتا ہے۔ قرآن پاک کا نزول اسی طریقہ سے ہوا ہے۔ وحی کے یہ تین اقسام خود قرآن پاک نے بیان فرمائے ہیں۔ اگرچہ قرآن مجید نے ان تینوں قسم کی وحی کا عہدہ علیحدہ نام نہیں رکھا ہے۔ ان اقسام کا ذکر سورۃ شوریٰ کی اس آیت میں ہے:-

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يُلَکِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا  
 أَوْ مِنْ تَرَاتُیْمٍ حِجَابٍ ۚ أَوْ مِنْ سُلَيْمٍ وَاسْتَوَا  
 فَيُخَوِّضُ بِهِ ذَیْنَبَہُ مَا يَشَاءُ ۚ  
 (سورہ شوریٰ)

انبیاء کرام کی وحی کی تین قسمیں ہیں۔  
 اول۔ کلام قدیم کا سننا جیسے نبض قرآن موسیٰ علیہ السلام نے سنا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحیح آثار کے ساتھ۔ دوم۔ وحی رسالت یعنی فرشتہ کی وساطت سے کلام کرنا سوم۔ تلقی قلب جس کو حکم علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا:-



روح القدس صلیب پر چڑھ کر۔

یہ سبیل ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی سب سے بڑی بات کی  
حق کی سب سے بڑی بات۔ یہی جو سب سے بڑی بات ہے جس سے سب سے بڑی بات ہے۔

اولیٰ سے لے کر سب سے بڑی بات تک۔ صلیب پر چڑھ کر۔ صلیب پر چڑھ کر۔ صلیب پر چڑھ کر۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔

وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔

لکھنؤ، ۱۲ مئی ۱۹۴۷ء کو۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔

وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔

روح القدس صلیب پر چڑھ کر۔

یہ سبیل ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی سب سے بڑی بات کی  
حق کی سب سے بڑی بات۔ یہی جو سب سے بڑی بات ہے جس سے سب سے بڑی بات ہے۔  
اولیٰ سے لے کر سب سے بڑی بات تک۔ صلیب پر چڑھ کر۔ صلیب پر چڑھ کر۔ صلیب پر چڑھ کر۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔  
وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔ وہی صلیب ہے جس میں وہی صلیب ہے۔



کئے ہیں اس وقت اس میں سے وہی محمد بن یوسف جو وہی بنی مرقی ہے۔

**بوقتِ حج حضور علیہ السلام کی کیفیت** | بوقتِ حج حضور کو مکہ سے تہ طیبہ و سلمہ کی کیفیت مرقی

وہی تھا کہ یہاں سے بوقتِ حج مرقی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ جب آپ پر وہی نازل ہوئی اس وقت سے چڑھوں یا آپ کی مجلس قدس سے مریوں یا حدیثِ نبویہ کے نظریے ڈھکیچھے لگائے۔  
 یہ کاری و لہ کاری

موسیٰ بن جعفر سے کہ میں نے جب حضرت ہشام بن عمار سے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔  
 یہی وہی تھا کہ حضور علیہ السلام کو میری دیوانہ جھڑپیں لگنا۔

یہی وہی تھا کہ میں نے آپ کی حالت میں آپ کا حضور مبارک شرفِ مرقی دیکھا۔  
 حدیث میں ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔

**وہی کی بات**۔ روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔  
 حدیث میں ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔

حدیث میں ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔  
 حدیث میں ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔

حدیث میں ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔  
 حدیث میں ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔

حدیث میں ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔  
 حدیث میں ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔

**قرآن و مسائل** | یہ سب باتیں جو آج کے مسلمانوں کو پڑھنی چاہئیں اور ان کی زندگی میں لایا جائے۔  
 یہ سب باتیں جو آج کے مسلمانوں کو پڑھنی چاہئیں اور ان کی زندگی میں لایا جائے۔







وہ یہاں غنہ کے غلبہ کے ساتھ چرچا کر رہا تھا۔ اس کے سر سے سپیدی بنی ہوئی وغیرہ دھو کے سر کے منہ پر ایک چادر ڈالی گئی تھی۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔

اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔

مشافہی - وہ جب کہ ایک لمحہ پر نہ ہو کر شہ کے چاروں طرف سے گزرتا ہوا تھا کہ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔

۲۔ وہ جب کہ ایک لمحہ پر نہ ہو کر شہ کے چاروں طرف سے گزرتا ہوا تھا کہ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔

۳۔ وہ جب کہ ایک لمحہ پر نہ ہو کر شہ کے چاروں طرف سے گزرتا ہوا تھا کہ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔

۴۔ وہ جب کہ ایک لمحہ پر نہ ہو کر شہ کے چاروں طرف سے گزرتا ہوا تھا کہ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔

روایت کے مطابق یہ ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔ اس کے پاس ایک بڑا بڑا ڈھول تھا جس سے وہ دھونے لگا تھا۔































































و تخلصی چون الله و ستم عمل جو حال ہے بہتہ و تریب سند میری اندر نہ ہوگا

تجسیم کر غیر مازیں فرغ ہے

و نہ سخی غنہ کبیر۔ قد کبیر کے معنی میں بھی آتا ہے تو اللہ اکبر کہنا مامور۔

بکیر کر غیر مازیں دے۔ جو وہاں وجوب کے تحت نہ لکھ کر کہنا جب فرمایا اور

یہ دفعہ کیا جانے جو اسے قطعی سبب اور دفعی کہا مگر جو صحت میں درج کیے ہیں۔  
یہ بات پر ہر دفعی ہو اور نہ کہ جس وجہ سے جو کچھ تو یہ درمیان میں سبب سے واضح ہو کہ

حکومت کے لئے درجنوں محکمات میں جاسے۔ پس وقت کو بدنامی سے بیکاروں میں بابت ہو

میں نے اس کے لئے ایک اور نسخہ بھی لکھا ہے۔

ترجمہ: تم کہتے ہو کہ تم نے اس شخص کو جسے تم نے تمہارے دوست قرار دیا ہے، اس کے ساتھ مل کر تمہاری زندگی بسر کی ہے۔

کون سے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اس کے بارے میں پتہ چلنے کے بعد اس کی کاپی بھیج دی جائے گی۔

چند روز بعد از آنکه من از آنجا رفتم،

کتابت میں ہے کہ اس وقت حضور علی و مرہم سے ہوا اور ان کے پاس تھے جیسے کہ میر کا ذکر یہاں بھی ہے

یہ بات ہمیشہ کو بھی یاد رکھیں کہ تین نامزد صاحبزادے اور ایک صاحبزادی

ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر ان سے ابھر کر ۱۵ میل پہنچے تو حویلی دار کے ساتھ ہو گیا۔ اس طرح ایک ممبر کی

مولانا محمد رفیع کے مولانا محمد رفیع سے جس مہینہ میں وہ در بعض باتیں کہیں کہیں کا رونا مقدم اور حکم کا گذر

مترقبہ جیسے سرکاری ملازمین کو دیکھ کر اس کے علم پر غصہ ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے:

جیسی جو جان اس بے میں سے کہ آیت ریت حکم کا رد میں معذور ہو اور حکم پر عمل نہ کرے وہ معذور ہو۔

مشاب ثوب کی جمع ہے "علقہ" فطریقہ کے سن ہے۔ "ن دو عرب" فطریقہ

**وہابیہ فطہ** میں چار حصوں ہیں۔ قرآن، یہ کتب و تصانیف جو معنی مراد ہیں تو

موسیٰ پر محمدؐ کے گزرتے کو بھی سنت سے پہچان گئے۔ ندروں ناریا حیرت و ماتم، آیت میں سید کا ذکر نہیں ہے۔

میں نے کہا کہ یہ تو میری ادا ہے اور یہ تیری بات کے بعد یہ فیصلہ رات کے نو بجے

سب سے پہلے دھڑکے محسوس ہوئے کہ بجاہت مارکر پڑے ہوئے گئے حائیس۔ جہاں پہلے پڑے ہوئے

یاد رکھیں کہ ماضی کا عرصہ ہے۔ سرور کا زمانہ مستحب ہے قرض نہیں۔ اور برحقہ پر سرور کا قیام نہ ہو۔

\_\_\_\_\_

میں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں تھوک تھا۔

اور جو کہ اس کے لئے ضروری ہے، اس کے لئے ضروری ہے۔

وہ حکم بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو اس نے اسے اپنے دربار میں بلا کر اس کے ساتھ

یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے۔

بہار کی کھیتی باڑی کے لئے بہتر ہے۔

۱. یہ سب کے نام

\_\_\_\_\_



















۱۔ خلیفہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے بعد تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۲۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۳۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۴۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۵۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۶۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۷۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۸۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۹۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۱۰۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۱۱۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۱۲۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۱۳۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔

۱۴۔ تمام ممالک میں امن و امان ہو جائے گا۔







پھر جبریل کی تائیدی اور قرآن کا دودھ اور بسمان میں اس سے حضور کو حصہ کر دیا جسے اللہ علیہ وسلم کو روحانی کثرت میں ہوتا تھا اور جس کے شکر میں حضور علیہ السلام پر بیست و چھ آیات اور زیادہ نجات فرماتے تھے۔  
۲۔ جبریل کے ساتھ قرآن کے نازل ہونے میں مسعود حکمتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے لے دے خدا عز وجل تھا کہ جب پوچھا گیا کہ پھر آپ کب جوئیں گے تھیں۔ اس لیے جبریل میں رمضان کی ہر رات میں حاضر ہو کر دُور فرماتا اور رمضان سے گزرنے کے لیے اس نے بھی سفر فرمایا کہ اسی ماہ میں قرآن کریم کو محفوظ رکھنے کے واسطے پناہ دی جاوے اور اسے حسبِ مصلحت ۲۳ سال تک مایوس نہ ہو۔

۱۔ کتاب بہرِ معرفت بہتر ہے، درویش جہاد ہے۔ ۲۔ رمضان مبارک کے مہینہ میں زیادہ سنی دُست کوئی جیسے کیونکہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔ ۳۔ صلا، دعا، جی شکر و بہت باریک کثرت ہے جسے جبریل میں علیہ السلام پر بارِ حضور کرم جسے اللہ علیہ وسلم کی یاد سے ہوتا ہے۔ ۴۔ رمضان مبارک میں قرآن حکیم خیر صفت کے ساتھ زیادہ پڑھا بھی مستحب ہے۔  
۵۔ حکیم کی خدمت تمام دُعا و دعاؤں سے افضل ہے کیونکہ تمام وظائف کی اصل قرآن مجید ہی ہے۔ ۶۔ قرآن دُور کرنے اور دُور مارنے سے قرآن یاد رہتا ہے اور حفاظ کے لیے قرآن مجید کا دُور ناگزیر ہے۔ ۷۔ دُور کے ساتھ ٹھکانے سے۔ ۸۔ حکم ملت و صحت کُل لفظ میں و رمضان میں اتنا ہی نروں کی حد کی حالت اس وقت ہے کہ اسباب سے ماسبت یہ سونے کو وحی کی آمد۔ رمضان المبارک کے مہینہ

۱۔ واضح ہو کہ قرآن وحی کے نزول کی یاد اور کتب سماویہ کے نزول کی یاد نہیں

۱۔ واضح ہو کہ قرآن وحی کے نزول کی یاد اور کتب سماویہ کے نزول کی یاد نہیں  
۲۔ نزول کی ابتدا رمضان المبارک میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث زیر بحث کے مذکورہ جملہ میں بہرِ معرفت مذکور ہے کہ جبریل میں رمضان کی رات میں حاضر ہو کر قرآن کا دُور کیا کرتے تھے تو قرآن دُور کے لیے بارہ مہینوں میں رمضان کا آغاز بہت سے مہینوں میں پڑھنے کی حد رمضان سے سونے تھی۔ علاوہ انہی خود قرآن مجید میں بھی اس کی نشاندہی ہے۔ مہینہ رمضان اسی اُمر کی قید لفظ ۲۔ اس طرح لوح محفوظ سے آسمان پر آتا ہے۔ ۳۔ قرآن بھی رمضان میں ہوا۔ یعنی جبریل میں لوح محفوظ سے پورا قرآن اُحد کر کے آسمان دُنيا پر آتا ہے۔ ۴۔ قرآن کو طہارت و خالصتوں کے موجودہ ریس کے مطابق اپنے مہینوں میں لکھ کر بیت العزیز میں آسمان دُنيا پر لکھ کر رکھتا ہے۔ پھر جبریل میں اس سے وحی آتی ہے۔ ۵۔ قرآن حسبِ تقاضا کے مختلف حصہ لکھی جاتی ہیں۔ حضور ہر پیش کرتے رہے تھے کہ۔ بعد جبریل میں نزول قرآن تکسیر میں کی مدت میں ۳۔ خلاصہ فرمایا ہے کہ صحیفہ اربعہ رمضان کی تکمیل کو۔ قرآنیت ۲۰ رمضان کو۔ ۱۔ تجللی خان کو در قرآن علیہ السلام رمضان کو مذکور ہوا۔ پھر تمام قرآن مجید مایوس ہوا یا ایک رمضان سے دوسرے



















كَانَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
 قَوْمٌ قَرَّبُوا شَيْئًا إِلَى اللَّهِ  
 يُخَالِفُونَ بِهَا فِرْعَوْنَ وَهُوَ  
 ثَلَاثُ مِائَةٍ نَفْسًا فَأَرْسَلْنَا  
 فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ فَقَالَ  
 اللَّهُ لِلْمَلَأَةِ هَاتُوا لَهُ  
 قُرْبَانًا فَهَاتُوا لَهُمْ نُسُوجًا  
 مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَذُكِّرُوا  
 بِالْحَقِّ وَنُفِقُوا بِمَا  
 هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ  
 فَذُكِّرُوا بِالْحَقِّ وَنُفِقُوا  
 بِمَا هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ  
 فَذُكِّرُوا بِالْحَقِّ وَنُفِقُوا  
 بِمَا هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ  
 فَذُكِّرُوا بِالْحَقِّ وَنُفِقُوا  
 بِمَا هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ

[illegible]



















# کتاب الایمان

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حبیب کو اپنی قوم کے لئے دعا فرمادی کہ: "اے اللہ! یہ لوگ میرے لئے گواہ بن جائیں۔" اسی دعا کی وجہ سے ان کی قوم پر کائنات میں ایک ایسا مکتبہ قائم ہوا جس سے تمام انسانوں کو ایمان لانے کی راہ دکھائی گئی۔

۲۔ اسلام نے دنیاوی زندگی میں انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔

۳۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔

۴۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔

۵۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔

۶۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔

لَا تُكْفِرُوا بِلِلَّهِ عَمَلَكُمْ وَلَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ عَمَلَكُمْ وَلَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ عَمَلَكُمْ

۷۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں، ان کے بعد دوسرے دنیاوی حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔



مفسر ہے

۱۔ خاندانِ مخدوم سے وہ میان چڑھا بیٹے اس کا معنی صرف دل سے ہے وہ اس کا نام متعدد دریاں ہیں  
۲۔ وہ کسی صورت سے سادہ لوح و سادہ دماغی ہے اور اس کا نام عبادت ہے ۳۔ یہ نام اس  
میں اس کا نام اور وہ بھی مخدوم اس جو معنی ہے اور اس حقیقت کے جو احیاء کو رکھتا ہو اس کے معنی اس  
تیسرے نام سے اس کا نام معنی ہے ۴۔ اور اگر قاسم کی حیثیت میں تکرار و تالیف لکھوں اور  
چوتھوں سے اس کا نام معنی ہے۔

۵۔ صدیق اور صلہ۔ سخاوت۔ معاشقہ اور حقوق میں پیادوں کا نمونہ اور اس میں  
غیر وہ نام اس کا معنی اصل سے اس کے صدیقی جو کہ سب سے پہلے اس کے منہ سے نکلتی جانتے  
یہی وہ معنی جس سے اس کی اصل یہ جملہ ہے۔

یہ نام ہی وہ ہے کہ غصہ و حسد کے بغیر حیاتِ انسانی کی  
حقیقت کی اہمیت اور ضرورت | نام اس سے۔ غصہ و حسد کے عام معنی غیر متزلزل اور سخت انصاف  
کے ہیں اس کے معنی اس کا نام ہے اور وہ اس کے معنی میں۔ وہ جہاں اس کو وہ پر مشہور کرتا ہے اور وہ  
اس کا معنی اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں  
اس کا معنی اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں  
وہ جہاں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں  
اس کا معنی اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں اس کے معنی میں

انسان کے پس میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے  
درست ہے تو تمام بدن درست ہے اور اگر وہ  
تو تمام بدن جڑ گیا۔ پس وہ ٹکڑا۔ دل ہے۔

قرب حکیم نے اس کی تین کیفیتیں بیان کی ہیں ۱۔ قلب سلیم، جو ہر گناہ سے پاک رہ کر نجات کے راستہ  
پر ہے ۲۔ قلب آلودہ، جو گناہوں سے روہ اختیار کرتا ہے، قیاساً اشیاء قلبیہ، ۳۔ قلب  
رجح جو کہ لاواں جو کہ کبھی جھکا ہے تو فوراً تیل کی طرف پٹھ آتا ہے۔ نیز کہ انسان مشین کا بہترین نمونہ  
کے رہا وہ اس کی طاقت سے چلتا ہے۔ اس کے تصور اکرم علیہ السلام نے فرمایا۔ تمام کاموں کا مذریعہ ہے  
عمر نفیسات کے بھی اس مسئلہ کو بہتر ثابت کر دیا ہے کہ انسان کے دل و ارادہ پر کوئی چیز حکم کرانے سے  
کا عقیدہ ہے۔ انسان کی عقلی اصلاح کے لیے اس کی نفسی و دماغی اصلاح مقدم ہے لہذا صحیح و صحیح تعلیم  
ضروری ہے۔ چنانچہ انھوں اس طرح مان لیے جاتیں کہ وہ اس کا غیر متزلزل اور غیر خشک عقیدہ بن جائیں



























یہ سب باتیں سن کر میں نے بہت غصہ کیا۔ میں نے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میری بات نہ سناؤ۔ میں نے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میری بات نہ سناؤ۔ میں نے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میری بات نہ سناؤ۔

شکر تعریف اور اس کے اقسام  
 تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 تعریف کے اقسام  
 ۱۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۲۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۳۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۴۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۵۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۶۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۷۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۸۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۹۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔  
 ۱۰۔ تعریف کا لغوی معنی ہے۔ یعنی کسی کو جو کسی چیز پر مدح و ثناء کرے اور اسے تعریف کرے۔

۳۔ ہر کسی کو اپنی طبیعت کے مطابق اور اس کے کمال کے مطابق اس کی تعلیم دینی چاہیے۔  
۴۔ ہر ایک کو اپنی طبیعت کے مطابق اور اس کے کمال کے مطابق اس کی تعلیم دینی چاہیے۔  
۵۔ ہر ایک کو اپنی طبیعت کے مطابق اور اس کے کمال کے مطابق اس کی تعلیم دینی چاہیے۔

[illegible]

دوہرہ کہ موت کے اعتبار سے اجماع اسلامی میں مختلف قسمیں ہیں۔ وہم لیسامیہ مکہ نامہ شریب و  
 ۱۔ موت کا حکم عام ہے۔ ہر مرد و عورت کے لئے ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۲۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۳۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۴۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۵۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۶۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۷۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۸۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۹۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔  
 ۱۰۔ موت کا حکم خاص ہے۔ ہر قوم کے لئے ہے۔ ہر زمانہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔ ہر جگہ کے لئے ہے۔



قصص لہذا کے معنی

[illegible][illegible]

ضرورتِ دین اور قطعیت کے حکم میں کیا فرق ہے؟

[illegible][illegible]

۱۔ کہ وہ سب سے پہلے اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۲۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۳۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۴۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۵۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۶۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۷۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۸۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۹۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔  
 ۱۰۔ کہ وہ اس کے لئے ایک خاص جگہ چن کر لے جائے۔











۱۔ مفروضہ ۲۰ میں صراحت ہے کہ قطعیت اسلام میں اس کوئی ماویہ نہ رہی ہو کہ وہ خود سے اور  
 ۲۔ خود مسلمانوں سے بھی۔ یہ دو شہرتیں جس طرح حقائق علیہا ہیں اسے کام لینا ہے۔ اسی طرح یہ سبق پتہ بخاند  
 ۳۔ ادا کی ضرورت ہے۔ اسلام میں ۵ روٹوں کے سامنے نہ لیں گے۔ نہ کوئی اسلام کے دھوکہ میں اس کے  
 ۴۔ وہ نہیں کہیں اسلام کوئی سے بھارت۔

۱۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو  
 ۲۔ اسے عقیدہ قیامت کو اس لیے کاری ہے کہ وہ لوگوں کو  
 ۳۔ کہے۔ وہ پتہ کی تعلیم کو خود دہرے کہیں سے  
 ۴۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو

۱۔ اس کے خلاف یہ ظہور نہیں ہے بعض  
 ۲۔ میں الہی ضرورت بخلاف ماضیہ  
 ۳۔ یہاں یہ ظہور نہیں ہے بعض  
 ۴۔ یہاں یہ ظہور نہیں ہے بعض  
 ۵۔ یہاں یہ ظہور نہیں ہے بعض  
 ۶۔ یہاں یہ ظہور نہیں ہے بعض  
 ۷۔ یہاں یہ ظہور نہیں ہے بعض  
 ۸۔ یہاں یہ ظہور نہیں ہے بعض  
 ۹۔ یہاں یہ ظہور نہیں ہے بعض  
 ۱۰۔ یہاں یہ ظہور نہیں ہے بعض

موسیٰ طرح مری ۶ ص ۴

۱۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو  
 ۲۔ اسے عقیدہ قیامت کو اس لیے کاری ہے کہ وہ لوگوں کو  
 ۳۔ کہے۔ وہ پتہ کی تعلیم کو خود دہرے کہیں سے  
 ۴۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو

۱۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو  
 ۲۔ اسے عقیدہ قیامت کو اس لیے کاری ہے کہ وہ لوگوں کو  
 ۳۔ کہے۔ وہ پتہ کی تعلیم کو خود دہرے کہیں سے  
 ۴۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو

۱۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو  
 ۲۔ اسے عقیدہ قیامت کو اس لیے کاری ہے کہ وہ لوگوں کو  
 ۳۔ کہے۔ وہ پتہ کی تعلیم کو خود دہرے کہیں سے  
 ۴۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو











۱۱۔ مسامحہ و درکار من شد اعبدہ نمی  
 ۱۲۔ و محی مد و یصلہ کل التبیہ  
 ۱۳۔ یکے یا بیا بیا محی و لا فایز  
 ۱۴۔ امور بخیدہ علی مشهور  
 ۱۵۔ در من صراحت

کون حقوق میں ترجیح دو ملی قہد میں سے ہو  
 ۱۶۔ مختار نے جو پرک ہے کہ ان قہدی خیر کی حاسہ  
 ۱۷۔ اس تا مطلب سے کہ دوسری کے رکاب کی جو  
 ۱۸۔ در سے سے اپنے کد سے جا نہ و چہ سے جو کہ منہو  
 ۱۹۔ کون خیر نہ حاسہ

۱۶۔ فصیح مفید نہ غیر محبت میں سے :  
 ۱۷۔ و لا مند حد من کل نعمہ لا باسار  
 ۱۸۔ قطعی من سیرتہ شریہ و سیرتہ و سیرتہ  
 ۱۹۔ نام ما حد و عاتق مہربان و نامے

۲۰۔ در من حد من منی کا تکبیر میں کوتاہ  
 ۲۱۔ سبب خاکی کسی عذر ملی کے  
 ۲۲۔ و حد و قدر حد و بل حد من منی سے ان  
 ۲۳۔ تکبیر میں چرت میں ملی حاسہ جب تک کہ خدا  
 ۲۴۔ وین کا کار و سورت حکام سر طبع کا سار  
 ۲۵۔ و حد و بات دین کو قوس نہیں

۲۰۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۲۱۔ و حد و قدر حد و بل حد من منی سے ان  
 ۲۲۔ تکبیر میں چرت میں ملی حاسہ جب تک کہ خدا  
 ۲۳۔ وین کا کار و سورت حکام سر طبع کا سار  
 ۲۴۔ و حد و بات دین کو قوس نہیں

۲۵۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت

۲۶۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۲۷۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۲۸۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۲۹۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۳۰۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت

۳۱۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۳۲۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۳۳۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۳۴۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۳۵۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت

۳۶۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۳۷۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۳۸۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۳۹۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت  
 ۴۰۔ در من حد من منی کا تکبیر نہ برت



بہن کفریہ و ضلالتی کہ نہی  
جو کہ قریب سے اور کرب۔ نہیں تہ تعالیٰ ہرگز  
نہیں جئے ہ

۱۰ عار و خوارگی۔ عین و باور سے میل جوں سو علم و معرفت و توحید و توحید سے کھارے شاکست  
۱۱ م۔ ناموسان کا و مسلمان کا و رت نہیں ہو سکتا۔ کفر کی مار و تار میں شریک ہونا یا اس کی  
۱۲ اس کے لیے معرفت۔ دُعا و دعا میں ہے و ان عین میں فرما:

۱۳ علی احمد مہم۔ ولا تقص علی  
۱۴ جو کہ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۱۵ اللہ علی و لا تقص علی و لا تقص علی  
۱۶ فی حدیثی

۱۷ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۱۸ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۱۹ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۲۰ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی

۲۱ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۲۲ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۲۳ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۲۴ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی

۲۵ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۲۶ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۲۷ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۲۸ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی

۲۹ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۳۰ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۳۱ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۳۲ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی

۳۳ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۳۴ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۳۵ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی  
۳۶ ہر ۱۵ ہر۔ و لا تقص علی و لا تقص علی







صَدَقَ بِقَلْبِهِ وَ كَسَرَ قَلْبَهُ  
 یہ کہنے والا ہے کہ وہ اپنے دل سے تمام ضروریات و دل کی  
 تصویر کر کے اور ان سے کسی کے ساتھ کسی کا ذہن  
 نہ تھا۔ نہ کہ وہ اپنے دل کے روئے کوئی ہے۔

عزم ہو کہ وہاں سے فریاد و صفت اس سے ہے کہ میں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص کون ہے کیونکہ حسب تکلیف کوئی  
 نہ کہ وہاں شریک تھا۔ میں کہتا ہوں۔ اس کے دل کی تکیب میں معلوم ہیں جو کتنی عوام و عوام یہ کہہ دیں  
 حقیقی ماری کا نام ہے کہ اقرار ماری "عجب شریک ہے۔"

ماری سے متعلق دیکھتے ہیں کہ ماری جو ماری دل کی ہیں  
 ماری سے ماری میں ماری کا نام ہے  
 اس کے عقلی و نقلی و دل کی  
 ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔

وہ کہتا ہے کہ قلبی و نقلی و دل کی  
 ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔

ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔

ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔

ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔ ماری سے ماری ہے۔







بیان کی تعریف کے متعلق امام ابو حنیفہ  
 بہ شافعی علیہ الرحمہ کے اختلاف کی حقیقت

واقعہ ہے کہ امام ابو حنیفہ و امام شافعی علیہما الرحمہ کے نزدیک  
 ایمان کی تعریف میں جو اختلاف نظر ہے حقیقت میں یہ اختلاف  
 فقہی ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ ایمان دو طرح کا ہوتا ہے  
 ۱۔ وہ ایمان جو انسان کو صوفی نامہ سے نجات دے۔ (مخبر و خفی) اللہ سے نجات کا مطلب یہ ہے کہ اپنے  
 انسان پادشہ میں کچھ حصہ کے لیے بطور نذر جہنم میں داخل کیا جائے۔ اس کے بعد پھر جنت ہی میں داخل ہو و آدم  
 ۲۔ جو انسان کو دھن مار سے نجات دے یعنی زاد و تہ کے لیے بھی دو جہنم میں نہ جانے کو طاعن ہے کہ مخلوق اللہ سے  
 دیتے دے یاں تو یہ یہ ہوگی کہ انسانوں سے تو مضیبت دیں گے آخر یہ تصدیق کرتے اور مان سے  
 ہے اور وہی مار سے نجات دینے والے ایمان کی تعریف یہ ہوگی کہ ضروریات دیں گے آخر یہ تصدیق کے ساتھ ساتھ  
 ۳۔ یہ بھی کہ ہندی کہ جب آپ نے اس تقریر کو اچھی طرح سمجھ لیا تو اب غور کیجئے کہ حضرت امام ابو حنیفہ و امام  
 شافعی ایمان کی تعریف میں جو اختلاف نظر آتا ہے۔ وہ صرف مباح مغلطی رہ جاتا ہے کیونکہ امام شافعی ایمان کو  
 ۴۔ شرف قرار دیتے ہیں تو اس سے وہ قسم دوم کے ایمان کی تعریف کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ ایمان کو دین کا اجر میں  
 دیتے تو اس سے وہ قسم اول و ۲ کے ایمان کی تعریف فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ ایمان جو صوفی نامہ سے نجات دے۔  
 ۵۔ یعنی در تمام ائمہ کے نزدیک اس کی تعریف صرف یہ ہے کہ اس سے ضروریات دیں کی تصدیق کی جائے۔ یہی وہ ہے کہ جو  
 ۶۔ اس سے ضروریات دیں کی تصدیق کر کے نہیں اس کے ساتھ ساتھ اس سے گناہ بھی مبرا ہے یا وہ تصدیق تو کرے  
 ۷۔ اس سے تو ایسا شخص تمام ائمہ کے نزدیک ایمان میں مبرا۔

۱۔ کبیرہ کا مرتکب کافر نہیں  
 جب آپ سے یہ سمجھ لیا کہ ایمان تصدیق قبی کا نام ہے اور اہل  
 حقیقت ایمان میں داخل ہیں تو پھر یہ کلمہ کا نام کبیرہ

۲۔ اس موقع پر چند باتیں دیں رہ گئیں۔  
 ۳۔ کہ کبیرہ سے مراد لغو و سرک کے علاوہ گناہ ہے دوسرے۔ جب ایک مسلمان تیری گناہوں کا  
 ۴۔ کتاب کرتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ گناہ کو گناہ ہی سمجھتا ہے اور جو گناہوں کا  
 ۵۔ بہت کچھ بھی گناہ میں غوث مبرا ہے تو ایسا شخص اپنی سمت و جماعت کے نزدیک مسلمان سے دور ہے کہ  
 ۶۔ ہے درجہ کو دھن مار میں کہ حقیقت کرتا ہے تو ایسا شخص بلا اختلاف بے ایمان ہے۔ کیونکہ اب اس میں تصدیق  
 ۷۔ ایمان کی حقیقت بھی وہ نہیں پائی گئی۔

۱۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ کبیرہ و نوہی ۱۔ سرک باشد ۲۔ ناحی قتل کرنا ۳۔ تار و  
 ۴۔ سکنت مسلمان پاکہ من حضرت پر تمت ملکا ۵۔ نہ کرنا ۶۔ قیہ کا نام ناحی تھا۔ ۷۔ مسلمان  
 ۸۔ کا باقرال کرام ۹۔ جاؤ کرنا ۱۰۔ جو دوسرے بلا و سرک ہی تھا۔ ۱۱۔

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں سیدہ امیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں چھٹی روایت











موسے کی اس کائنات پر فرمایا مقلد ارشاد ہے۔

قَالَ رَبِّیْ قَسُوْا عِبَادُ الصَّٰلِحِیْنَ

یہ شکر و دو لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے تمام

خلیق میں تعینت یہ ہے کہ معصوم علیہ معروف کا حق نہ ہو جس میں کثرت نہ ہو وہاں بجا ہوگا ورنہ ہرگز  
تقدیر حقیقت کے بغیر مجاز صحیح نہیں جن میں ایمان پر ایمان صاف ہوگا ورنہ وہ ہے۔ وہاں تقدیر حقیقت کے  
وہیں قائم نہیں اس لئے بلا وجہ مجاز و تفسیر کسی صحیح میں ہو سکتا۔ — توجیب امام اعظم علیہ الرحمہ کے یہ

ایمان محض تصدیق طس کا نام ہے تو ایمان کا کسی ذریعہ کو قبول نہ کرنا مطلقاً جائز ہے۔ کیونکہ طس و تصدیق میں رد  
نہ در صورتہ مگر نہیں۔ و یقین میں ایسا نہایت کا وجود کسی طرح تصور نہیں

پس ایمان و یقین کے ساتھ ہی ہے تو اس میں کسی بیش و قرب و ضعف کا نام نہ ہو  
پس یقین میں محض یقین ہی ہے۔ یقین میں وہی تری کی بیش ہی دئی گئے تو وہ یقین ہی ہے کہ یقین  
رہے گا جب وہ یقین ہی ہے۔ و اس کو ایمان کہے گا مگر اصل ایمان یہ دئی رہتا ہے و قرب  
ضعف کو چھوڑ دیتا ہے

فائدہ بعض کہتے ہیں کہ ایمان و یقین کے ساتھ ہی ہے تو اس میں کسی بیش و قرب و ضعف کا نام نہ ہو  
پس یقین میں محض یقین ہی ہے۔ یقین میں وہی تری کی بیش ہی دئی گئے تو وہ یقین ہی ہے کہ یقین  
رہے گا جب وہ یقین ہی ہے۔ و اس کو ایمان کہے گا مگر اصل ایمان یہ دئی رہتا ہے و قرب  
ضعف کو چھوڑ دیتا ہے

ایک بات میں ایمان و یقین کے ساتھ ہی ہے تو اس میں کسی بیش و قرب و ضعف کا نام نہ ہو  
پس یقین میں محض یقین ہی ہے۔ یقین میں وہی تری کی بیش ہی دئی گئے تو وہ یقین ہی ہے کہ یقین  
رہے گا جب وہ یقین ہی ہے۔ و اس کو ایمان کہے گا مگر اصل ایمان یہ دئی رہتا ہے و قرب  
ضعف کو چھوڑ دیتا ہے

ایک بات میں ایمان و یقین کے ساتھ ہی ہے تو اس میں کسی بیش و قرب و ضعف کا نام نہ ہو  
پس یقین میں محض یقین ہی ہے۔ یقین میں وہی تری کی بیش ہی دئی گئے تو وہ یقین ہی ہے کہ یقین  
رہے گا جب وہ یقین ہی ہے۔ و اس کو ایمان کہے گا مگر اصل ایمان یہ دئی رہتا ہے و قرب  
ضعف کو چھوڑ دیتا ہے

ایک بات میں ایمان و یقین کے ساتھ ہی ہے تو اس میں کسی بیش و قرب و ضعف کا نام نہ ہو  
پس یقین میں محض یقین ہی ہے۔ یقین میں وہی تری کی بیش ہی دئی گئے تو وہ یقین ہی ہے کہ یقین  
رہے گا جب وہ یقین ہی ہے۔ و اس کو ایمان کہے گا مگر اصل ایمان یہ دئی رہتا ہے و قرب  
ضعف کو چھوڑ دیتا ہے



یہاں دیکھئے کہ یہ وقتا فوقتہ جو قیامت کا حکم دیا جاتا ہے، اس میں تعذیب علیحدہ تفصیل کے  
 ہوتے ہیں۔ یہاں جس امر کا ذکر ہے، اس کا معنی اس وقت ہے، جب تک کہ یہ وقت  
 بیان تفصیلی اور متعدد حکم و معنی کے لئے رہتا ہے۔ اس لئے کہ یہاں تفصیل کو، عسار اس کے  
 سے پیدا ہو کر رہا ہے تو یہ بالکل صحیح ہے۔ اس پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس قیامت میں یہاں ذکر ہے  
 اس میں عسار کے استغناء کے اعتبار سے یہاں ذکر ہے۔ اعتبار خود سے قطع نظر کہ عسار بیان کی  
 ہے۔

اس میں یہاں تعذیب قلمی ہے، جس سے اور جنت بعد از موت جو ہر ایک کو ملے گی اس میں  
 نہ بعد میں یہاں کی یہ قیامت کا عسار سے وہیں عسار میں معنی محقق تصدیق قلمی نہیں ہے۔ کہ  
 اس کے وہاں عسار سے جو کے کلمات و عبارتوں کا ذکر ہے ساتھ ساتھ اس سے عسار  
 کی ناست رہوں کہ اس میں عسار و اس کے کلمات و عبارتوں کا ذکر ہے ساتھ ساتھ اس سے عسار

**شبہ کا اثر** یہاں دو حصوں میں ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔  
 پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے،  
 اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔

یہاں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے،  
 اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔  
 پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے،  
 اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔

یہاں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے،  
 اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔  
 پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے،  
 اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں عسار کا ذکر ہے، اور دوسرے حصہ میں عسار کا ذکر ہے۔











میں کے قربت و علیحدت کی برادری کا بیان ہے۔

۴۔ نکتہ کے بعد ہم بخاری عبید، بروہہ پستہ دھوسے کے نمونہ میں آثار صحابہ و قوال علیہ ذکر فرماتے ہیں۔

وَالْحُبُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِي الْحُبِّ  
مِنْ كَلَامٍ

اور تہہ کیلئے خود کسی  
علانیہ پیار ہے

مشریح : اسی مضمون کو محصور اکوڑ حصے سے طبرہ سونے ن معشوں میں رشاد قرار ہے :

فَقُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ  
فَقُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ

سنہری عکاس ہیں یہ جسے کہ  
چاہتے اور اسی کے لیے دشمنی

اس حد تک کہ یہ چاہیے کہ جتنی جگہ کہ ممکن ہے جس کی طرح وہ عارفانہ رشتہ ہی ہونی چاہیے اور جس شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس لیے میں فرمایا کہ شہید و شہداء پر ہی تمام معاملات دیئے گئے ہیں اور تیری کاہل رہے جس میں بھی خدا کے لیے ہوں گے تو پھر اس میں سعادت و نجات حاصل کر لے گا۔ ہمارے غائب اس حد تک کہ یہاں تک کہ یہاں پر طور و دلیل دے رہے ہیں۔ وہ جو مسندوں میں کاہل رہے کہ کشتی، اللہ اور بعض فی اللہ میں ہیں اس سے وہ دوستی و دوستی کہ ما یا دو سو کرتی ہے تو کی درویشی ایمان میں نہ رہتی کہ ایمان کی عزت و اس کے غائب ہیں ہوتی۔

وَكُنْتُ غَضْرِبًا عِنْدَ نَسِيرٍ سِرٍّ لِي بِعَدِي  
 ثُمَّ مَدَيْتُ بِيْن عَدِيَّ بَيْنَ الْإِيمَانِ قَرَابَتًا  
 وَشَرَّاعٍ وَوَعْدًا وَوَسَّيْتُ قَسِي  
 سَكَنَتِي سَكَنَ زَاهِدًا وَهَرَمًا  
 يَتَكَلَّمُ لَمْ يَشْكُرْ لَإِيمَانٍ قِيَامُ  
 قِيَامَتِي لَكُمْ حَقُّ تَعْلُو مَهَادِ إِنْ أَعْت  
 قَدْ آتَى عَلَى خُلُوعَتِكُمْ بِعَرَنِي

محترم جو جس عہد عزیز نے عدلی جی عدلی کو لکھا کہ  
 کے لیے فراہم شدہ وقت محدود درمکمن ہیں نو  
 اب کو پور کیا اس لیے اب کو پور کیا اور جس سے  
 پروا رکھیں اس نے بیان کو پور کر کے۔ جملہ میں رہا  
 اس سے ان سب کو کو سب کیوں گا کہ تم میں پر عمل کر  
 ان میں سے ہر ایک کو تو مجھے تمہاری ہم تنہا کی کہ درو تہیہ

**تشریح** یہاں چند سوالات اور جوابات دیئے گئے ہیں۔ ۱۔ قرآن میں سے دو دو احکام جو فرض کئے گئے ہیں ان کے جیسے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج، عمرہ، صدقہ، عقیقہ، حدود، بیعت، حرمت اور منکرات، شمس، یحییٰ، سندوبات و مستحبات، ۲۔ یہ سب احکام اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں اور ان کو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیروں کو سکھایا ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز سے ملاقات کی ہے۔ حضرت انس نے عمر بن عبد العزیز کے پیچھے اس وقت بڑھی جب آپ مدینہ منورہ کے لیے تھے تو اس وقت حضرت انس نے فرمایا تھا عمر بن عبد العزیز کی ناراضی ہو کر رہے















ماثرین نام بخاری اس اثر کو بھی اس مرقی دیس دینے میں ایمان نہ ورزیا دوتا ہے کہ یہ حدیث ثابہ  
 حدیث ترمذی میں ہے کہ اس وقت میں نہیں پڑھتا جب تک کہ بن عمر کو نہ کر دے جو اس میں  
 جس کا کہ بعض روایتوں کے یہ حدیث شریع ہو۔ اس کا بھی چھوڑ دے جس کے وضع ہوا کہ بعض روایت  
 میں روایت ہے میں درج نہیں پڑھتا کہ ہاں تاہم ہوتا ہے۔ ہذا ایمان میں کسی بھی روایت

### حضرت ابن عمر

عاریق غفرلہ میں نے خود سے حدیث کے ترمذی میں دیکھا ہے کہ اس حدیث میں  
 ترمذی میں اس کے بعد کہ لڑکیوں میں شریک ہوئے آپ میں اور کہہ رہا ہے اور مشہور حدیثوں میں سے ہے  
 عبادہ بن صامیہ میں اس حدیث کے دو بار۔ جب سترہ حدیثیں مروی ہیں صحاح میں آپ کے کل ۶۳  
 حدیثیں ہیں جن میں سے ۱۰۰ حدیثیں و مسلم نے اتفاق کیا ہے۔ ۱۰۰ حدیثیں ایسی ہیں جن کو صرف  
 ترمذی میں ہے اور مسلم نے ذکر کیا۔ آپ کے وضع فتح میں مشہور حدیثیں حضرت ابن عمر  
 میں روایت ہیں مشہور حدیثیں و صحاح میں اور ترمذی میں حدیثیں۔

وہاں بھی حدیث مسند صحیح بخاری میں مذکور  
 حدیث ترمذی میں موجود ہے حدیث ترمذی میں

اور حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں  
 حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں

کو ایک ہی روایت کا۔

اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں

حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں  
 حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں  
 حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں

حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں  
 حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں

حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں  
 حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں حدیث ترمذی میں



۱۔ ما علیہم منہ من یسبہ و دوسری اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو سب سے کہے۔  
 ۲۔ سب سے کہنے والے کو عیب دہن ہے۔ جو کہ کہتے ہیں۔ یہاں اس امر کا یہ ہے کہ اس میں تمام  
 ۳۔ عیب ہیں۔ دوسری اس میں حلف کا بار ہے۔ لہذا وہ جو اس میں حلف نہیں کرتا۔  
 ۴۔ اور اس میں سب سے کہنے والے کے بارے میں کوئی مہبت کے بیان سے سکوت کیا ہے۔

سب سے کہنے والے کے بارے میں کوئی مہبت کے بیان سے سکوت کیا ہے۔

یعنی حضرت ابن عباس سے کہتا ہے کہ میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۱۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۲۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۳۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۴۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۵۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۶۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۷۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۸۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۹۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۱۰۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۱۱۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۱۲۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۱۳۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۱۴۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۱۵۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۱۶۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۱۷۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۱۸۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے

۱۹۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے  
 ۲۰۔ عیب کی ذرا دقت ہوتی ہے۔ ہاں میں نے سب سے کہنے والے کو سب سے کہنے والے کے











زاد و پرستار دیا محبت آپ کے دلی واسطے تھا کہ ہمہ عازروں بامدی ہوگا یہاں سے تشریف  
و صبح کو دوسرے دن کے بھی یہاں سے تشریف لے کر آئے تھے اور ان کے تعلق سے بھی ہے ملاحظہ فرمائیے۔

و نہ ہاں ہوئے مشہور تھے و

معلوم ہے کہ محبت بھی یہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں

نہا کہ وہاں سے تشریف لے کر آئے تھے۔

تھے تھے و سوسوں طرف بل، حاتمہ و سوسوں



کیا یہ ساری باتیں دیکھ کر وہ بھی شرمیلی ہو جائے گی؟  
 یہ ساری باتیں دیکھ کر وہ بھی شرمیلی ہو جائے گی۔  
 اس کے لئے چاہئے کہ وہ اپنے لئے ایک نیا لباس  
 جو اس کے لئے بہترین ہو۔

سکھنڈاشرادھت

[illegible]

مسوہرہ یمن کے اعلان اس نے مجھے سنے سن اور چہرہ سنا سن میں اور سوئے کہ حال سے







[illegible]

ب فرسہ مکمل شد عیادت فرمودہ و متوفی علیہ السلام کے وصیوں میں سے ایک صاحب نے یہ واقعہ یاد فرمایا کہ جب میں نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں مقیم ہوئے تو ایک مرتبہ ان کے ساتھ ایک شخص نے ایک کتے کو لے کر آیا تو کتہ نے ان کے پاس سے گزر کر میری طرف بھاگ کر میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔ میں نے اس کو دیکھا تو اس کے پاس سے گزر کر میری طرف بھاگ کر میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔ میں نے اس کو دیکھا تو اس کے پاس سے گزر کر میری طرف بھاگ کر میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔

یہ عہد سب سے زیادہ افسوسناک ہے۔ جس نے خیر و برکت کو اس قدر مٹا دیا کہ اب یہ دنیا  
میں سے ہر شے کے لئے ایک بڑی سیڑھی بن گئی ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ

اس مسئلے کی سب سے زیادہ دلچسپی

۱۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۲۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۳۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۴۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۵۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۶۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۷۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۸۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۹۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔  
 ۱۰۔ اور ہاتھ سے مسکین کو کھانا دے۔

[illegible]

۱۔ کہ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۲۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۳۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۴۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۵۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۶۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۷۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۸۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۹۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔  
 ۱۰۔ کہ اگر وہ کافر رہے تو اس کے لئے کفر سے توبہ کی گنجائش ہے۔























مستقر تکلیف ۱۰۰ | اسلام کرنا چاہیے۔

گویا ہر طرف سے اس کے قریب تہذیبِ اسلام برپا چاہیے جو وہ دونوں چند ٹکڑوں کے بعد ہی کہیں نہ ہو ایک مکمل  
مجموعہ میں جو عربی مسکنوں کے ساتھ ہمدردی، اپنی خیر خواہی و عاشقانہ طبیعت کی ایک حق بخش کا تھا، ضرور کر دینا چاہیے۔  
اسلام طبیعت کو دغا دے۔ چڑھا جائیے

۱۰۱ | اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ عملِ قریب مقرر ہے۔ صرف اس وقت کہ اسلام کیسے دینے کی جب سفر سے واپسی ہو  
اسی وقت کہ جو دور ایک لمحہ کے بعد دوسرے لمحے کی حالت میں اس کے ساتھ رہا، اسی گویا کیا ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نہایت ہی پرہیزگار تھے۔

۱۰۲ | اسی وقت کہ جو دور ایک لمحہ کے بعد دوسرے لمحے کی حالت میں اس کے ساتھ رہا، اسی گویا کیا ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نہایت ہی پرہیزگار تھے۔

۱۰۳ | اسی وقت کہ جو دور ایک لمحہ کے بعد دوسرے لمحے کی حالت میں اس کے ساتھ رہا، اسی گویا کیا ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نہایت ہی پرہیزگار تھے۔

۱۰۴ | اسی وقت کہ جو دور ایک لمحہ کے بعد دوسرے لمحے کی حالت میں اس کے ساتھ رہا، اسی گویا کیا ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نہایت ہی پرہیزگار تھے۔



























کی زد میں جاوے اور ہمارے مہل تو متحد ہو کر اسی اللہ تعالیٰ کا ایک گروہ بنے۔ یہ اور اس شخص کی فطرت و آیت ہے کہ یہ جیسا کہ  
تھا اسے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جو جہاد و دعوہ و تبلیغ و قیام دوست و احباب کا دل و دوست  
محکم و مستحکم ہے اس لیے اس کی محبت سے اور کو اتنی جہد کی محبت سے زیادہ ضروری و لازم ہے۔ گھبراہٹ و ہراس  
رستہ و سردی کے ساتھ بطور محبت و محبت رہتے ہیں تو ان کے دل کی محبت چاہیے۔

## بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

باب حلاوت ایمان کے بیان میں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چیز کی جس میں  
ایمان کی لذت و شیرینی کو پا رہا ہوں اس میں  
میں اس کے ساتھ سے پایا ہے۔ ۲۔ اور  
کو اس میں اللہ کے لیے محبوب رکھتا ہو۔ ۳۔ جو اس  
رہنے کے بعد اس سے پھر لے کر ایمان بڑھ جائے  
مگر میں اس سے بڑھ کر پاتا ہوں۔

۱۵۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ الْمَرْءُ وَرَسُولَهُ  
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ وَأَنَّ مُحِبَّ  
نَبِيِّهِ وَلَا يُحِبُّهُ وَلَا يَفْقَهُ وَلَا يَكُونُ لَهُ  
تَعَزُّدٌ فِي شَيْءٍ كَمَا تَكُونُ أَنْ تَعَزُّدَ  
فِي شَيْءٍ

(بخاری)

۱۔ اس حدیث کو امام مسلم و ترمذی و ابی داؤد نے بھی  
اللہ و رسول سے عالم سے پائے گئے چاہئیں ہے۔ ۱۔ حلاوت مصداق ہے اس کے معنی  
میں۔ یہ نہ کہ وہ کسی حد ہے۔ حلاوت ایمان کے معنی ہیں کہ ایمان کو ایمان کی اسی لذت حاصل ہو جا  
وہ در۔ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس در پر غالب ہو کہ وہ دوسروں کی محبت میں دلت ہو  
مکہ وہ جیسے کہ میں کر رہا ہوں۔ میں نے اس چیز کو پڑھا ہے کہ میں اس سے میں راہی نہیں کیجئے  
میں سے میں نے معنی میں لکھے ہیں۔ حلاوت اور حلاوت دوسروں کے معنی پھینکے دے کے میں لیکر کر  
جائے حلاوت ہو جس گئے اور اگر کشمکش میں بھیگی جائیں تو حلاوت ہو میں گئے۔

۵۔ حلاوت میں علیہ وسلم سے فرمایا۔ حدیث اس میں مذکور ہے کہ۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا یہ ہے۔ جو اصل ایمان کا دعویٰ ہے۔ ایمان ہے اور اللہ و رسول سے محبت اور  
اسی وقت میں کہیں ہے جب کہ ان شریعت صدر ہو جائے اور ایمان بخیر اور شریعت میں اس میں یا لے خود شخص  
حدیث کو پاتا ہے اور کسی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھتا ہے۔ اَلْحُبُّ فِي شَيْءٍ یہ اللہ سے محبت کو کہے  
منہج ہوتا ہے۔

۶۔ ساری کام اللہ تعالیٰ کے معنی میں لکھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت و اللہ کے منہج سے پرہیز کرنا  
میں کو یہ کہ محبت اللہ کے معنی میں ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ ان کو پسند کرے اور اللہ کو پسند































تہ اس کے معنی عظیم ہیں جس کے لئے اس کے دل میں شیخ علی عبد الوہاب نے فرمایا ہے کہ  
 یہ نہایت بڑا ہے کہ جس کو یہ علم حاصل ہو گا وہ اپنے نفس سے اس شخص سے حرکت میں لے کر وہاں  
 جس پر وہ ہیں وہاں تک پہنچے گا۔ اس حدیث کے بھی بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس حدیث میں  
 کہ یہ حق تعالیٰ کا ہے۔

**ضروری نوٹ :** اس مسئلہ میں مذکور ہے کہ جس کو یہ علم حاصل ہو گا وہ اپنے نفس سے اس شخص سے حرکت میں لے کر وہاں  
 جس پر وہ ہیں وہاں تک پہنچے گا۔ اس حدیث کے بھی بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس حدیث میں  
 کہ یہ حق تعالیٰ کا ہے۔

مجھے اس کے معنی میں کہ جس کو یہ علم حاصل ہو گا وہ اپنے نفس سے اس شخص سے حرکت میں لے کر وہاں  
 جس پر وہ ہیں وہاں تک پہنچے گا۔ اس حدیث کے بھی بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس حدیث میں  
 کہ یہ حق تعالیٰ کا ہے۔

وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ  
 وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ

وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ  
 وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ

وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ  
 وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ

وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ  
 وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ

وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ  
 وَمَنْ يَدْعُ إِلَى مِثْلِهِ فَقَدْ كَفَرَ







کہا ورتی پرچہ شعل ہو جائے تو بے وقت میں صرف پتے دیں و یا ان کی سلامی کے لیے گوشہ شعل ہو جائے  
 نکل کر نکل کر سے مٹانے پر جو در سو سے اگر گوشہ شعلی جان میں ہے۔ اس پر تو جو حب ہے کہ نکل کر  
 لوگوں میں چلائے۔ اس میں حد تک ہے۔ جب وقت نہ ہو تو یہی صورت میں گوشہ شعل ہو جائے کہ وہ  
 مائی دہائے اس ایسی صورت میں گوشہ شعل میں ہو چاہئے کیونکہ گوشہ شعلی کی صورت میں یہ وہی وہی کہ  
 رشتہ کا وہ اس کے دو سے نکل کر شعل ہوئی تھی و جو اس کو تہ وجہ حالت میں شرکت نصیب ہوئی تھی  
 جاسے۔ حد تک وہ غرضی نے دوست و صحبت دونوں کے قہر و عواض پر تنہا کے گفتگو فرمائی ہے اور اس  
 باب میں مختلف ہیں۔ ہر حال حد تک ہے اتنی بات ہی ثابت ہوئی ہے کہ وقت و وساد عام ہو جائے و  
 رہا مصل ہو جائے تو بے وقت میں گوشہ شعل ہو جائے کہ اس میں رہے دیں کو سلامت رکھ سکے۔ اس  
 حضور کر مصلیٰ ان عواض کے عیب کی خبر دی ہے۔ کہ جب کامیاب ہوئے ہیں یہ۔ ہر ایک کا وہی کہ وہی کی  
 ہے۔ انوں کی نکل کر۔ ہر ایک کا وہی کہ وہی کی

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ میں نے حضرت عمر فاروق سے روایت کر کے ہے۔ تھی میں حد تک ہے۔  
 نے وہ وہی کہ وہی ہے۔ میں نے حضرت عمر فاروق سے روایت کر کے ہے۔ تھی میں حد تک ہے۔  
 میں نے حضرت عمر فاروق سے روایت کر کے ہے۔ تھی میں حد تک ہے۔ تھی میں حد تک ہے۔  
 کیا اور یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔

## بَابُ قَوْلِ اسْتَبْتِيْ صَلٰى اِلٰى عِيْنِيْ وَنَسَمَ اَنَا اَكْلُوْكُمْ بِاَللّٰهِ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ میں نے حضرت عمر فاروق سے روایت کر کے ہے۔ تھی میں حد تک ہے۔

<p>وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔</p>	<p>وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔</p>
--	--

وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔  
 وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔  
 وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔  
 وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔

وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔  
 وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔  
 وہ وہی کہ وہی ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔ یہ حد تک ہے۔







صَلَّى مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ

عبداللہ نے کہا کہ میں نے تم کو اس کے پاس سے  
جسے وہ کہا ہے کہ فلاں چلے گا اس کے پیچھے گیا  
گو اس نے نہ کہا یہاں کہا کہ میں اس سے  
ملاقات میں آئی ہوں اس کے لئے جب ہر چیز کا کوئی  
دلیل ہے تو پھر نہ کیا یہ کہ وہ لوگوں سے ہے

مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے

مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے  
مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے  
مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے  
مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے  
مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے

لَا تَرَى سَكَنًا يَكُونُ حَتَّى تَكُونَ  
هَذَا خَلْقُ اللَّهِ  
أَمْسَى وَحَدَّثَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى تَكُونَ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ

تو اس میں تھیں ان کے پاس  
مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے  
مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے  
مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے  
مسلماً جب اس نے اپنے نوچا اپنے کہ یہ وہ ہے کہ وہ اپنے

دو ماہی مملو

تو اس میں تھیں ان کے پاس

مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ

مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ

مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ

مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ

مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ

مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ  
مَثَلَهُ فَوَفَّيْتُهُ بِمِثْلِهِ







۲۔ حدیث میں مذکور ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو وہ چاہا وہی عطا فرمایا۔  
 ۳۔ حدیث میں مذکور ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو وہ چاہا وہی عطا فرمایا۔

۴۔ حدیث میں مذکور ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو وہ چاہا وہی عطا فرمایا۔

۵۔ حدیث میں مذکور ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو وہ چاہا وہی عطا فرمایا۔

۶۔ حدیث میں مذکور ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو وہ چاہا وہی عطا فرمایا۔

۷۔ حدیث میں مذکور ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو وہ چاہا وہی عطا فرمایا۔

۸۔ حدیث میں مذکور ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو وہ چاہا وہی عطا فرمایا۔

۹۔ حدیث میں مذکور ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو وہ چاہا وہی عطا فرمایا۔







محبوبہ کے۔ ہیبت خدائے عظیم و عباد

درد دل میں حشر

کامی

سے : تیرے میں بیان کی جگہ حشر کا جبر

کی حدیث کو : دے باب حشر بوجہ اول : میں بھی ذکر کیا ہے اسلئے

نور و مسائل

کتاب ان بیان میں : حشر : ۱۰ میں صحت کو ایک حدیث سے : دے : دے

نور سے میں بھی : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

مفسر : نقل : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

مناظرہ حدیث کی روشنی میں

دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے

نور : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے : دے



۱- منک فی سبیل اللہ جنتی ہے  
 ۲- جنتی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا  
 ۳- اللہ تعالیٰ کی رضا  
 ۴- اللہ تعالیٰ کی رضا  
 ۵- اللہ تعالیٰ کی رضا  
 ۶- اللہ تعالیٰ کی رضا  
 ۷- اللہ تعالیٰ کی رضا  
 ۸- اللہ تعالیٰ کی رضا  
 ۹- اللہ تعالیٰ کی رضا  
 ۱۰- اللہ تعالیٰ کی رضا



































یہ حضرت سعدؓ نے مدینہ کی دہشت میں اس کو بوسہ دیا۔ پس پھر حضورؐ نے فرمایا: اوستہ  
 نہ و سجدی میں نہ درہ و کما علیہ سجدہ تقدیر پر سجدہ یوں ہوگی۔ انفقول حکم او ہو سجدہ یعنی تو  
 سرزم واصل کے ساتھ حکم چاہتے ہو؟ اور وہ منکر ہو جو حضرت علیؓ کے ساتھ تھا۔ اس میں یہ  
 ہے کہ اور حضرت سعدؓ کی خدمت پر سجدہ کیا، انہوں نے کہا: یہ کہ انہوں نے کہا کہ جب اس کے پاس  
 میں نے اس کو سجدہ کیا، اس کے یہ کہہ کر کہ جب ایک نصاریٰ کے چہرے پر کافرانہ ہنسی ہو تو حضرت  
 کو اس کے چہرے پر ہنسی ہو۔

طہری من غصہ و کراہی  
 میں پھر کہ میں نے تمہاری غصہ و کراہی سے  
 غصہ و کراہی سے

معاذ اللہ کہ میں نے تمہاری غصہ و کراہی سے  
 حضرت سعدؓ کو کہہ دیا کہ اگر باطن پر رحم و مہربانی کے ساتھ فکر نہ کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ میں یہ صاحب  
 حضور علیہ السلام سے سب سے زیادہ ہوشیار تھے۔  
 اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات ہے۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 اس حدیث کے راویوں میں سعد بن ابی وقاص رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ قابل ذکر ہیں۔ آپ عسکرہ ہند میں تھے۔ وہ  
 ہیں۔ ان کے بطن میں شرف و سحر ہوئے۔ اور ان کے لئے تمام مشاہیر میں شرف ہوئے  
 تھے۔ ان کے دل میں کرشمے و خیالوں کی تھیں۔ ان کا لقب تاجیہ تھا۔ اسلام سے پہلے  
 وہ تھے۔ وہ سب سے پہلے ان کے لئے تھے۔ آپ نے ہجرت میں سے ان کے لئے  
 اللہ تعالیٰ کے لئے دینہ کرنا۔ ان کے لئے سب سے پہلے تھے۔ ان کے لئے  
 اللہ تعالیٰ کے لئے دینہ کرنا۔ ان کے لئے سب سے پہلے تھے۔ ان کے لئے  
 اللہ تعالیٰ کے لئے دینہ کرنا۔ ان کے لئے سب سے پہلے تھے۔ ان کے لئے  
 اللہ تعالیٰ کے لئے دینہ کرنا۔ ان کے لئے سب سے پہلے تھے۔ ان کے لئے

بَابُ الْإِسْلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

ابن سعد کہ اسلام سے اسلام

ابن سعد کہ اسلام سے اسلام  
 حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔  
 جس نے جمع کر لیا اس نے ایمان کو جمع کر لیا۔



























































نہ تو تہ تیغ ہو کر چلے اور نہ کھڑے ہو کر چلے۔ سب سے پہلے تو وہ دیکھ کر کہہ دے کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔ اور پھر  
 سب سے پہلے کہہ دے کہ میں نے یہ سنا ہے۔ اور پھر سب سے پہلے کہہ دے کہ میں نے یہ سنا ہے۔ اور پھر سب سے پہلے کہہ دے کہ میں نے یہ سنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں دعا مانگا وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور جو شخص صبح  
 میں دعا مانگا وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور جو شخص روزِ جمعہ میں دعا مانگا وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور جو شخص روزِ جمعہ میں دعا مانگا وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔

اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔

اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔

اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔

اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔ اور وہ جس نے شب قدر کے روز میں دعا مانگی وہ اس کا اجر ستر سال کا ہے۔











سہی و عرف میں وہ دن طاعت سے ملے۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلے اس نے اپنے  
 کے مٹی کاتے تھے۔ جلد سے ملے۔ اس وقت وہ وہی جس کی حرج نہ ہو جس کے کچلے پر چل سکیں گے۔  
 علامتی فرماتے ہیں: جب مٹی خجستہ در اگر اکت لاہو مٹی، مٹے کو بعد پر عمارت یہ ہوں تخت  
 ایک جگہ ۱۱ میں کے شریعہ خجستہ میں تو بہد حقیقت مٹی کے مٹی یہ ہوں کے گڑھے تہہ تہہ کی  
 مسجد میں کے مٹی دین اسلام حق اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اگر ملت نامہ میں کیا جائے تو مٹی بہت سے راہدار  
 دین اسلام کو پسند نہیں ہیں۔ اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس  
 ۱۱ دین کو پسند نہیں ہے۔ اور اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس

قائم کوئی نہ ہو۔ مصری ہی ہے۔  
 صراطِ مستقیم ہے۔  
 پادشہ

قرن کے خرافات علیہما بیت و نصرت کی خدمت کی ہے۔  
 وہاں سے ملے۔ اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس  
 کے مٹی میں اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس  
 حق میں کے مٹی میں اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس  
 منہ میں کا وقت شریف اس کے شریف و بیادیت کی خدمت کی ہے۔  
 غیر اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس  
 علامت اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس  
 کوئی نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس  
 میں دیکھے۔ اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس  
 اسلام کے جوہر تھے۔ اس لئے کہ وہ مٹی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ وہی وہی ہے جس میں جو اس

۱۱ مٹی میں صلی اللہ علیہ وسلم  
 صراطِ مستقیم ہے۔  
 میں بھی کہہ سکتا ہوں۔ اس پر غالب تھا کہ تو  
 احمد کرے اور تو ایک سو در ثوب کی پشیمانی  
 در خفاہ در خواہ و آنچه سے ملے

تو ہر مسئلہ حدیث







يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ

نہیں چھوڑیں گے

وَقُولُوا لِلّٰهِ عَمَلٌ نَّصْنَعُ  
لَكُمْ نَفْسٍ صَوْنَكُمْ مِّنَ الْآثِ  
مَكْنِي

منازکی مانتے بھی ماریں سلوا جائیں۔ آئیے یہ جو ساریہ یاں کا اعلان مانجے۔  
ہیبت کہ یہاں کہ شعبہ راس کی شہنی ہے۔ حضرت ان جلسوں میں شریعت شراعت ہیں کہ جب کہ راجہ  
برگیا ہو کہ جس گروں سے بیت منہ کسی کی طرف ہو چکی ہو یا راس کیا ہو۔ جو۔ میں یہ کہ راس  
میں نہ مانا کہ راس کی یہ بھی صحت میں ہو کہ

قیمہ ہند کے دور میں قید کس سمت تھی۔

قیامت کے دوران قید سس کھت تھی۔ اس میں احتیاط ہے کہ قید کے دوران قید سس کھت تھی۔

تجوار قیل و حکمت

[illegible]



ہے یہی کہ صحرا کر مصلیٰ نہ غیر اس کے باج و حاجت کہ نہ جانتے ہیں و صحرا علیہ السلام کے قس و  
 پاسوں کو سلام کہتے ہیں۔ یہی کہ ہیں اور جیہ تہذیب نہیں سے وہ جہ و منافق ہیں۔ تیسری حکمت قرآن شریف ہے  
 کہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔

یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔

یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔

یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔

یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔

یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔  
 یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔ یہ وہاں جیسے کہ ہے حکمت و تہذیب۔











كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ذِي لُحُفٍ صُ

لُحُفُهُ خَشِي مَتَّ يَتَفَلَّحُ

نَبِيَّهُ شَرٌّ صَعْفٌ وَ شَيْئُهُ مُبِشِّرٌ

لَا رَيْبَ لَكَ بِأَنَّكَ غَنِيٌّ رَجُلٌ

ترجمہ معاف فرمادے یہی جو وہ نہ تو اسے معاف فرمادے وہ دکھائی جائیگا

### نجات حدیث

پہلی تعین معنی میں مسلمان بنوایا اس کے معنی وہ ہیں جو شریعت محمدی میں سے ہیں۔

بعد لفظ حکایت شروع۔ احسان یہ ہے کہ تو اس کو اس تصور سے پرے کر تو اس کو یکسو کر دے۔

اس کے ساتھ اس میں اتنی حد میں تراور ہو کہ سر پر کار بہ ہو جائے۔ یکسو شدہ تکفیر کے معنی

اس میں شائیں کوٹ دیا اور کسی شے کو اب معاف کیا۔ حکم دلف۔ دلف کے معنی تعلیم کے ہیں معنی

نہا اس سے اس کو رہنے سے کہے۔ بعد اس کے معنی تے کا مقابل ہے اب جو کہ اس کے صفت کے

تھے اس کے درجہ دیا جائیگا۔ ٹرے ہوں گے تو اس کے مقابل میں اب جو کہ اس کے صفت کے

صفت لسی صفت ہوگی کہ جس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے

تو یہاں۔ یہی ہے کہ اس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے

تو یہاں۔ یہی ہے کہ اس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے

تو یہاں۔ یہی ہے کہ اس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے

تو یہاں۔ یہی ہے کہ اس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے

تو یہاں۔ یہی ہے کہ اس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے

تو یہاں۔ یہی ہے کہ اس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے

تو یہاں۔ یہی ہے کہ اس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے

تو یہاں۔ یہی ہے کہ اس صفت کے معنی کہ کر دے گے جس اور یہاں کوئی حد میں ہے







وَيَوْمَ تَكُونُ النُّجُومُ كَالْمُحْتَرِقِ ۝ وَيَوْمَ تَكُونُ النُّجُومُ كَالْمُحْتَرِقِ ۝ وَيَوْمَ تَكُونُ النُّجُومُ كَالْمُحْتَرِقِ ۝  
 ۴۔ اور فریاد برآوردہ مویان و انسان کا جہان ۱۰۳ اور  
 جسے وہ سمجھے گا کہ یہ ہے جسے سمجھے گا کہ یہ ہے  
 جب کمال میں سے کوئی چیز چھوڑی تو وہ ناقص ہے  
 نام بخاری رتہ تہ علیہ کا مسک یہ ہے کہ یہ کم و زیادہ ہو جائے پہلی دو تہوں سے وہ ہر  
 میں کہ بیان میں یاد دل ہوتی ہے وہ میری سب سے ان کا تہوں سے کہ یہ کم بھی ہو جائے  
 ہر جہد میں ہر تہ کا مسک یہ ہے کہ یہ محض تصدیق تھی تاہم سے وہ یہی وراثت کو قبول نہیں کرے جس کی  
 تفصیل کتاب الایمان میں ہے۔ یہ ہیں وہاں مطالعہ کریں۔

یہ روز کے بعد تو کہہ کوئی بعد عصر اس ہوتی  
**آیت الیوم اکملت لکم دینکم** کی تفسیر  
 ۱۔ کہ وہ کہہ گا کہ میں نے تمہیں اپنی شریعت کی حرج سب کو ہر وقت اور یہ است کہ باقی رہے گا ۴  
 ۲۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد  
 ۳۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد  
 ۴۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد

۲۶۔ غنّیٰ شریعی کسب شریعی ۱۰۳  
 ۱۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد  
 ۲۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد  
 ۳۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد  
 ۴۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد

۱۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد  
 ۲۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد  
 ۳۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد  
 ۴۔ کہ میں نے تمہیں جو حکم میں وہ وہاں سے کہ قانن سب میں کر دیتے۔ اسی چیز میں آیت کے بعد



































**قانون مسائل** ۱۔ اس حدیث نبوی سے کتاب دیانت میں دو نکات ۲۔ سائے - چ کے نزدیک و دور کے ہر چیز کا سا جیسے حیثیت کو کہے ہیں اور یہی ہے کہ جتنا دور اس عرض کر سکتے ہیں جو

[illegible]

۲۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مال سے دین کو سنبھالے گا، میں اس کو دس گنا اجر دوں گا۔ (صحیح مسلم)

سہارن پور کے رہنے والے تھے۔ ان کے والدین نے ان کو تعلیم دینے کے لیے ایک مدرسہ میں داخل کیا تھا۔ ان کے والدین نے ان کو تعلیم دینے کے لیے ایک مدرسہ میں داخل کیا تھا۔ ان کے والدین نے ان کو تعلیم دینے کے لیے ایک مدرسہ میں داخل کیا تھا۔

يَبْ خَوْفٍ لِّمُؤْمِنٍ أَنْ يَحْبِطَ عَمَلُهُ

باب عرض داس کے لئے ، اعلیٰ نمبر پر جو ہیں

خُطُّو ۱۱۱ درس کو خبر بھی ۔ جو

مسائل

یہ تینوں یہ کہ مَجْنُطٌ اَلْعَدُوُّ لَكُمْ وَ سَقَطَ لَكُمْ عُرُونٌ ہے انھوں نے یہ

یحد اب پڑا جو کہ ہے یہ تینوں یہ کہ مَجْنُطٌ اَلْعَدُوُّ لَكُمْ وَ سَقَطَ لَكُمْ عُرُونٌ ہے انھوں نے یہ

ماہنامہ کی یہ سہ ماہی تا چار سو روپیہ چاہئے۔ مگر فراتے ہیں کہ تھیں عین اس وقت ٹھہر گئے ہیں کہ جبکہ ان  
 ممالک سے ٹھہر گئے ہیں چار سو روپیہ چاہئے۔ مگر فراتے ہیں کہ تھیں عین اس وقت ٹھہر گئے ہیں کہ جبکہ ان  
 ممالک سے ٹھہر گئے ہیں چار سو روپیہ چاہئے۔ مگر فراتے ہیں کہ تھیں عین اس وقت ٹھہر گئے ہیں کہ جبکہ ان







[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]



معموره من زعفران

[illegible]

موجودہ دنیا میں یہ ہے کہ فرقہ وارانہ عقائد اور جمہوریت کے رستے تھے۔ الحاق سے شعور غلبہ اسلئے کہ ایک نئے فرقہ وارانہ تصور پیدا ہوا۔

قرن فنی ہی تھیں۔ بعد ازاں سب سے پہلے چھوٹے و بڑے قلعے سے نبرداری کو اپنے لیے عیسائیوں کی توجہ دیا۔ جس کے لیے مقررہ

ہر ایک کے لئے ایک خاص مقام ہے۔ ہر ایک کے لئے ایک خاص مقام ہے۔ ہر ایک کے لئے ایک خاص مقام ہے۔

آپ کا جواب اور سب سے اچھا ہے۔ ہرگز اس کے جواب میں یہ بردہ مستحبی بخیر رجوع کرتی ہو گی۔ اس کے لیے فوراً جواب دے۔

نہرتے ہو رہا رہا کے گھر سے جب باہر آئے تھے تو جوں سے جوں کے پتے پہنچے وہاں پہنچے تھے۔

شعنی علی گئے مری سے مراد جس کو مدیا - وہ نہ کی کہ جس میں پہلے کے عرب بھی تو دیکھا مدیا کی ۔

[illegible]

مادہ میرٹھاد۔ جس کے جھانسی میں میرٹھاد کے نام سے ایک گاؤں ہے۔ اس کے عجیب یہ خاص و تھیں قریشی کے تھے۔

[illegible]

میں نے سوئے سدا و قدم سدا بہار لیا ہے نہ کہ وہ آج کے کرنا۔ مجھے جس میں قربا گیا۔ جو لوگ سدا بہار

ماہم چوں از سر نو بسپارم در تریب و در نزد کرب و قاتل نصیبم۔ معصوم را عجز ہے۔ ان کے گناہ صواب دیا ہے۔

وہم نہ کہ یہ حاصل حق تصور علیہ السلام نہ آیت، ہر کسی کے لیے حاصل ہے، اس سبب کہ یہ ہے۔

مصلحتی و غیر تعلیمی و علمی رہا یا نہیں میں جلد خبرساز کرے گا۔ اس آئینہ کے منظر میں جو جہاد کر رہے ہیں ان کے لئے

محبوب کے جس راز پر اور کون سے قہر تک پہنچا جس سے اور کسی سہ پر اور کون سے درجے تک پہنچا جس کو گناہ پر چھڑا کر کے

خودمان فرستادہ۔ جو وہ خود کے عشق میں سے عشقہ بہرست گاہ سراجا کے دروازہ پر دم جو در تود کہے،

پر صبر و استقامت ہے۔ میں یہ فریاد بھی نہیں کر سکتا کہ جس قدر کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے۔

مضمون ہے کہ جو شخص خدا کو دیکھ کر پیوستہ مرتبہ انسان کے قیام کرنے سے دو گنا ہوگا اور پھر ہرگز نہ وہ لایعیناً

ہر شخص کو یہ حق ہے کہ وہ اپنا عقیدہ اور مذہب اختیار کرے۔

لوگوں! وہ جو کہتے ہیں کہ اگر مجھے چاہیے تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں، یہ صرف ایک عجبیہ تصور ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔

۴۶۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَلَاثٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ بَدَّلَ اللَّهُ دِينَهُ»

ہی سچیتہ فعل خذمتی عندہ

اِنَّ سَيِّئَ عَمَلٍ لَّذِي يَسْتَعِزُّ بِعَمَلِهِ كَمَثَلِ

يَسَابُ لِيَتَمَّ مَمْنُونُ بِقَتْلِهِ نَفَرٌ

بجاری، ایسی اس کو تلاش جو اس لئے ہے۔

نو بدو منہل اے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے ادبیس در ستمے کات الکتاب یر، ذکر کیا ہے



































۱۔ ملحق صحت مستند کا اعتبار رکھا جائے۔ یعنی تہذیب کی صحت و قیام و عدم خود اس میں موجود ہیں کسی نے کسی  
 دین صحت دی نہیں۔ یہ صحت ذاتیہ استحقاق عبادت کا ماحولہ داری ہے۔ نہ صحت و انبیا کا کسی میں ناس کرنا  
 استحقاق عبادت و انبیا کا ثابت کرنا ہے اور جسے استحقاق عبادت کا ماحولہ ہے۔ خود وہ علم ہو یا قدرت تصرف  
 و صحت اس کا ذاتی اور مستقل ہو، ضروری ہے اور اگر وہ کثرت کا مستحق عبادت ہو، تو تہذیب کا ماحولہ عبادت غیر مستقل  
 استحقاق عبادت میں پائی جاتی ہے۔ ماحولہ علم یہ کہ استحقاق عبادت کے لیے صحت مستند لازم ہیں اور صحت  
 مستند کے لیے استحقاق عبادت لازم ہے کسی کو مستحق عبادت کہنا اس کے لیے استقلال ذاتی کو ثابت کرنا ہے اور کسی کو  
 ملحق نہ تہذیب و استحقاق عبادت قرار دینا ہے۔

**عبادت و تعظیم میں فرق** | یہیں سے عبادت و تعظیم میں فرق معلوم ہو گیا۔ عبادت میں تعظیم بھی مرقی ہے اور جس  
 کی تعظیم جائے اس کے واجب اور عبادت استحقاق عبادت ہوتا ہے۔ ہذا غیر اللہ کی عبادت شرک ہے تعظیم  
 نہیں ہے بلکہ جائز بلکہ بعض کی تعظیم فرض میں ہے۔ مثلاً قرب پائی، انبیاء کرام علیہم السلام و ملائکہ کی تعظیم و توقیر۔  
 جس کی تعظیم واجب ہے مثلاً دین کی بعض کو تعظیم و عبادت میں فرق نہیں کرتے، ان کے معنی یکساں ہیں۔  
 اور غیر اللہ کی تعظیم ہرے دیکھتے ہیں جہت سر نہ کا غمی جلا یہ ہے جس ماحولہ ہے یہی ہے کہ تعظیم کی وجہ صرف  
 ان کا نہ ہونے کی وجہ سے تعظیم کا ماحولہ جو اس کے علاوہ تعظیم متنی علی صریح در شکلیں ہیں ان میں سے  
 جس کا تہذیب و تعظیم میں کو سر نہ و سر نہ کر مرگ میں ہو سکتی۔ مثلاً قبر کو سمجھ کر اور مسمو کی انبیا و عبادت واجب ہو  
 ہے کہ عبادت رکھ کر اور اس کے لیے صحت مستند ان کو سمجھ کر شرک ہے۔ لیکن یہ اختلاف جو اور بعض قبور کی تعظیم کے لیے  
 نہ کرے تو یہ مباح و حرام ہے اگر شرک نہیں ہے۔ ماحولہ تعظیم جو تعظیم انبیا و عبادت ہونے کے اعتبار سے  
 ہے کہ ماحولہ اس میں تو یہ ہو سکتا ہے کہ اس تعظیم کی وجہ سے ماحولہ حرام ہوں تو یہ میں ہو سکتا ہے کہ ماحولہ بالا احتیاط کے ساتھ  
 حکم کی جائے وہ شرک قرار پائے۔ سمجھ ہی کو بچنے۔ مثلاً غیر اللہ کو سمجھ کر اگر شرک ان میں جائے تو یہ شر (مساوات) تمام  
 کہ اور باروں یا صرف علی اسلام بھی شرک قرار پائیں گے۔ کیونکہ قرآن پاک نے یہ تصریح کی ہے کہ حاکم نے حضرت آدم کو اور  
 ابن حضرت اسف نے حضرت ابراہیم کو سمجھ کر عبادت کرنا شرک کا حکم دیا (معاذ اللہ)  
 ظاہر ہے کہ ملائکہ کا حضرت آدم علیہ السلام کو سمجھ کر عبادت کرنا اور ملائکہ کو سمجھ کر عبادت کرنا شرک کا حکم دیا (معاذ اللہ)  
 یہ اور عبادت کو سمجھ کر عبادت کرنا عبادت کا ماحولہ اس کی غلطی کہ شرک تعظیم کے لیے سمجھ کر عبادت کرنا شرک کا حکم دیا (معاذ اللہ)  
 تعظیم شرک کی انبیا و عبادت واجب اور حرام ہونے کے عقیدہ کے ساتھ نہ کی جائے کہ شرک ہرگز نہیں ہو سکتی۔

ہم پہلے گفت و بجا صحت انبیاء کرام و بزرگان عظام کی تعظیم ضرور کرتے ہیں۔ ان سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں مگر ان سے  
 عبادت اور استقلال ذاتی ان کے لیے ثابت کرتے ہیں اور ان میں استحقاق عبادت جائز نہیں اور نہ واجب الحمد للہ ہم











جس وقت اندر محسوس کرے کہ میرا رب میری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے۔ وہ حاضر و ناظر ہے۔ میرے ہر کام پر۔  
 جبر ہے۔ اس تصور کے ساتھ جب بعد عبادت کرتا ہے تو اس کی بدگلی میں ایک خاص شان نیاز مندی ہوگی اور اس  
 ہو سکتی۔ جب کہ بندہ اس میں احساس سے خالی ہو۔ فو اسان میں سے کہ اللہ تعالیٰ کی بدگلی اس طریقے کے کباب سے  
 ساری آنکھ کے سامنے ہے اور تم اس کے سامنے ہیں اور وہ مکر و مکر ہے۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ احسان اور عقاب دونوں ایک ہی چیز میں امتداد کے معنی یہ ہیں کہ عمل میں جبر  
 کو پہنچ جائے اور بالآخر تہ بھی نہ رہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے جب کہ یہ نفس حکم ہر وقت قائم رہے کہ اس قادر و مدد  
 مادی کو حرکت پوشیدہ نہیں ہے۔ اور جب اس تصور سے غل کیا جائے تو یقیناً اس میں خلوص ہوگا  
 پھر احسان کا تعلق صرف مازنی سے نہیں ہے کہ اس ناز کو پرے خوش و خرم سے  
 ہر عمل میں احسان ہنسے بلکہ اس کا تعلق احسان کی پوری زندگی ہے۔ اسی سے اس واقعہ کی دورانی  
 کے احاطہ میں ہیں۔

اِنَّ نَافِلَتِيْ لَہٗ حَکْمًا ۙ | احسان رہے کہ تم خدا سے اس طرف ڈرو

اس کو دیکھ رہے ہو۔

۲ | اِنَّ احْسَنَ اَنْ تَعْمَلَ بِشَیْءٍ کَاثِرٍ | احسان یہ ہے کہ تم ہر کام اللہ کے لیے اس دن

اگر کیا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو۔

ن دونوں مدد ہوں گے یہ بات واضح ہر مانی ہے کہ احسان کا تعلق صرف نافرمانی سے نہیں کہ تمام اعمال میرے۔  
 اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر حرکت و بندگی اللہ اس کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری اس طرف کی ہوتی ہے۔  
 اور عبادت اس طرف ذرا ہے کہ وہ جو اس کے سامنے ہے۔ ہمارا ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے۔ یہی احسان ہے۔  
 بعض لوگ کاتب تہ مدیث کے اس ٹکڑے سے یہ ثابت کر سکتے ہیں۔  
 کیا دنیا میں دیدار الہی ممکن ہے؟ کرتے ہیں کہ دیا میں اللہ عز و جل کا دیدار ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

لَہٗ کَاثِرٌ مِّنْہٗ اَسْرَدَ بَے مقام مافی عرف کہ جب بعد اپنی ذات کو بالکل غرض و غمش کر دے گا کہ اس  
 ہی میں سے اس سر پہ پہنچ کر وہ مدد کو دیکھ سکے گا لیکن یہ کسی کو بھی نہیں کہ اس کے متعلق تو محسوس ہو  
 کہ دنیا میں مدد کو دیکھ دینا ممکن ہے۔ مسلم شریف میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

وَعَلِمْتُ اَنَّکُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّکُمْ | جان دو تم اس دیا میں خدا کو نہیں دیکھ سکتے حتی۔  
 حتی تَرَوْا رَبَّکُمْ | مر جاؤ (مسلم شریف)

اس حدیث سے ثابت ہو کہ دیا میں دیدار الہی تعالیٰ ممکن نہیں البتہ آخرت میں ہر مومن کو اس کے  
 رب حاصل ہوگا جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اس کے بعد قرآن پاک میں ہے :-  
 وَاعْبُدْ رَبَّکَ اِلٰہَکَ الْوَحْدَیْۃَ | اپنے رب کی عبادت آگے تک عبادت کرو















کہ کہ دستِ تعالیٰ اور اس کے ذریعے و الہام ہوا کہ  
سوا کوئی نہیں جانتا مگر حق تعالیٰ ہی  
بتا دے گا وہی ہے یا الہام ہے۔

تفسیر جمع میں بھی آیت کے تحت شیخ طبرین نے اس کا تفسیر فرمایا ہے کہ  
ہاں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جسے کہہ سکیں، اسے خبروں سے  
میں سے خبریں خبریں تفسیرات احمدیہ

یہی تفسیر صریحاً ہی ہے کہ بتا دے گا وہی ہے یا الہام ہے۔  
تفسیر میں اس آیت کے تحت شیخ طبرین نے اس کا تفسیر فرمایا ہے کہ  
ہاں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جسے کہہ سکیں، اسے خبروں سے  
میں سے خبریں خبریں تفسیرات احمدیہ

بہر حال اس آیت کے تحت شیخ طبرین نے اس کا تفسیر فرمایا ہے کہ  
ہاں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جسے کہہ سکیں، اسے خبروں سے  
میں سے خبریں خبریں تفسیرات احمدیہ

تفسیر میں اس آیت کے تحت شیخ طبرین نے اس کا تفسیر فرمایا ہے کہ  
ہاں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جسے کہہ سکیں، اسے خبروں سے  
میں سے خبریں خبریں تفسیرات احمدیہ

تفسیر میں اس آیت کے تحت شیخ طبرین نے اس کا تفسیر فرمایا ہے کہ  
ہاں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جسے کہہ سکیں، اسے خبروں سے  
میں سے خبریں خبریں تفسیرات احمدیہ

تفسیر میں اس آیت کے تحت شیخ طبرین نے اس کا تفسیر فرمایا ہے کہ  
ہاں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جسے کہہ سکیں، اسے خبروں سے  
میں سے خبریں خبریں تفسیرات احمدیہ

تفسیر میں اس آیت کے تحت شیخ طبرین نے اس کا تفسیر فرمایا ہے کہ  
ہاں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جسے کہہ سکیں، اسے خبروں سے  
میں سے خبریں خبریں تفسیرات احمدیہ







اور مسند کی غوث خیر العزیز و بدیع ریشی اللہ عمر کے حبیب ان پانچ چیزوں کے عالم کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔

فَعَسَىٰ رِجْوَا لِّهِنَّ مِنْهُ فَوْتٌ مُّأْتِيَةٌ

نَعْمَ عِزُّكَ أَيُّهَا الْيَحْيَىٰ مَرَّةً خَمْسًا عَلَيْهِ

فَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

بَصْرِهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَنْ يَسْفِكَهُ لَا يَسْفِكُهُ

تَفَرُّدٌ لَا يَفْقَهُ قَتْلَهَا

کائنات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ماہر و فکر کے لیے یہاں یہ بات خصوصی طور پر نوادہ خاں مسدقہ علی ہے کہ حضرت جبریلؑ نے سورہ

نہ تیرے لئے نہیں قرأتی یوں نہیں مایہ کجی دقت تیرے لئے ہے مگر ہاں یہ ہے۔

یہ سب کے سب میں شامل تھے۔ یاد رہے کہ اس کی وجہ سے اس کے بچے اور بیٹی ہیں۔

کاغذ پر تین گز شعلہ و شستوں کا پیرا ہے جس میں دریا نہ نہی کے سے دوسری طرف کی گئی ہے۔

یہ حضور کو صدمہ پہنچا دیا۔ جس پر سلطان نے بڑی غصہ کیا اور فرمایا کہ اس کو سزا دی جائے۔

نبی عیساؑ کو تین قسم کے علم عطا ہوئے: علیہ الصلوٰۃ و السلام کو بتاتے ہیں کہ:

حق و ملوک میں کائنات کی تسبیح و تحسین ہے۔

مردمانی صلح در بین صفا و پیمانہ پیکر خوس برونہ سے دو حلقہ نشین ہیں گویا جی پیکر و مرد

جس سے اس کے مصلحتی سرورِ مادیہ کی نشان دہی ہے۔

وَمَا تَكُنْ لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ بِشَيْءٍ فَتَتَحَذَّرُونَهُ أَفَبُغْتُمُ اللَّهَ فَقْدًا وَأَنْتُمْ أَنْتُمْ تَخْلُقُونَ

من "تبدل" و "ب" لہذا تصور ہے ملت

رسائل میں لکھتے ہیں، اس میں

محرم طو۔ یہ حدیث صحیحہ ہے۔ اے نبی اللہ تو اسے علیہ کو مت یقین کی چیز کا علم دے۔

وہ بلوچوں کے ساتھ تصویر کے حقارت پر سر پر یہ ٹوکھا کر گیا اور انہیں دو غلوں پر عطا فرمائے۔ چنانچہ جناب بلوچ

جہت سے منسوب اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُكَ فِي رَحْمَتِهِ

وَمَا أَفْعَلُ لَكُمْ قُلُوبًا بَشَرَةً ۖ قُلُوبُكُمْ خُلُوعٌ لِّمَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يُغْنِي عَنْكُمْ كَثْرَتُهُمْ شَيْئًا ۚ وَمَا يُنْصِرُهُمْ ۚ وَمَا هُمْ بِمُعْزِزِينَ

ملاحده	عربی	فارسی
--------	------	-------







وقت قیامت کے صہور کرنے کی رشتہ نشیں میں کرنی چاہیے۔ چنانچہ اس حدیث کی تشریح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ سَوَّىٰ شَيْئًا عَيْنٌ مُسْتَقْبِلَةٌ  
أَفْ رِئُوسٍ مَّا فَتَلَىٰ نَفْسُهُ لَدَىٰ عَالِيهِ وَكَثْرَتِ  
كَانَ كَذَلِكَ دَعَاؤُهُ (یعنی جلد، سر، سر)

یعنی جو شخص صہور کرے اس کی صورت صاف ہو جائے گی اور اس کے دل کی حالت بھی صاف ہو جائے گی۔  
صہور کرنا صہور کے واسطے کہ پھر کوئی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ  
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكُمُ الْفَلَاحَ وَالْجَبَلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ  
تصویر علی رضی اللہ عنہ کے اس حدیث میں تشریح کی گئی کہ جب صہور کرے تو اس کی صورت صاف ہو جائے گی اور اس کے دل کی حالت بھی صاف ہو جائے گی۔  
اس حدیث میں صہور کرنا صہور کے واسطے کہ پھر کوئی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ  
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكُمُ الْفَلَاحَ وَالْجَبَلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

یعنی جو شخص صہور کرے اس کی صورت صاف ہو جائے گی اور اس کے دل کی حالت بھی صاف ہو جائے گی۔  
صہور کرنا صہور کے واسطے کہ پھر کوئی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ  
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكُمُ الْفَلَاحَ وَالْجَبَلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ  
تصویر علی رضی اللہ عنہ کے اس حدیث میں تشریح کی گئی کہ جب صہور کرے تو اس کی صورت صاف ہو جائے گی اور اس کے دل کی حالت بھی صاف ہو جائے گی۔  
اس حدیث میں صہور کرنا صہور کے واسطے کہ پھر کوئی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ  
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكُمُ الْفَلَاحَ وَالْجَبَلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب صہور کرے تو اس کی صورت صاف ہو جائے گی اور اس کے دل کی حالت بھی صاف ہو جائے گی۔  
صہور کرنا صہور کے واسطے کہ پھر کوئی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ  
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكُمُ الْفَلَاحَ وَالْجَبَلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

حدیث پر بحث سے قبل سوال پر روشنی ڈالتی ہے

## مسائل حدیث

ہاں یہ ہے کہ آدمی صہور کرے تو اس کے دل کی حالت بھی صاف ہو جائے گی اور اس کے دل کی حالت بھی صاف ہو جائے گی۔  
صہور کرنا صہور کے واسطے کہ پھر کوئی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ  
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكُمُ الْفَلَاحَ وَالْجَبَلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ  
تصویر علی رضی اللہ عنہ کے اس حدیث میں تشریح کی گئی کہ جب صہور کرے تو اس کی صورت صاف ہو جائے گی اور اس کے دل کی حالت بھی صاف ہو جائے گی۔  
اس حدیث میں صہور کرنا صہور کے واسطے کہ پھر کوئی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ  
أَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكُمُ الْفَلَاحَ وَالْجَبَلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ



اسم تہذیب میں سے کہ یکہ دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے دین کی باتیں پوچھو صحابہ کرام سوالات کے لیے آئے تو پھر جہاں میں سنی شکل میں حاضر ہوتے اور انھوں نے مذکورہ سوالات کئے مرقات ج ۳ ص ۴۳۔

معلوم ہوا کہ جبریل میں کماحقہ سے بیٹے تھے تاکہ وہ اپنے شغل سے بہت دیر نہ رہی، علیہ السلام سے ورنہ میں ماضی کے۔  
- یہ میں دورانی سے سوں کرنے کا طریقہ کیا ہے۔

یہاں یہی کی رویت میں ہے کہ جبریلؑ یہ وار موت میں بسے بیٹھے جیسے نماز میں نماز میں بیٹھا ہے کب  
سے احمدی مصدق علیہ السلام ۳۶۹ مسمر شریف میں حضرت شریفی نے نماز میں غصہ سے غرور کیا  
یہ بھی کہہ دیا میں حضور علیہ السلام کے دربار میں دو روز کو کر بیٹھے اور آپ نے پتہ پتہ دوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں  
پر رکھے۔

حضرت طہلہ رضی اللہ عنہا سے کہتے ہیں کہ حرم میں داخل ہونے کے لئے اس کی شکل میں حاضر ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حرم  
میں سر کی آواز نہیں آتی۔ اس میں خلعت یا حتیٰ کہ ٹخنوں کا آواز نہیں آتا۔ بکرمہ جس میں اپنی مجلس کی طرف داخل ہوتی  
تھی وہ جگہ کہ حضور پریم علیہ السلام بھی حرم میں داخل ہوتے تھے۔ قرآن میں ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرْغُوبًا  
فَلْيَرْجِعْ إِلَىٰ أَهْلِهِ عَلَىٰ خِلْعَةٍ مِّنْهُنَّ لَئِنْ رَأَوْهُ فَتُفْهِمَ فَاغْلُظْ۔ جو شخص سے تم کو تمنا ہو تو لوٹے اپنے گھر  
اپنی خلیعتوں میں کہ وہ اس کو دیکھ کر نہ پہچانے۔ اور اگر وہ تم کو تمنا ہو تو اس کی خلیعتوں میں سے ایک خلیعت پہن کر  
واپس لوٹے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلیعتوں میں سے ایک خلیعت پہن کر لوٹنا ضروری ہے۔ یہ خلیعتیں خلیعتیں تھیں جو کہ  
میں پہنتے تھے۔ معلوم ہو کہ اگر جب لباس پہنتے ہیں اس کے واسطے ہی کہ وہ اس کی خلیعتوں میں سے ایک خلیعت پہن کر  
لوٹے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلیعتوں میں سے ایک خلیعت پہن کر لوٹنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضور پریم علیہ السلام  
میں کوئی کوئی شے پہنتے ہیں تو ان کو ان کی خلیعتوں میں سے ایک خلیعت پہن کر لوٹنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضور  
پریم علیہ السلام میں کوئی کوئی شے پہنتے ہیں تو ان کو ان کی خلیعتوں میں سے ایک خلیعت پہن کر لوٹنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے  
کہ جب حضور پریم علیہ السلام میں کوئی کوئی شے پہنتے ہیں تو ان کو ان کی خلیعتوں میں سے ایک خلیعت پہن کر لوٹنا ضروری ہے۔

نہ نہ وحدت سے کوئی رہ سس کی کیا جہت نہ ملک میں کو بندہ سے تحقیقت میں نہ جاے  
 مل میں نہ افس کی باد صوب نہ افس کی تیر دیگے۔ علی قاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہاں ہر بندہ کا کہیے ہے  
 حق بہ بندہ کہ نبیا کریم و ائمہ علیہ السلام و علی ہیں و کتاب و حدیث و صرف

۱۔ رمضان کی صیامہ زکوٰۃ دہستہ میں کہ جہاں تک صیامہ زکوٰۃ سے صحابہ کی موجودگی میں سوالات کرنا کی لیے کسی ایک صیامہ زکوٰۃ دہستہ کے صیامہ زکوٰۃ دہستہ میں کہ جہاں تک صیامہ زکوٰۃ سے صحابہ کی موجودگی میں سوالات کرنا کی لیے کسی ایک صیامہ زکوٰۃ دہستہ کے صیامہ زکوٰۃ دہستہ میں کہ جہاں تک صیامہ زکوٰۃ سے صحابہ کی موجودگی میں سوالات کرنا کی لیے کسی ایک صیامہ زکوٰۃ دہستہ کے

یہاں مائے حسرت مرقس نکلی ہے جو مع تعلیم و تربیت کے اور یہ نگہ نہ رکھتی ہے۔ دیکھئے حسرتِ مہر ۶



















کے گزشتہ آدمی جنت و نشتی ہو جاتا ہے۔ اس باب میں یہ بتانا مقصود ہے کہ غل کے لیے یہ شرط کے بعد ہر سال پیر یا دو گنی کی جگہ پڑتا ہے۔

۱۔ یہاں دو کتبے ہیں اس کے لیے بھی نیت شرط ہے۔

۲ وضو۔ یہ نماز کے نزدیک اور ان طرح ہر نماز و تاشی و الحمد عامر صحابہ و بیٹے و سون بھی میت شرط ہے لیکن صرف کے نزدیک صرف کے لیے نیت شرط نہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ جب میت کے ساتھ رکنا ہوتے تو اس کا رب میں ملتا۔

۳ سہر میں عام دعا ادا ہے کہ اس کے لیے نیت شرط ہے بغیر نیت کے نہ سون ہی میں عبادۃ مقصودہ ہے۔

۴ رکوع۔ تہ و متعلقین کو رکوع بغیر نیت کے اور میں ہوتی

۵۔ ۶۔ جمع و روزہ۔ اس میں اور ربو کے نزدیک شرط ہے۔ اہل مام، علم، طبع، اور ترک کر کے۔ روئے کی یہ گان ہے۔ رمضان کی بعض ضروری میں سے۔ لیکن عطار، محمد اور امام زکریا کا مسلک یہ ہے۔ کہ یہ رمضان میں طہن نیت کی ضروری ہے کیونکہ رمضان میں طہن ضروری ہے۔

یہی، ہر نماز و تاشی کے نزدیک عام شرط ہے دوسرے مکان و طلاق وغیرہ۔

۷۔ وَالْأَخْكَافُ۔ شرط ہے۔ حتیٰ کہ اگر کسی نے بغیر نیت کے یہ کر دیا کہ میں نے یہ کیا، حریہ، اور اس کے نزدیک ہر نماز و تاشی کے نزدیک واجب نہ ہوگی۔ لیکن صاحب اس امام شرط ہو چھیندے کے نزدیک ہر نماز و تاشی کے لیے عبادۃ مقصودہ میں شرط ہے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور ان کے لیے شرط ہے۔

۸۔ کہتے ہیں کہ یہ نماز و تاشی میں ہوتا ہے۔ اس کے متعلق بعض صاحب گزشتہ اور اس میں ہر نیت ہے۔

وَقَدْ كُنَّا يَتْلُونَ الْقُرْآنَ لَكَ وَأَنْتَ تَسْمَعُ ۚ

۹۔ اور اللہ تم سے قرباں میرے محبوب تم کو۔

نہی نیت جملہ۔

۱۰۔ بھاری سے شاکلہ کا ترجمہ نیت کہ ہے۔ دیکھ اصل معنی اس کے طبیعت کے ہیں۔ جو طبیعت کے معنی کا کہ کہ ہے جو خلع اس کے درمیان و مملکت ہے۔ جی کہ وہ سعید ہے اور اچھے۔

۱۱۔ رشتی ہے اور اسے کہ کہ کہ ۱۲۔ حضرت حسن بصری صلی اللہ علیہ وسلم۔ بنی قرۃ مرنی سے اس کے معنی ہیں۔

۱۳۔ در بعض نسخہ کے ساتھ کہ معنی دین و ربیب کے کہ ہیں در بعض نے طریقہ کے۔

۱۴۔ مَنَحْنِي صِلَىٰ مَنْهُ عَيْنِي وَنَسْتَعْرِضُكَ ۚ | حضور کر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چہ جنت و نیت ہے۔

۱۵۔ بھاری،

۱۶۔ یہ اس حدیث کا ایک نسخہ ہے جو فتح مکہ کے وقت حضور علیہ السلام نے ادا فرمائی تھی کہ فتح مکہ کے بعد۔

۱۷۔ یہ کہ با کد۔ سلام ہو کہ ہے لیکن جہاد و نیت قیامت تک باقی ہیں اگرچہ ہجرت مقلع ہو گئی ہے۔



یہ تو بہ بھی ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعے آدمی تو بہ حاصل کر سکتا ہے۔  
 وَتُفْتَنُ بِالْأَعْيُنِ هَيْبَةُ يَحْيَىٰ بْنِ كَعْبٍ  
 اور آدمی جو اپنے اہل و عیال پر خرچ (خصوصی نیت سے)  
 ساتھ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔  
 جتنی جیسے صدقہ، مثلاً تو بہ ہے۔ میں تو بہ کرتا ہے اسی طرح اس میں تو بہ ہے۔ یہ معصوم بے لاد مریب  
 ہے۔

### حدیث اَعْمَالُ بِالْإِسْتِثْنَاءِ کے چند بہم فوائد و مسائل

۱۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسَدٌ ۱ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سید عالم  
 ﷺ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَمْ يَلِدْ ۲ جس نے نہ تو اس سے پہلے نہ بعد از اس کے پیدا کیا اس کا تو بہ نیت سے  
 سب سے زیادہ حاصل ہوتا ہے۔  
 یہ حدیث اس کتاب میں مع غیر قرآنی کے نقل کی گئی ہے۔ اس میں مزید نئے فوائد رکھے جاتے ہیں۔ اس حدیث  
 سے جو امور نکلتے ہیں وہ یہ ہیں یا وجہ استحقاق میں یا مبادیات کا ثواب کی  
 نیت کا ثواب نیت صریح اور یہ بدعت اور کثرت اس حدیث سے اس سے کوئی نیا منہ نہیں ملتا۔ اور اس میں  
 بھی اصل سے کئی تعلق فرمایا ہے کہ اس سے منہ کیا جاسکے یعنی مبادیات کا ثواب اس انصاف کی بنا پر  
 نیت واضح مگر یہ کہ بدعت و مومن کو اور جس کے ساتھ تو بہ کی تقریر ہو۔ اگر کسی کا مکرر آدمی نیت پر کے  
 سے اردو لغات سے جاننے کا اور اس کا ثواب ہے۔ چنانچہ علامہ عینی علیہ الرحمہ کی حدیث کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔  
 ۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ۳ اس حدیث میں نیت خیر کی تو بہ بھی گئی ہے مصلحت  
 سے ثابت علی بن ابی طالب  
 اور یہ کہ آدمی کو اس کے عمل کا ثواب نیت کی وجہ سے مل  
 جاتا ہے۔

۳۔ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ۴ اس حدیث میں نیت خیر کی تو بہ بھی گئی ہے مصلحت  
 سے ثابت علی بن ابی طالب  
 اور یہ کہ آدمی کو اس کے عمل کا ثواب نیت کی وجہ سے مل  
 جاتا ہے۔  
 ۴۔ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ۵ اس حدیث میں نیت خیر کی تو بہ بھی گئی ہے مصلحت  
 سے ثابت علی بن ابی طالب  
 اور یہ کہ آدمی کو اس کے عمل کا ثواب نیت کی وجہ سے مل  
 جاتا ہے۔

۵۔ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ۶ اس حدیث میں نیت خیر کی تو بہ بھی گئی ہے مصلحت  
 سے ثابت علی بن ابی طالب  
 اور یہ کہ آدمی کو اس کے عمل کا ثواب نیت کی وجہ سے مل  
 جاتا ہے۔



کھڑی رکھوں۔ اس کے پیرے پوچی یہ کھر کی کیوں رکھی تے خواب دیا ہوئے ہے۔ تپ نے فرمایا کہ جو بہت کھڑاں سے جہ نماں نماں کی تو یہ جماعت کے کھڑے ہو جانے کا علم ہو یا کرے تو ہو تو خود بخود تجھے میری ستہ شام ت

۲۔ غریبوں کو کرنا کاروبار ہے۔ خزان و حدیث سناس عمل پر تو بہ مقرر کیا ہے خواب اگر کوئی ایسے ہو کہ جس کا رشتہ دار ہے اور نیت یہ کرے کہ غریب رشتہ دار کو جسے میں ملواری بھی ہے تو ایسی صورت میں اس کی وجہ سے اس کو وہ خواب مل جائے گا۔ ایک مسئلہ ۵ دوسرے مسئلہ ۶۔

۵۔ مار چڑھا کا خواب ہے لیکن آپ کہہ رہی تھیں کہ جو کھڑا پڑھتے ہیں جو درجن سے در آپ کی یہ اس کو ملے گا کہ جب وہ پڑھوں گا تو میری وجہ سے اور تو بھی یہاں آئی تھی کہ وہ سمجھا اور وہاں گئی یہاں سے تو اس کے خواب میں نہ تھا۔ ایک مسئلہ ۶۔ دوسرے مسئلہ ۷۔

۶۔ مسجد میں بیٹھ گیا۔ اگر اس کے ساتھ اختلاف کی نیت کرے تو خواب اختلاف مل جائیگا۔ کہ ساتھ رشتہ دار کو کہہ دیا تھا۔ رہے تو کچھ حدیث جماعت کا منتظر رہیں سے مار کا خواب ملے گا۔ یہ نیت کرے کہ کسی دیکھیں گھروں کا ماہ احمد کی تبدل کرے سے حدیث میں کو یہ خواب بھی مل جائیگا۔ کہ ساتھ دوسرے پر جسے کی نیت کرے کہ میں ملواری دوں۔ اس وقت وہ بھی کوئی دینی جان مل جائیگا۔ اس کی کوئی مسئلہ ۸۔ اس کا خواب دوں گا کہ کسی کو چھینا ہے تو اس کے سر میں صلی علیٰ علیہ وسلم کا۔ سب دینی جان ملے گا کہ کسی سے گھر میں مسجد میں اور میں ملواری ملواری خواب مل رہا ہے یہ حدیث ملے گا۔ اس مسئلہ ۹۔ حال بعد کا یہ مطلب ہے کہ خیریت کرنا دینی جائیگا۔

۱۰۔ ایک شخص نے خواب دیا کہ وہ بار بار ہے۔ مار چڑھا۔ ایک حدیث میں سے لیکن اگر وہ اس میں یہ سمجھ کرے کہ میں کو تکلیف دہ چیز نہیں۔ اس کو ملواری ملے گا۔ سو میں جماعت کروں گا کسی کو کو کام کرتے دیکھوں گا تو سمجھ جائیگا۔ کہ اس کو اس میں کرے کہ میں مسکروں گا۔ یعنی میں کریگا۔ سب کا ایک خواب مل جائیگا اور یہ بار بار ملے گا۔ پھر مطلب یہ کہ اگر تو ان امور کرے کہ تو یہ ضرور مسکروں تو خواب مل جائے۔ اسی سے حدیث میں فرمایا۔ کہ میں نے اپنے منہ میں غنیمت کہ میں نے اپنے منہ میں اس کے عمل سے زیادہ مستحق

۱۱۔ مرفوع کہ اس حدیث میں ہے کہ یہ شخص نے کہا کہ میں نے کو ہر دو کام جس کی جماعت حضور کو صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ مسکرتی سے کیا ہے تو وہ کام حدیث ہو جائیگا اور میں پر خواب ملے گا۔

۱۲۔ چار سالوں کی دوستی میں گروہ دہری سے منہ کی حیثیت دیکھی جائے تو ہر سے دوسرے مسئلہ میں اس میں تہ بہت دوسرے مسئلہ میں گروہ دہری سے منہ کی حیثیت دیکھی جائے تو ہر سے دوسرے مسئلہ میں

۱۳۔ منہ محسن میلاد کے قیام و اجتام کو بیچے۔ گریہ یہ ہے کہ حضور سید عالم نو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سر۔ خواب کے فضائل و مناقب بیان میں اور آپ کی سیرت میں کہ قوم کے سامنے رکھی جائے تو اس حدیث کی رو سے



کا ثواب ہے اگر مجلس میں دس دن یا غرض بہا و تمکد ہو جس کو فرض ہو وہ جب کچھ بپا جائے وہ جہاں بیٹھا جائے۔  
- پنج مجلس کا ثواب وہی ہے جس کا ہر سوستی ہے وہ تو اس کی دیکھ سولہ سو ہی نہیں سکتا یہ نیت غلط ہے اور  
بہا و صحت کر دیتی ہے۔

۱۔ یا مثلاً بیست سے میرے ساتر یا چالیس یا دن کھانا یا کھانا نہ کھین کو حلیہ جاسے اور نہ نیت ہو کہ دن بھر  
سے تین سو سال کی عمر سے ساتر جمع کرے جسے میں تو میرے ساتر میں اس کے جو دن کا نہ ہو سکتا  
میں اس کے ساتھ گوشت یہ جو کہ اس مقدار کے ہی کا تو دینے میں تو بہ پہنچتا ہے ویسے نہیں یا کھانا سامنے رکھ  
یا سر دہی سے اس کی صحت کر دیتی ہے پہنچے وہ بتا دیا ہے کہ تو بہ پہنچے کے لیے دن بھر کرنا ضروری  
ہے جس کے بعد بھی یہاں نوٹ لیا جائے خود بخود یا پھر عرصہ میں خبر کیا جائے یا قرآن پڑھ کر اس کا ثواب میت  
جاسے ہر طرح کا کرے ہیں تو یہ تو میں کوئی مسحت جو طرح نہیں کیونکہ اعمال کا دور واریت پر ہے  
۲۔ یا طبع بہت کے دن سے حد و ثبائع سے ہیں در کھڑے ہوتے ہیں ان کی میت پر ماتی ہے نہ بیٹا بیٹھے ہے  
اس سکو کر کے ہے میت پر نہ ہر طبع جس کی نیت حدیث میں آیا ہے کہ اصل مدرسے پڑھتے رہیں تو یقیناً موجب  
۳۔ یا حدیث میں ہے کہ ایسا ہے کہ اس کے ساتھ ہر روز ہر روز کے اور میت کو کھانا جو ہے تو امید مغفرت ہے نہ اس  
۴۔ یا حدیث میں ہے کہ جو شخص کا جو دھرم ہو اس کو بخش دے تو اس کو جنت میں لے کر آئے گا اور میت پر ہے در جب  
۵۔ یا حدیث میں ہے کہ تو اب نہ کہ وہ مال کا کرے والی کو جب کوئی کیس حسنیت پڑتی ہے اور یا طبع کر کہ کرنا عظیم  
۶۔ یا حدیث میں ہے کہ علیہ السلام کیا تھا یہاں سے اس کے جس طرح سے بہر حال و نیت و مانتا ہو وہ  
۷۔ یا حدیث میں ہے کہ جو اس قسم کے صفت پر اس کی حدیث کی رہائی میں مل ہو جاتے ہیں۔ یا فہم  
۸۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کی دت و صفات پر بیان لایا جائے اور بہ نقص  
۹۔ یا حدیث میں ہے کہ پان و نہ وہاں سے اس کے متروک ہی کے مطابق رہی نہ ہو جائے  
۱۰۔ یا حدیث میں ہے کہ اگرچہ نہ اس کے رسول علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ اس کی تصدیق کی جائے وہ  
۱۱۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو عمل کیا جائے اور وہی سے بچا جائے اور ہر وقت اور ہر آن آپ کا ادب و احترام  
۱۲۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ آپ کے بہت و اصحاب سے محبت کی جائے کہ اب اللہ کے لیے فیسیح  
۱۳۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو ہے پر جان لیا جائے اور یہ عہد و کی مدت کے نہ اس میں بنایا جائے  
۱۴۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو ہے کہ اس کے لیے نصیحت کے مسمی ہیں کہ معصوم ہیں ان کی اعلیٰ علت کی جائے  
۱۵۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو ہے کہ اس کے لیے سجدہ کرنا اور کیا جائے وہ صدقات و زکوٰۃ  
۱۶۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو ہے کہ اس کے لیے سجدہ کرنا اور کیا جائے وہ صدقات و زکوٰۃ  
۱۷۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو ہے کہ اس کے لیے سجدہ کرنا اور کیا جائے وہ صدقات و زکوٰۃ  
۱۸۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو ہے کہ اس کے لیے سجدہ کرنا اور کیا جائے وہ صدقات و زکوٰۃ  
۱۹۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو ہے کہ اس کے لیے سجدہ کرنا اور کیا جائے وہ صدقات و زکوٰۃ  
۲۰۔ یا حدیث میں ہے کہ اس کے وہ جو ہے کہ اس کے لیے سجدہ کرنا اور کیا جائے وہ صدقات و زکوٰۃ











درمیدہ پرستہ اندر گئے

اس حدیث کو امام نے نہروہ میں بھی ذکر کیا اور مسلم نے کتاب الایمان میں اور نسائی نے بیعت بنو امیہ میں حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک خطبہ ہے جو انھوں نے اس وقت دیا تھا جب کہ گورنر بنو شعیبہ کا ساتھ ہو گیا تھا اور یہ بنو امیہ کا مقررہ وقت تھا۔ حضرت امیر بن شعیبہ کی وفات سے پہلے میں عمر امیر مکہ کو کہہ گئے تھے: یہ کہتا تھا کہ بعد از حضرت حذیفہ بنی تمیمہ کو کوہ چاکہ مقرر کیا گیا تھا۔ وقت کے بھی عبور و نقل کے ہیں۔ بلکہ اس خطبہ میں اس خبر سے مستفاد ہے کہ بعض مقررہ گورنر کے ہیں۔ وہ بجا ہے۔ مسجد حرام ہے۔ جیسا کہ حضرت بنی امیہ میں مسجد بنی مکہ۔ اب الکیہ کے خطبے میں حدیث جبریت پر خطبہ زہرا م مکتوب کہ بعد از اس سے بعد کو عبور و نقل کی تحقیق کی اور اپنی ذات کے تحقق پر یقین دلایا کہ میں تمہارا تیر فرما ہوں اور تمہارا وجہ تیری میرا وطن نہیں ہے

حدیث امام بنی علیہ السلام نے اس حدیث پر کتاب الایمان کو ذکر کیا ہے اور اس طرف اشارہ کیا ہے کہ میں نے یہ حدیث اس وقت یہ سنے کہ میں نے شری تیر خواہی اور کیا سوچتی ہے کہ انہوں نے بیماری خدیجہ دینی درجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ذات کو کہہ گئے ہیں ویسا تو مصلح پر کاربہ کا اثر احوال ہے کہ اس حدیث کا عام ہے۔

اللہ تعالیٰ طعن سیر اور طعن علیہ المصلوۃ و المتعبد حصہ بخاری کی شرح مظهر پر ایسی ہے یاں مقرر فرماتے اور علی علیہ السلام میں علی بن ابی طالب سے مراد فرماتے اور احزاب میں بجا ہر مصلوۃ کا نہیں۔ شریعت کے ہیں بجا ہر مصلوۃ و متعبد۔

## کِتَابُ الْعِلَالَةِ

علم کی تعریف اور اس کے اقسام | امام کے نزدیک مَحْصُولُ الْعِلْمِ اُمِّیَا الْمُتَوَرِّدُ ہوتا ہے اور علم ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم ایک صفت ہے جو تعریف ہوتی ہے۔ جسے فہم و تدبیر کہتے ہیں جس کی وجہ سے امتیاز کا نکتہ ہوتا ہے۔ یہاں امام بخاری کا مصد

امیہ و حقیقت کو بیان کیا ہے کیونکہ اس میں شریعت سے تعلق میں کھتی۔ اس کا مقصد علم کے مختلف کرنا ہے۔ یہاں علم سے مظهر و مصلوۃ جس سے تدبیر و عمل کی رصا حاصل ہو جائے کہ یہاں علم صرف ہمارے حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ وہی مصلوۃ ہیں کہ انہوں نے ان کی رفا کس بات میں سے اس لئے ایسے علم کے حصوں کے ہیں۔ یہاں لانا تیر سے

علم و مصلوۃ کی فرماتے ہیں کہ علم جن مصلوۃ کے مظهر سے متعدد قسم کا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک علم فی ہر







نہیں جب آپ گفتگو پوری کر چکے ہوں۔  
 یہ چاہتے ہیں کہ اس کی تائید کر دے کہ میں جہ  
 ہر۔ فرمایا میں نے جب وہ اس کا ٹھکانہ  
 تھا کہ اس سے کہا کہ اس کا نام ہے۔  
 کہہ رہی ہیں؟ فرمایا جب کامیابی کے لئے  
 تو کھڑی ہو کر اس کا انتظار کرو۔

فَصِي عَدِيْنَه فَاِنْ يَنْتَظِرُكَ اَنْ تَقُوْلَ  
 اَسْتَعِيْنُكَ اَوْ اَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَاَنْتَ  
 صُعِقْتَ اَوْ اَمْرٌ لَكَ فَتَنْظُرُكَ فَتَقَالَ  
 كَيْفَ اَصْبَحْتَ اَوْ اَوْفَى اَوْ اَوْفَى اَوْ  
 مَسْأَلَةً فَاَنْتَ تَنْتَظِرُكَ اَوْ اَوْفَى

۱۔ اس حدیث کو امام نے کتاب البرقی میں بھی ذکر کیا ہے اور مسلم و ترمذی و بیہقی و  
 نوکری و مسال۔ ترجمہ یہ ہے کہ اگر آپ نے کسی کو اس کی دعا یا مسئلہ پر پوچھا تو اس کا جواب  
 ۲۔ جب مسال میں سے مسال کے معنی میں ہو تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔

۱۔ اگر آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۲۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۳۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۴۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۵۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۶۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۷۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۸۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۹۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔  
 ۱۰۔ جب آپ نے اس کا جواب دیا تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔

## بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِيْمِ

یو مَن رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِيْمِ

۱۔ جب کوئی شخص بلند آواز سے بھی مسمیٰ ہو سکتا ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ وہ  
 یا حرم ہو یا عورت ہو یا کسی اور کو گستاخ کر رہا ہو۔

۱۱۔ مَن عَنِ اللّٰهِ نَبِيٌّ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْلُقُ عَمَّا

سَمِعَتْ عَنِ عَيْنِهِ وَتَسْمَعُ فِي مَسْمُوعِهِ

۱۲۔ مَن عَنِ اللّٰهِ نَبِيٌّ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْلُقُ عَمَّا

۱۔ جب کوئی شخص بلند آواز سے بھی مسمیٰ ہو سکتا ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ وہ  
 یا حرم ہو یا عورت ہو یا کسی اور کو گستاخ کر رہا ہو۔  
 ۲۔ جب کوئی شخص بلند آواز سے بھی مسمیٰ ہو سکتا ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ وہ  
 یا حرم ہو یا عورت ہو یا کسی اور کو گستاخ کر رہا ہو۔



عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی

### مسئلہ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی

### باب قول المحدث حدثنا وأخبرنا وأثبت

باب حدثنا وأخبرنا وأثبت

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی

### مسئلہ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی  
 من باع بطنی فبیع بطنی و من باع بطنی فبیع بطنی







# فوائد و مسائل

ماہر جی میرزا جی سے اس حدیث کو کتاب، بعد میں اس میں دو رکعت سے مسنونہ کتاب

اور اس کی روشنی کے خلاف، اس کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث میں مسلمان کو گھر کے درخت سے

سیڑھ دی گئی ہے جیسے کچھ درخت اور اس کے چاروں طرف بستی و نہاد ہوتے ہیں تو ایسے ہی مومن کامل کا جو درخت

سے بیٹے موجب برکت ہوتا ہے۔ اس میں سے وہ شہید یا بیوی کی سے کہیں گے گھر سے درخت کا سر کاٹ دیا جائے تو

اس میں سنا بھی اس میں سنا جائے۔ یہ کہ گھر سے درخت کا درخت دووں ہوتے ہیں اس میں بھی انسان کی طرح ہوا

دے۔ اس کی طرح اس میں درخت شمس و قمر ہوتے ہیں۔ قمر ہوا و سورہ شمس صحت میں کہ گھر کا تمام

کارخانہ جی پائے ہوئے ہیں۔ حدیث میں صرف مومن و شہید ہی کہتے

ہے حدیث مسائل میں اس مسئلہ کے ساتھ درج ہے۔ اس سے دو روئے اصحاب و سادوں کا امتحان لینے

ہے۔ اس سے اس کے لئے گھر کا درخت نہ ملے کہ گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

نہ ملے کہ گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے

اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے اس کے لئے گھر کے درخت سے







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

اور حضرت شہداء و شہیدین کے یہ منہ جو حضور نور علیہ السلام سے ملے یہاں سے ملے گی تھی یہی جب وہ  
حضور میں سلام میں آئے اور سوال سے اس وقت تک یہاں میں لانے کے دور میں یہ نور کے باب و حرام کا  
رہا نہ تھا کہ وہ حضور علیہ السلام سے سوئے ہوئے میں جلد ہی میں نور سے تھے اور اس کے غم سے تھے کہ کوئی دوسرا نہ تھا  
حضور علیہ السلام سے بلا تعلق سوال کیسے اور چاہی اس میں اس حدیث سے یہ واضح ہو کہ جبر و جہد و جہد و جہد



مردودت میں پڑھو تو یہ بیان ہے کہ یہ ہے۔

بَابُ مَا يَدْخُلُ فِي الْمَأْوَلَةِ وَكَيْفَ هَلِ الْعَبْدُ بِإِعْمَالِهِ لِيَلْبَسَ

باب مردود و مکاتیب کے بیان میں

مقصود اب یہ ہے کہ مردود بھی نیت ہے اور اس کے ساتھ عادت بھی مردود ہے اور اس کے

تو یہ مردود ہے۔ اس طرح مردود بھی نیت ہے۔ بشرطیکہ اس میں کاب و مکاتیب اور کتب و

مردودت ہے۔ یہ ہے کہ مردود بھی نیت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت بھی مردود ہے۔

مردود و مکاتیب میں سے کسی میں مردود بھی عادت ہے کہ اس کا جس عادت و کتب ہے

اس میں عادتیں ہیں جن کے ساتھ عادت ہے۔

مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔

اب مردود و مکاتیب کے ساتھ عادت ہے۔ جو عادت ہے کہ وہ اس کے ساتھ عادت ہے۔















[illegible]

۱۶۹ - قاسم رئیس بدیاجی قُتْلُ مُلُ

فَالْقَائِلُ بِمَا كُنْتُمْ تَأْمُرُونَ

عَنْ صَاحِبِ بَيْتِكُمْ خَدِيمٍ كُنْتُمْ تَعْرِضُونَ لَكُمْ

هَذَا فِي شَفَعِكُمْ هَذَا فِي بَيْتِكُمْ هَذَا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ لَعَلَّيْكَ قَوْلٌ مَنصُورٌ

يَقْسِي ۖ نُنَسِّمُ مِنْهُو ۖ يُعْجِلُكُمْ بِهِ ۖ كَلَامُ

۱۔ اس حدیث کو ہمارے حق، نفس

تواندوم بل - یعنی - کے مسمیٰ خود و قوم کے

سہ ماہی دہلی کے ایک اخبار

پہلے کہ وہ اس کی طبیعت نامہ بھی مکتوب علیہ السلام سے

قرارداد حاضرین گوناگون عکس - انظار میں مسلمانانِ مانت

انفسہ حرمت و دھمکے۔ اس کی حرمت کے نہ بھی حال پر

کہ مسلمانوں کے ساتھ دہلی کی حکومت نے جو معاملہ کیا اس سے

۲۔ حدیث نبویہ بحث مسائل ذیل پر مکمل ہے۔ ۱۔

فہم سب درجہ میں دفت میں سند کے اظہار کی راہ دہ حقوق

دوسرے مطالب کی کتاب و تبدل کا پامس پر محاط لڑائی ہے اور

خارجی مسلمانوں سے ہر عام مسلمانوں کی عزت و مہربانی

سودیہ جبرئیل علیہ السلام -

عبد السلام کم ترازہ اسرارِ نبوت

۵۔ بحصر عمید السلاطین حادین فی تبلیغ و اشاعہ علم

پیشہ سے تھے ۶ صاحبِ برکات عربیہ ادیب و استاد کا یہ سنگ مرئی

وہ رسولہ! علیہ السلام کہ اس کا رنگوں جانتے کہ

باب العلم فی

وہ اس کے پاس

يَعْقِبُ بَعْدَ غُرَّةٍ فِي حَيْضِهَا شَيْءٌ لَا يَدْرِي



۱۔ ائمہ کے ہوا شدہ علم سے تہذیبی

یہی امت میں پہلے پہنچا کر اس کو کھانا دیا کہ جو کچھ حق تھا اس کو اس کے لئے اور کوئی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔  
 بعد از اس وقت اور بعد از اس وقت ہی ہے تو امت میں علم کا شکر ملے گا اور یہاں جس سے واضح ہو کہ علم عمل پر مقدم ہے

۲۔ علم اور فضل  
 قرآن تعظیم کا شکر | علم کا شکر ہے اور ہمارے علم  
 درجہ میں چھوڑا۔ جس نے علم حاصل کیا اس

سوا بقولہ من احمد حدیث صحیحہ وافیہ | نے پورا حصہ حاصل کیا

۳۔ مسائل  
 ہر ایک مسئلہ حدیث و فقہ سے جس کوں جان، حاکم، ترمذی، ابوداؤد نے حضرت ابوداؤد

کی طلب کے یہ سفر کرے تو تہذیب، اس کے لئے جس کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ طالب علم دین کے  
 اور اس کے پہنچانے میں اور اس کے مسائل کی تکمیل میں اس کے لئے سہولت کرتی ہے۔ اسی کے لئے کہ چھوٹے مسائل  
 کی تعلیمت عاید رہے جس سے چھوٹے مسائل کو عام سمجھوں اور علم کا دارالافتاء بن جائے۔ اس کے دارالافتاء میں  
 میں وہ ہر دور میں تھوڑے بڑے مسائل کی میرت ملے جو ان کے علم کو حاصل کیا۔ اس کے لئے عید کا پورا  
 مل گیا۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔

۴۔ ہر ایک مسئلہ حدیث و فقہ سے جس کوں جان، حاکم، ترمذی، ابوداؤد نے حضرت ابوداؤد  
 کی طلب کے یہ سفر کرے تو تہذیب، اس کے لئے جس کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ طالب علم دین کے  
 اور اس کے پہنچانے میں اور اس کے مسائل کی تکمیل میں اس کے لئے سہولت کرتی ہے۔ اسی کے لئے کہ چھوٹے مسائل  
 کی تعلیمت عاید رہے جس سے چھوٹے مسائل کو عام سمجھوں اور علم کا دارالافتاء بن جائے۔ اس کے دارالافتاء میں  
 میں وہ ہر دور میں تھوڑے بڑے مسائل کی میرت ملے جو ان کے علم کو حاصل کیا۔ اس کے لئے عید کا پورا  
 مل گیا۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔

۵۔ ہر ایک مسئلہ حدیث و فقہ سے جس کوں جان، حاکم، ترمذی، ابوداؤد نے حضرت ابوداؤد  
 کی طلب کے یہ سفر کرے تو تہذیب، اس کے لئے جس کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ طالب علم دین کے  
 اور اس کے پہنچانے میں اور اس کے مسائل کی تکمیل میں اس کے لئے سہولت کرتی ہے۔ اسی کے لئے کہ چھوٹے مسائل  
 کی تعلیمت عاید رہے جس سے چھوٹے مسائل کو عام سمجھوں اور علم کا دارالافتاء بن جائے۔ اس کے دارالافتاء میں  
 میں وہ ہر دور میں تھوڑے بڑے مسائل کی میرت ملے جو ان کے علم کو حاصل کیا۔ اس کے لئے عید کا پورا  
 مل گیا۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔

۶۔ ہر ایک مسئلہ حدیث و فقہ سے جس کوں جان، حاکم، ترمذی، ابوداؤد نے حضرت ابوداؤد  
 کی طلب کے یہ سفر کرے تو تہذیب، اس کے لئے جس کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ طالب علم دین کے  
 اور اس کے پہنچانے میں اور اس کے مسائل کی تکمیل میں اس کے لئے سہولت کرتی ہے۔ اسی کے لئے کہ چھوٹے مسائل  
 کی تعلیمت عاید رہے جس سے چھوٹے مسائل کو عام سمجھوں اور علم کا دارالافتاء بن جائے۔ اس کے دارالافتاء میں  
 میں وہ ہر دور میں تھوڑے بڑے مسائل کی میرت ملے جو ان کے علم کو حاصل کیا۔ اس کے لئے عید کا پورا  
 مل گیا۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔

۷۔ ہر ایک مسئلہ حدیث و فقہ سے جس کوں جان، حاکم، ترمذی، ابوداؤد نے حضرت ابوداؤد  
 کی طلب کے یہ سفر کرے تو تہذیب، اس کے لئے جس کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ طالب علم دین کے  
 اور اس کے پہنچانے میں اور اس کے مسائل کی تکمیل میں اس کے لئے سہولت کرتی ہے۔ اسی کے لئے کہ چھوٹے مسائل  
 کی تعلیمت عاید رہے جس سے چھوٹے مسائل کو عام سمجھوں اور علم کا دارالافتاء بن جائے۔ اس کے دارالافتاء میں  
 میں وہ ہر دور میں تھوڑے بڑے مسائل کی میرت ملے جو ان کے علم کو حاصل کیا۔ اس کے لئے عید کا پورا  
 مل گیا۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔

۸۔ ہر ایک مسئلہ حدیث و فقہ سے جس کوں جان، حاکم، ترمذی، ابوداؤد نے حضرت ابوداؤد  
 کی طلب کے یہ سفر کرے تو تہذیب، اس کے لئے جس کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ طالب علم دین کے  
 اور اس کے پہنچانے میں اور اس کے مسائل کی تکمیل میں اس کے لئے سہولت کرتی ہے۔ اسی کے لئے کہ چھوٹے مسائل  
 کی تعلیمت عاید رہے جس سے چھوٹے مسائل کو عام سمجھوں اور علم کا دارالافتاء بن جائے۔ اس کے دارالافتاء میں  
 میں وہ ہر دور میں تھوڑے بڑے مسائل کی میرت ملے جو ان کے علم کو حاصل کیا۔ اس کے لئے عید کا پورا  
 مل گیا۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہ اس کے علم کی توثیق ہوئی ہے۔



هـ وَهَلْ وَهَلْ مَوْتًا تَمُوتُ أَفْ حَقِيقُ  
فَاكُنْ فِي ضَمِيمِ سَجْدِ

[illegible]

یہی ہے کہ کائنات میں ذل و جبر کا تو وجود نہیں  
نور و صاف شکر سے ہے تو مطلب یہ کہ کائنات یہاں

۲۔ دوسری قیمتیں میں ملے ہوئے اجناس میں فرق بنانا۔

۱۰۔ وَفِي مَثَرٍ حَلَّىٰ لَيْلًا عَادِي سَيِّئًا

٨ في مد تجمو سامعهم

۹- وقتی بود که حضرت مصطفی (ص)

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

وَمِنْ عَمَلِهِ أَنْ يَأْتِيَ بَعْضَ الْعِبَادِ وَيُخَوِّفُهُمْ فَيَسْأَلُوهُ عَنَّا فَيَكْتُمُونَ

وَقَدْ كَانَ يُدْعَى تَبْدِي مُسَوِّفٍ مَسَامِي  
بِقِيَمَةِ بَعْدِي قِيَمِي كَمَا يَدْعُو

یہ ہمارا نام روں کہ کہیں گے جو خود بھی حامل ہو۔

یہ حکمتِ ربانہ حقیقت کے جاننے کو بھی کہتے ہیں۔  
یہ انھیں اپنے حقداروں میں رکھے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ سے روایا: کہ میری گود پر جب تک

---



ما دونہ بھیجے تھے۔ اس کی تبلیغ و اشاعت کو جس قدر فرض مانتے تھے

يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ مَا كَانِ السَّبِيُّ حَقًّا عَلَى الْكَافِرِ وَلَا عَلَى الْمُؤْمِنِ

اب اس کے بیان میں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سُحُورُكُمْ بِالْمَوَاطِنِ وَبِالْجَنَاحِ كُنْتُمْ  
تاکہ وہ گناہ عظیم

میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ تھے و سحر و طہیبت میں یہ جہاں  
میں بھیجے تھے کہ وہ جہاں میں یہ سحر و طہیبت کی وقت تک جاری رکھتے تھے جب تک  
کوئی سے شش نہیں درمیان و وقت دیکھو کہ میں بھیجے تھے

۴۸۔ غَيْرَ نِيَّاتٍ مِّنْهُ قَدْ كَانَ لِكُلِّ هَٰذَا  
۴۹۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ  
۵۰۔ لَا تَدْعُوهُمْ إِلَّا بِمَا تَدْعُوهُمْ بِهِ

مطلب حدیث یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں طہیبت فرماتے تھے جب کہ لوگ خوش و خرم  
اور اطمینان سے شش نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سنی فرمادے تھے کہ لوگ گناہ میں دروغ و طہیبت  
کے وقت میں گناہ میں فرمادے تھے۔

۵۱۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ  
۵۲۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ

۵۳۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ  
۵۴۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ

۵۵۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ  
۵۶۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ

يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ مَا كَانِ السَّبِيُّ حَقًّا عَلَى الْكَافِرِ وَلَا عَلَى الْمُؤْمِنِ

اب اس کے بیان میں کہ طہیبت میں اس کی قسم کے لیے وہ مقرر کیا جانے

۵۷۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ  
۵۸۔ سَبَّحُوكُم مَّحْمُودًا بِمَا تَدْعُو بِهِمْ



















[illegible][illegible]

فوائد مسلم  
اس حدیث کو امام بخاری ترمذی میں دس جگہ ذکر کیا ہے۔ مسلم و ترمذی نے علی -  
حداوت الدنیا، و تعمیر الدنیا ۲ جن میں علی بن مسعود سے مراد علامہ یعقوب  
ہے۔ امر علی بن مسعود علیہ السلام کا نام ہے۔ آپ کے باوجود قرآن مجید جس کے نام یہ ہیں ۱۔ یوسف ۲۔







یہ کہ بیچے جس کو کہ مر جائے وہی ذی شرف خیر سدا کا متا ہے۔ چہ چاہیہ ہی جو۔ فتاویٰ سے مراد حضرت  
 ہیں جو خدمت موسیٰ علیہ السلام کے خدمت کا رکھتے اور آپ سے تعبیر حاصل کرتے تھے

مسائل حدیث بہت بہت ہیں۔ ۱۔ بابت حدیث ابن عمرؓ کہ جو کہ پڑھے ۳۰۔ ۲۔ بابت حدیث  
 حاصل کرنی چاہیے ۳۔ سفر کی حالت میں ۴۔ تہ و نفوذ کا حکم ہے ۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
 فرادہ و ناشدہ وغیرہ کا حکم ہے ۶۔ تہ و نفوذ کا حکم ہے ۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
 کیا نرس کے خدمت سے تھے۔ وندہ الم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھے۔ وندہ الم

۲۔ تہ و نفوذ کا حکم ہے

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے















بہد میں تھیں وہ علم گنت آفت  
 شکر بے حساب یہ دکان بہت  
 قریب تھا کہ ایک سال پہلے  
 خیر و کائنات عین وجودت مشکب  
 صدہ دفعہ یہ تھا کہ میں ہر کو  
 و سہرہ سہرہ بے حساب ہوتا تھا  
 شہری بہ بھی شہر و شہر ہوتا  
 و ایک طرف بہ ہوتا میں شہر  
 پی ہوتا و شہر بہ ہوتا شہر ہوتا  
 و سہرہ و شہر میں سہرہ بہ ہوتا  
 و سہرہ ہوتا شہر ہوتا شہر ہوتا

میری

ساتھ نہ جان سکتے سمجھتے تھے

کرنے سمجھتے تھے اس کی مثال نہ ہوتی  
 جو نہیں کر رہا تھا یہاں تک کہ  
 پہلے پہل یہ سب سے لے کر  
 بھول گیا تھا کہ میں نے کیا کر دیا  
 میں نے اس سے لے کر کوئی دیا کوئی نہ  
 مان میں وہ جلیا و کجی تھی وہ بعض ایسی  
 رہا جو سہاوت میں تھی نہ اس سے پہلے وہ  
 نے سب سے لے کر اس کی مثال نہ ہوتی  
 دین میں سمجھتا تھا کہ اور اتنے لگاؤ سے  
 سے اس سے اس کو نہ ہو کہ اس سے  
 کر لیا اور اس میں اس سے اس سے  
 اس مانی ہیں اور اس پر یہاں کو لیا

### قواعد مسائل

۱۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۲۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۳۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۴۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۵۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۶۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۷۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۸۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۹۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔  
 ۱۰۔ ہر ایک کو اپنے کام میں لگنا چاہیے۔



نکلتے ہیں یہ کتاب سے جس میں لکھی ہے اور کھینچنے اور کھینچنے کی طرف فرمائی ہے۔ اور کتاب سے و کتاب سے نہیں لکھی ہے۔

## بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ

بَابُ رَقْعِ لَعْلٍ وَظُهُورِ الْخَيْرِ



نفس میں فساد پیدا کر کے۔ مگر تین مردوں سے زیادہ ہو جائیں گی۔ بعض روایات میں بیشتر لفظ کے غلط لکھی۔  
 یعنی قریب قیامت میں عمرو بن لوط کی کثرت ہو جائے گی۔ اس کے دو معنی ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ عمر بن لوط  
 ہوں مگر تبلیغ کا۔ دوسرا وسیع ہو جائیگا اور دین میں سقہ زیادہ دے دے پھر ہوجائیں گے کہ مستغنی المسلمین کا۔  
 اس پر فہم ہونے کی چیز فی کمال بھی حالت سے پاس لکھ کر بھی ہیں کہ علی کی تشریف مرقی جلد ۲۰  
 ہوگا یہی درستہ میں سات ہونگی۔ مگر عمر میں خصوصیت کی آجائے اور اس طرح عمر ہی دسے  
 کے سیلاب آتے چھو جائیں گے۔ و سہ اتم

## بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

باب فضل علم کے بیان میں

یہاں نفس معنی حیثیت بھی ہو سکتا ہے اور ماہیت یہ مومن کہ گزشتہ باب میں مومن کی تعریف  
 اور اب علم کی تعریف کا بیان ہے کہ مومن جہاں کہہ چاہیں اسلام کی بہت سے یا فصل میں ماہیت کے ہیں  
 میں فصل الموضوع و صلوٰۃ بچا ہوا ہیں۔ جس سے یہ تاہم مقصود ہے علم و علم و علم سے کم ہیں مولا علیہ السلام  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر خود کو تعریف کیا ہے کہ میں علم و علم سے کم ہوں۔ مگر کوئی کہہ نہ سکتا ہے کہ علم  
 یعنی دیگر اشیا کا بعدالہ اس میں ہے کہ اگر کسی کو کچھ دے دیا جائے کہ وہ کہہ جاتی ہیں۔ مگر علم ہی دوسرے  
 جیسے نہ آگ جلا سکتی ہے۔ و سہ اتم

۸۔ میں میں علم دار کعبہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم اس قدر علم دار کہ علم دار  
 کعبہ بعد از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 دوسری بڑی شخصیت فی صدری مسعود  
 عظمیٰ دھنی علم دار من الحجاب کا  
 علم دار کعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابی عمر صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میں نے علم  
 علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ علم دار میں سورج کی روشنی  
 دو درجہ کا کعبہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ علم دار ہے  
 کہ تاریکی میں نہ آسکتا ہے۔ ہر جہاں ہے۔ چوں کہ  
 یہ علم دار دو درجہ حضرت عمر کو دے دیا۔ یہی  
 علم دار کی کہ تیر کیا ہوں کہ علم دار دو درجہ

مردہ دے

بکارتی

۹۔ ہر جہاں میں اس حدیث کو کتاب المتعبد میں بھی ذکر کیا ہے۔ و سہ اتم  
 فیہ و مسل نے قیام میں و ماہیانی کے صاحب علم میں ذکر فرمایا ہے۔ و دو درجہ حضور کریم صلی  
 علیہ وسلم میں کہ تیر کیا ہوں علم دار کعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے و سہ اتم  
 و سہ اتم میں کہ تیر کیا ہوں علم دار کعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے و سہ اتم  
 میں کہ تیر کیا ہوں علم دار کعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے و سہ اتم  
 میں کہ تیر کیا ہوں علم دار کعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے و سہ اتم



یہ سب امور انیسویں صدی کے راجوں کی حکومت کو اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیے۔

بَابُ بَيْدِيٍّ وَهُوَ رَاقِعٌ

یہ ہے جس کے لیے

۱۔ وہ جو اپنے سر پر سونے کی تاج پہنتے ہیں  
 ۲۔ وہ جو اپنے سر پر لکڑی کے تاج پہنتے ہیں  
 ۳۔ وہ جو اپنے سر پر پتھر کے تاج پہنتے ہیں  
 ۴۔ وہ جو اپنے سر پر گلاب کے تاج پہنتے ہیں  
 ۵۔ وہ جو اپنے سر پر گلاب کے تاج پہنتے ہیں  
 ۶۔ وہ جو اپنے سر پر گلاب کے تاج پہنتے ہیں  
 ۷۔ وہ جو اپنے سر پر گلاب کے تاج پہنتے ہیں  
 ۸۔ وہ جو اپنے سر پر گلاب کے تاج پہنتے ہیں  
 ۹۔ وہ جو اپنے سر پر گلاب کے تاج پہنتے ہیں  
 ۱۰۔ وہ جو اپنے سر پر گلاب کے تاج پہنتے ہیں

۱- قَطْرٌ مِّن مِّاءٍ وَخَبْرٌ  
 ۲- عَنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 ۳- فِي حَقِّ كُوفٍ بَيْنَهُمَا  
 ۴- بَيْنَهُمَا فَخْرٌ خَيْرٌ قَدْرٌ  
 ۵- عَنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 ۶- فِي حَقِّ كُوفٍ بَيْنَهُمَا  
 ۷- بَيْنَهُمَا فَخْرٌ خَيْرٌ قَدْرٌ  
 ۸- عَنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 ۹- فِي حَقِّ كُوفٍ بَيْنَهُمَا  
 ۱۰- بَيْنَهُمَا فَخْرٌ خَيْرٌ قَدْرٌ

مسئلہ۔ اس حدیث کو امام کہہ کر صحت سے روایت کیا اور اسے اس حدیث سے روایت کیا۔  
اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی حدیث کو کتاب بخاری میں امام نے روایت کیا ہے۔  
اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی حدیث کو کتاب بخاری میں امام نے روایت کیا ہے۔  
اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی حدیث کو کتاب بخاری میں امام نے روایت کیا ہے۔

نہ کہ نہ ورور دونوں کے ساتھ لڑیں یہ ہے۔۔۔ حج حضور علیہ السلام و تقسیم فی قرمیا کے واقع  
 ہوا۔۔۔ اس موقع پر حضور علیہ السلام نے ایک لاکھ سو تیس ہزار و تیس سو تیس روپے کا خطاب کیا  
 کیا۔۔۔ اور اس سے پہلے لاکھ سو تیس ہزار و تیس سو تیس روپے کا خطاب کیا۔۔۔  
 یہ باتیں یہی حقیقی دور دور بن خیر حضور علیہ السلام کے کسی معانی سے قرآن مجید جو حضرت علیؓ  
 کے لئے ہے۔۔۔ کی کویت سے اپنے نیکو چہرے اور ان کی فکر مری کی تعلیم میں بے غش و







پھر چھوٹے سے بڑے تک  
کے بڑے سے بڑے تک

پھر چھوٹے سے بڑے تک  
کے بڑے سے بڑے تک

پھر چھوٹے سے بڑے تک  
کے بڑے سے بڑے تک

پھر چھوٹے سے بڑے تک  
کے بڑے سے بڑے تک

پھر چھوٹے سے بڑے تک  
کے بڑے سے بڑے تک

پھر چھوٹے سے بڑے تک  
کے بڑے سے بڑے تک















در چند ان دیشہ پیش کیے دینے ہیں۔ حقوریتہ عالم قرعہ محکم علیہ عیدہ کہ فرما ہے۔

وَأَنْتَ خَلَقْتَ رَبِّكَ أَنْتَ

میں نے بت کر دیکھا اور قدرت تجھے دکھائی گئی

مذہبی پہ سارے تھے یہی حسیہ

میرے پاس تھے اور روح ان کی تھی

ساری اسکو پہ سوسوف

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ

میں نے سوچ کر اس کو آپ سے ملنے ساری ہمارے کے خیریتہ جو ہے اور سب دیکھ کر اترتے اور توجہ



















کا کہتے ہیں کہ وہ خود صحیح و سید ہوئے تھے کائنات پر قدرت سے تھکے تھے۔

اس کے بعد وہ دھرم و جہاد میں لڑے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

## مسئلہ حدیث

اس وقت جو کہ جب کہ حضرت ائمہ علیہ السلام نے حدیث کو لکھنا شروع کیا۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔

اس کے بعد وہ دنیا سے ہٹ گئے۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ دنیا سے ہٹ جائیں۔







عَفْوَ وَ تَحِيٍّ مَرَّاحٍ بِمَا كَانَ يَلْبَسُ  
عَفْوَ مَاتَ تَقَرُّوْا نَبِيَّكُمْ وَ تَحِيٍّ  
وَلَا تَحْمِلُوْا بِيْنِيْ قُرْبَانَ حَرِّ زَيْتُونِ  
اِنَّهُ ضَلَّيْتُ بِنَهْضَتِهِ وَ سَمِعْتُ بِهَلْبَتِهِ  
وَقَدْ كَانَ رَسُوْلًا لِّمَنْ هَلَّتْ عَلَيْهِ  
فَعَلِيٍّ وَ مَرَّاحٍ كَيْفَ وَ تَقَرُّوْا فُلَّانُ  
عَفْوَ وَ تَحِيٍّ مَرَّاحٍ بِمَا كَانَ يَلْبَسُ

بجاری

خوب نے دوسرے کو یاد کرنا

**فوائد مسائل** | اس حدیث کا باب سے صحت سبب کہ اس میں حضرت عبداللہؓ پر چھپنے کے بعد ان کا ذکر ہے۔  
۱۔ اگر کسی نے اس حدیث کو کتاب التہجد میں بھی لکھا ہے۔ تفصیلی بحث میں  
۲۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کلام صلی علیہ وسلم کی عبارت کے ساتھ تہجد کی صلا کا ذکر  
کے بعد ہے۔ لہذا حدیث کو دو حصوں میں بٹھا دیا جائے۔ پہلا حصہ اس حدیث کے اولیٰ حصہ کا ہے۔  
دوسرا حصہ اس حدیث کے ثانی حصہ کا ہے۔ یہ حصہ علیہ السلام کا بارگاہِ شریف  
بھی درج و درج کی حدیث ہے کہ تہجد کے بعد صلی علیہ وسلم نے بھی کیا ہے۔

۳۔ اس حدیث میں تہجد کا ذکر ہے۔ یہ تہجد صبح کی ہے۔ اسی طرح مٹھا میں ذکر ہے۔  
۴۔ اس حدیث میں دو حصوں کی تہجد کا ذکر ہے۔ پہلا حصہ دو درودوں کی تہجد کا ہے۔ دوسرا  
حصہ ایک درود کی تہجد کا ہے۔ یہ تہجد صبح کی ہے۔ اسی طرح مٹھا میں ذکر ہے۔  
۵۔ اس حدیث میں تہجد کا ذکر ہے۔ یہ تہجد صبح کی ہے۔ اسی طرح مٹھا میں ذکر ہے۔  
۶۔ اس حدیث میں تہجد کا ذکر ہے۔ یہ تہجد صبح کی ہے۔ اسی طرح مٹھا میں ذکر ہے۔

## يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فِي الْعِلْمِ

ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما نے کہا ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُتَعَلِّمًا فِي رَيْثِهِ وَ هُوَ يَتْلُو  
لِي الْقُرْآنَ وَ كُنْتُ مَعَهُ وَ كُنْتُ مَعَهُ  
عَلَى رَسُوْلٍ لِلَّهِ فَفِي اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ  
میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شاگرد  
ہوئے تھے وہ تھے دو درودوں کی تہجد کا ذکر کرتے تھے  
صلى الله عليه وسلم في حديثه من علمه بغير  
ولن دو درودوں کی تہجد کا ذکر کریں







کون

اصحیٰف و صحاح

معرض علی ہونے چاہیے اور تصنیف بھی درج ہے

۱۔ امام ربیع بن خثعم رحمہ اللہ کے مکتوبہ ادب اور حکام میں بھی ذکر فرمایا ہے مکتوبہ

## فوائد مسلم

۲۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن عبد اللہ بن یونس سے روایت کیا ہے ۳۔ کتابت کو کے وہ

۴۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۵۔ کتابت کو کے وہ

۶۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۷۔ کتابت کو کے وہ

۸۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۹۔ کتابت کو کے وہ

۱۰۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۱۱۔ کتابت کو کے وہ

۱۲۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۱۳۔ کتابت کو کے وہ

۱۴۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۱۵۔ کتابت کو کے وہ

۱۶۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۱۷۔ کتابت کو کے وہ

۱۸۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۱۹۔ کتابت کو کے وہ

۲۰۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۲۱۔ کتابت کو کے وہ

۲۲۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۲۳۔ کتابت کو کے وہ

۲۴۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۲۵۔ کتابت کو کے وہ

۲۶۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۲۷۔ کتابت کو کے وہ

۲۸۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۲۹۔ کتابت کو کے وہ

۳۰۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۳۱۔ کتابت کو کے وہ

۳۲۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۳۳۔ کتابت کو کے وہ

۳۴۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۳۵۔ کتابت کو کے وہ

۳۶۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۳۷۔ کتابت کو کے وہ

۳۸۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۳۹۔ کتابت کو کے وہ

۴۰۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۴۱۔ کتابت کو کے وہ

۴۲۔ کتب میں درج ہے کہ ابن ماجہ نے محمد بن یونس سے روایت کیا ہے ۴۳۔ کتابت کو کے وہ

## مسائل حدیث

۱۔ مسئلہ اول

۲۔ مسئلہ دوم

۳۔ مسئلہ سوم

۴۔ مسئلہ چہارم

۵۔ مسئلہ پنجم

۶۔ مسئلہ ششم

۷۔ مسئلہ ہفتم

۸۔ مسئلہ ہشتم

۹۔ مسئلہ نہم

۱۰۔ مسئلہ دہم

۱۱۔ مسئلہ یازدہم

۱۲۔ مسئلہ بارہم

۱۳۔ مسئلہ سولہم

۱۴۔ مسئلہ سولہم

۱۵۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۱۶۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۱۷۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۱۸۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۱۹۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۰۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۱۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۲۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۳۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۴۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۵۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۶۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۷۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۸۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۲۹۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۰۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۱۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۲۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۳۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۴۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۵۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۶۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۷۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۸۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۳۹۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۰۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۱۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۲۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۳۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۴۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۵۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۶۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۷۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۸۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۴۹۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ  
 ۵۰۔ عن عبد بن ماجہ صحیحہ















وَلَدٌ      تَلَامِيذُ      نَحْسُ حَرَمَتِ بِرَدِّ سَلَامَتِ دِلِ بِنِ

علاوہ اے نبی ہونے پر، حق مرنے، احزاب مرنے، چھینے خاص یہ قوتیں جاکر تصور حاصل نہ ہوا۔

۱۔ روایت نہایت حدیث معلوم کرتا ہے کہ جب تمکس جس میں وہ شخص اور بارہ نموی میں حضور اربعہ سے ملتا

میں باکریا و جملہ برصغیر میں مکمل تھا۔ اس کی دہانے کی حالت کا روق عظیمی نے بھی ذکر کیا ہے۔

۴۸ من بروقت تھے درحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جس میں یہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، ہاں کسی نے

حس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ زنجیری میں حضرت عارفی حضرت بابا صاحب مہاراجا و دیگر بزرگواروں سے

اور ہر کوئی سے لوگوں کو یاد رکھئے۔ جسے خطبہ کا منہ علیہ السلام پہنچے یہ ہمیں ہمیں ہمارا ہمارا

محنت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ محنت میں سکون یہ کہہ دیتے تھے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حَيَاتِكُمْ كَمَا لَكُمْ فِي الْبُيُوتِ كَمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اب یہ بات کریں۔ ان کا نام نہ لیں۔ یہی طرح ہوگی۔

گزشتہ باب میں سالانہ اور مختصر گناہان کا اس کی بنا دیکھنے سے پتہ چلا ہے۔

یہ بات سن کر اگلے منٹ ہی سے مرنے لگا۔ یہ وہ صاحبِ تہِ علم و ادب کی بات تھی، جس نے اسے دوسرے سے دے

مستعین کے لئے کلام کو طبعی علمت سن میں اور چپ کھاتے رب ہمیں حجت و اس سبھی محمد میں

فصل لا حول ولا قوة الا بالله

تکبیر و تحمید اور بیانیہ دعا کے بعد

[illegible][illegible][illegible]

یہ کتاب مکتبہ اسلامیہ لاہور میں  
تقریباً ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی تھی

۳۹۔ اَللّٰہُ کُلُّ شَیْءٍ بِحُكْمِهِ اَعْدَدُ

سَمُحَيَّ تَعْمَهُمْ عَمَلَهُ وَاقْتُلْ

خُی فَوَیہُ فَنَسَمُوْا عَلَیْہِمْ سَمًّا عَظِیْمًا

نہایت خوب چھپی طرح سمجھ رہی ہے،

سب حدیث کو امام ہی غیب الہیہ نے استیصال میں بھی ذکر کیا ہے اور ترمذی نے

نور و سحر

ہیں۔ بسلام، اس وقت یہ جو چپ کہو گویں سے شہر یہ خود مرعہ دیتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے























شعاع الصب در شیار ضربا یا انعکاسی یا

وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْبَشَرَ فَمِنْ أَعْيُنِ الْمَلَكِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْإِنْسَانِ وَمِنْ أَعْيُنِ الْمَلَكِ مَا لَمْ يَأْتِ الْإِنْسَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ بِهِ شَاكِرٌ

[illegible]

فوائد و مسائل

فوائد مسائل اور عقائد کی حدت۔ جیسے کہ کہتے ہیں۔ لاجل قہو سہیف  
اور بعض سیدتہ۔ سہو اپنے حقنی معنی بری بدستہ تو انہم انصیل کا حیویتہ کہتے ہیں یہ ہوں گے۔  
دست و حقوی کے لحاظ سے حجت کے خلاف جو کہ واپس کے لیے دیتے ہوں گے وہ کوئی مجلس میں سے اور  
کوئی سے خارج ہیں۔ یہ مذہب رتو کے نہ ہوں گے۔ حجت میں بھی ہے کہ کثیر فروشنہ علت سے سادہ۔  
لیکن جس مجلس سے۔ اس کو کہہ کر کہتے ہیں کہ حجت میں ہے کہ کثیر فروشنہ علت سے سادہ۔  
یہ کہہ کر کہتے ہیں کہ حجت میں ہے کہ کثیر فروشنہ علت سے سادہ۔

پہلے وہاں کے لوگ اس کے لئے ایک مسجد بنوائے۔ پھر وہاں کے لوگ اس کے لئے ایک مسجد بنوائے۔ پھر وہاں کے لوگ اس کے لئے ایک مسجد بنوائے۔

[illegible]

۱۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۲۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۳۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۴۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۵۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۶۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۷۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۸۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۹۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔  
 ۱۰۔ منہ غصہ نہ کروں بلکہ جو کچھ جس سے کرویدہ ہو اس پر غصہ نہ کروں۔

بَابُ كَيْفِ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

باب مردین کے اُٹھ جانے کے بیان میں

وَكَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهِ ثَوْبًا  
مِنْ حَرَمِ بَنِي نَضْرَةَ كَانَ مِنْ حِمَى رَسُولِ  
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبْتُ يَدِي  
حِينَ كَرَّرْتُ بَعْدَهُ وَذَكَرْتُ لِي  
وَلَا تَقْرَأُ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّ وَبِئْسَ  
حِمَى وَلَيْتَ يَسْأَلُوا حَتَّى يُعْتَوْ فَبَلَّ

وَكَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهِ ثَوْبًا  
مِنْ حَرَمِ بَنِي نَضْرَةَ كَانَ مِنْ حِمَى رَسُولِ  
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبْتُ يَدِي  
حِينَ كَرَّرْتُ بَعْدَهُ وَذَكَرْتُ لِي  
وَلَا تَقْرَأُ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّ وَبِئْسَ  
حِمَى وَلَيْتَ يَسْأَلُوا حَتَّى يُعْتَوْ فَبَلَّ







ثُمَّ جَاءَكَ الْمَلَكُ الْمَلِيحُ فَقَالَ لَكَ عَمَلٌ  
تَنْتَقِمُ عَلَيْهِ عَمَلٌ سَادِسٌ وَاجِبٌ وَاجِبٌ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَنْ تَكُونَ  
تَقْبَلُ فِيهِ لَكَ عَمَلٌ سَادِسٌ وَاجِبٌ  
فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَنْ تَكُونَ  
تَقْبَلُ فِيهِ لَكَ عَمَلٌ سَادِسٌ وَاجِبٌ  
فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَنْ تَكُونَ  
تَقْبَلُ فِيهِ لَكَ عَمَلٌ سَادِسٌ وَاجِبٌ  
فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَنْ تَكُونَ

یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے مال سے  
مردم پر عذاب کرنے کو کہا ہے۔  
یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے مال سے  
مردم پر عذاب کرنے کو کہا ہے۔  
یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے مال سے  
مردم پر عذاب کرنے کو کہا ہے۔  
یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے مال سے  
مردم پر عذاب کرنے کو کہا ہے۔  
یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے مال سے  
مردم پر عذاب کرنے کو کہا ہے۔

۱۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے

۲۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے

## قواعد مسائل

۱۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۲۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۳۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۴۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۵۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۶۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۷۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۸۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۹۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۰۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے

۱۱۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۲۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۳۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۴۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۵۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۶۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۷۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۸۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۹۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۲۰۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے

## بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَمَرَّ بِهِ فَرَجَعَهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَمَرَّ بِهِ فَرَجَعَهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ

۱۰۳۔ ۱۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۲۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۳۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۴۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۵۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۶۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۷۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۸۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۹۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے  
۱۰۔ جس نے اپنے مال سے اپنے مال سے اپنے مال سے















يَقُولُ ضَعْفٌ      وَهُوَ مَقْرَعٌ هَهُ  
فَنَبْرَسُوهُ لَاحِلٌ لَمْ يَخُفْ

پہنچا وہ اپنی سر پہ محمدؐ کے میں کہ جسکو  
ملے کوسم کا ہر مانج مراد جو لوگ اس رتبہ کو  
سے نہ میراث دوسروں کہ پہنچا دی جعفر علیہ

یہ بھی ضرور یاد رکھیں کہ یہی معلم و تلمیذ کے درمیان جو تعلیق قائم رہے

مسائل حدیث

یہ دو برس حدیث و مسائل قرآن و احکامات کے مسماویں جس میں ہر مری صاحب

پانچ سو سو روپے ملے اور ہر مری صاحب کو پانچ سو روپے ملے۔

سید صاحب نے پورا جگہ سے شہر کو منہ دیا۔ روئے۔ شہر کو مل کے اعلیٰ مقام پر نہایت حد سے

حق خدا را در حق کسی و چیزی و ممالک و مساکن و بیابان و در آن کوچه و طرقات و در آن

میں نے وہی سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے

تے یہ اسماء الیہا کہ جو صاحبِ قلم میں حضرت محمدؐ کے ساتھ آئے ہیں ان کے ساتھ یہ کہنا چاہئے کہ

اب اسرار علی السبیل فی الدنیا والآخرۃ  
اب اسرار علی السبیل فی الدنیا والآخرۃ

۱۰۶۔ حضرت یحییٰ بن جبریل نقول  
 حضرت علیؓ نقول فان لم یکن حقاً لله

عبد و سید زید علی شہ  
میں نے علی احمد علی شہ

فردوسِ سابق سے بیت میں ذکر کیا ہے

حضرت علیؓ سے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو سخت گناہ سے  
گرتا ہے وہ اس میں اس کے گناہوں کی گواہی دے گا۔

میں نے یہ سب دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب دیکھا ہے۔

یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے جو کہ ہم نے آج کے دور میں سامنے کیا ہے۔ اس کے خلاف ہرگز کوئی کام نہیں کیا گیا۔



















ہم بخاری سے اس باب میں نہ ملتا ہے۔ ہرگز نہیں دیکھتا ہے۔ اسباب عرب سے۔ پہلے حضرت علیؓ کو  
 لایا گیا تھا۔ پھر عیسیٰؑ روایت کو پیش کیا ہے۔ اس میں سے بہت سے ہیں۔ پھر حضرت زبیرؓ کی حدیث دیکھ کر  
 اس سے وضع ہوتا ہے کہ یہ ایک دفعہ باکرہ و صبیہ تھیں۔ اس پر کجوت بہت سے ڈرتے تھے۔ پھر تھانہ انس کی حدیث  
 نے اس میں جس حدیث سے وضع ہوئے کہ یہ ایک دفعہ اس کے پاس گئے تھے۔ اس سے کام لیتے تھے۔ اور اس حدیث  
 میں اس سے یہ بھی کہتے تھے۔ اس میں کہ ایک دفعہ اس کے پاس گئے تھے۔ اس سے کام لیتے تھے۔ اور اس حدیث  
 ہے کہ حضور علیہ السلام جیوت مدحہ طرح سے خود مدحہ کی ہیں آپ سے تھے کا بھی بہت خوبصورتی۔

## بَابُ كِتَابَةِ الْقِسْمِ

باب کتابت قسمنے کی

اس باب میں اس حدیث کا ہے کہ حضور باکرہ و صبیہ تھیں۔ اس پر کجوت بہت سے ڈرتے تھے۔ پھر تھانہ انس کی حدیث  
 سے وضع ہوتا ہے کہ یہ ایک دفعہ اس کے پاس گئے تھے۔ اس سے کام لیتے تھے۔ اور اس حدیث  
 میں اس سے یہ بھی کہتے تھے۔ اس میں کہ ایک دفعہ اس کے پاس گئے تھے۔ اس سے کام لیتے تھے۔ اور اس حدیث  
 ہے کہ حضور علیہ السلام جیوت مدحہ طرح سے خود مدحہ کی ہیں آپ سے تھے کا بھی بہت خوبصورتی۔

اس باب میں اس حدیث کا ہے کہ حضور باکرہ و صبیہ تھیں۔ اس پر کجوت بہت سے ڈرتے تھے۔ پھر تھانہ انس کی حدیث  
 سے وضع ہوتا ہے کہ یہ ایک دفعہ اس کے پاس گئے تھے۔ اس سے کام لیتے تھے۔ اور اس حدیث  
 میں اس سے یہ بھی کہتے تھے۔ اس میں کہ ایک دفعہ اس کے پاس گئے تھے۔ اس سے کام لیتے تھے۔ اور اس حدیث  
 ہے کہ حضور علیہ السلام جیوت مدحہ طرح سے خود مدحہ کی ہیں آپ سے تھے کا بھی بہت خوبصورتی۔

باب کتابت قسمنے کی

اس باب میں اس حدیث کا ہے کہ حضور باکرہ و صبیہ تھیں۔ اس پر کجوت بہت سے ڈرتے تھے۔ پھر تھانہ انس کی حدیث  
 سے وضع ہوتا ہے کہ یہ ایک دفعہ اس کے پاس گئے تھے۔ اس سے کام لیتے تھے۔ اور اس حدیث  
 میں اس سے یہ بھی کہتے تھے۔ اس میں کہ ایک دفعہ اس کے پاس گئے تھے۔ اس سے کام لیتے تھے۔ اور اس حدیث  
 ہے کہ حضور علیہ السلام جیوت مدحہ طرح سے خود مدحہ کی ہیں آپ سے تھے کا بھی بہت خوبصورتی۔







درد مار کون جو تو اپنے دوا میرے پاس دیں گے سے اچھا فرمیں ہیں جو حضور علیہ السلام کے حضور پہنچے  
 سے ہوں اور دوسرے دوا سے سے منع کر دیا ہو۔ میرے پاس قرآن مجید ہے اور وہ تمہاری سیرت ہے جو ایک مسلمان  
 دینی سے یا پیغمبر کے پاس سے شریعت اور احکامات کے حکم دیتے ہیں اور انکھاتے کہ کامر کے بد سے  
 صحت کو تدارک دے۔

امام کاظم علیہ السلام نے کہا کہ میں نے اپنے دوست اس کا معنوں میں ہے کہ حضرت علی کریم علیہ السلام سے  
 اپنے سے ہوا کہ کیا آپ کے پاس قرآن مجید کے علاوہ کوئی دینی ہے۔ یعنی میں نے کہا کہ میں نے کوئی کتاب نہیں  
 اپنے سے حضور علیہ السلام سے صرف نصرت ہی ہی کرتا ہے۔ اس کی تفسیر معلوم ہوئے کہ یہ نصرت مجاہد سے  
 یا نصرت علی سے ہو رہی ہے۔ میرے پاس قرآن مجید ہے جو سب کے پاس سے میں نے دینی ہی جو حضور علیہ السلام پر ہمارے  
 دینی کوئی دینی ہے جس میں ہے اس کو چھوڑنا یا کسی ایک حد تک اس کے بعض جز کو ترک کرنا یا دینی  
 - علی تو قرآن مجید کا ثروت کہ مسلمانوں کو دیکھ کر اس کی پیروی دے اور اس کی تبلیغ کرے۔ اس کو ترک کر کے بہتے  
 سے کہیں نہیں اتنا کہ حضور علیہ السلام دینی کا کچھ حصہ صرف خود تک محدود رکھتے اور کسی دوسرے سے دیتے۔

حضرت ابو جعفر کا نام و صاحب بن عبد اللہ اسوئی ہے۔ ہوں سے حضور علیہ السلام سے دینی میں نصرت  
 کی ہیں جس میں سے دو پر عادی اور سترہ احادیث ہیں اور دو کو بخاری سے اور تین کو مسلم سے  
 - درمیان۔ جو احمد کو حدیث علی سے محبوب رکھتے تھے وہ ان پر آپ کو حدیثی سے تھا۔ آپ سے کوئی دینی  
 - اس کا افسر بھی آپ کو تھی یا نہیں۔ یہ صواب ہے سب سے چونکہ کہ سہمی تھے۔ ششہ میں کوئی دینی کا مقام جو  
 - حدیث میں معلوم۔

سائل دو سوالیہ دل پہنچتے۔  
 حضرت علی کریم علیہ السلام کے پاس دینی سے احکام و مسائل نہ تھے جو صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 - کو ہی دے سکتے ہیں یا ان سے و تاحات سے منع فرما دیں۔ وہ دین اسلام کی تبلیغ دین ہے اور اس کے حکام و مسائل  
 - جو وہ دینا کرتے۔ خلافت کے مقررین کے کو حدیث علی حکام اسلام کو چھپائیں یا حضور علیہ السلام ان کو حکام اسلامی  
 - دینا نہ دیتے تھے یا ان کو تبلیغ کرنے سے منع کرتے تھے۔ حضور علی نے احکام و سیرت کو لکھ رکھے تھے جس سے علم کی کتابت کا جو نہ  
 - ہوا۔ اس سے بھی ثابت ہو کہ اس سے ایسے احمد کے متعلق ہوا کہ اس کی ذمہ داری سے مقرر ہوں جائز ہے  
 - میرے کہنے میں کہ حضرت علی کے اس جملہ سے کہ وہ تو قرآن مجید کے مسلمان کو دینی ہی واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی کے پاس  
 - دین و مسائل نہ تھے تو انھوں سے اپنے علم و بصیرت سے قرآن پاک سے احکام فرماتے تھے جس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن  
 - پر مقرر و فکر کر کے مسائل کو حل کرنا جو قرآن کریم میں مواضع نہ لکھے تھے میں جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ مسائل انھوں نے سیرت  
 - پر مبنی ہوں۔ اس حدیث سے ڈاکٹر شافعی و محدثین اور جرحہ سے اسناد نہ کہایت کہ مسلمان کو دینی کا فرق کے  
 - سے تصادم میں قتل کیا میرے امام و ذوالی شریعت، بحق و بیکر دینی بلکہ ہر دور ایک جماعت یا جمعی کا ہی مسلک ہے۔



اگر مسلمان ڈی کا فر کو قتل کرے تو  
اس سے شہادت یا چاہیگی نہیں

۱۰ عرب و عجم میں ہر قوم کا مسلک یہ ہے کہ اگر مسلمان  
کو ناحق قتل کر دے تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔

۱۱ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۱۲ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۱۳ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔

۱۴ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۱۵ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۱۶ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔

۱۷ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۱۸ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۱۹ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔

۲۰ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۲۱ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۲۲ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔

۲۳ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۲۴ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۲۵ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔

۲۶ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۲۷ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۲۸ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔

۲۹ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔  
۳۰ یہ کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔























سَبَّحُكَ بِحَمْدِكَ يَا مُسْتَعِزُّ الْمُسْتَغِيثِينَ  
فَقَدْ سَجَدَ لَكَ هَادٍ مُسَرِّعٌ بِأَمْرِهِ  
يَنْتَهِزُ مَا فِي كِتَابِ بَيْتِ كَرْنِشٍ يُقْصَرُ  
عَنْ حَتَّى يُخْرِجَهُ سَوْدٌ كَالْبَسْمَلَةِ فِي سَهْلٍ  
يَا مُسْتَعِزُّ الْمُسْتَغِيثِينَ

جی کریم سلیمان علیہ السلام بیہوش ہوئے تو فرمایا :  
 آج بات کو کیا کیا تھنئے اور سے در کیا کیا کر۔  
 چہرے والوں کو (عبادت کے لیے) اچھا لگاؤ۔  
 جو دنیا میں پہنئے اور مھے ہیں۔ شہرت میں  
 کی کھارت

[illegible]

۱۔ میں نے یہ سنا ہے کہ - بعض صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ تم نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں سے جو کچھ تم چاہو اس کو لے لو۔

[illegible]

ان میں کوئی معمولی عہدہ نہ ہوگا۔ جو کہ اس وجودِ شے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

۱۔ یہ کہ وہاں جو لوگ تھے ان کے پاس سے ایک شخص نکلا جو کہ ایک کھوکھلی جالی میں بند تھا۔  
 ۲۔ یہ کہ وہاں جو لوگ تھے ان کے پاس سے ایک شخص نکلا جو کہ ایک کھوکھلی جالی میں بند تھا۔  
 ۳۔ یہ کہ وہاں جو لوگ تھے ان کے پاس سے ایک شخص نکلا جو کہ ایک کھوکھلی جالی میں بند تھا۔

مردان چید میں ہیں یہ سنیہا کے لیے اور دہ شہر کے لیے ۲۰ ہزار روپے کے لیے  
میں ۳۰ ہزار روپے کے لیے ۴۰ ہزار روپے کے لیے ۵۰ ہزار روپے کے لیے  
۶۰ ہزار روپے کے لیے ۷۰ ہزار روپے کے لیے ۸۰ ہزار روپے کے لیے ۹۰ ہزار روپے کے لیے

وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أُتُوا بِآيَاتِنَا إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ تَتَجَافَىٰ لَهُمْ الْوُجُوهُ أَيَّامًا مَّا عُدَّتْ لَهُمْ وَجُمُوعٌ أَلْفٌ مِّنْ ذُلِّ الْأُمَمِ يَخِرُّونَ لِلْأُنثَىٰ خَاخِيَةً وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ تَتَجَافَىٰ لَهُمْ الْوُجُوهُ أَيَّامًا مَّا عُدَّتْ لَهُمْ وَجُمُوعٌ أَلْفٌ مِّنْ ذُلِّ الْأُمَمِ يَخِرُّونَ لِلْأُنثَىٰ خَاخِيَةً وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

یہ راویوں پر سدا رہا قصہ ہوا ورنہ قیصر و مہر کی کہ نہ ہو یا کچھ آئے۔ سیدنا عبداللہؓ کیسے کہی نہ تھی کہ وہ۔











































میں علیہ السلام پائے تھے یہ ہے وہاں یہ مت کرو اس سے بچو۔ ہم یہ کہیں ہیں جائے گا اس حدیث سے  
 معلوم ہوا کہ کسی شخص کا کہ اس حدیث نہ پڑھ کر یہ چاہے کہ جس کے گھر سے کوئی حدیث منہ ماری جائے گی لیکن  
 اس پر یہ شرط ہے کہ وہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اس  
 میں یہ حدیث بھی دیکھ کر یہ کہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث سے یہ کہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے

## باب من خض بالیم قومًا

باب من خض بالیم قومًا

وہاں جو کہ چاہے اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے

اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے

اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے

اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے  
 اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے اور نہ اس حدیث کو نہ پڑھے



































۳۔ حدیث پر اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل تشیع کو یہ حق نہیں ملتا کہ

اور سرورِ رشی تہہ مدی عتہ پہا بگو مئے پہا چہ بہ حمد بر مصلحان بہت تر خزانہ کیمے تھے میں میری

کہ یہ جہلم، حقوڑہ، ساہیوالہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، راجہ پور، گجرات، گوجرانولہ، میانوالی، بہاولپور، راولپنڈی، اسلام آباد، پشاور، ملتان، لاہور، کراچی، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان، آزاد کشمیر، قبائلی علاقہ جات، اور برصغیر کی دیگر تمام ریاستیں اور ممالک ہیں۔

یہ سب لڑکھائی ہے۔ عقی قلم میں ہے۔

[illegible]

وہ جس نے اسے دیکھا ہو گا وہ اسے پہچانے گا۔ اس کے لئے اس نے ایک اور نام بھی رکھا ہے۔ اس کے لئے اس نے ایک اور نام بھی رکھا ہے۔ اس کے لئے اس نے ایک اور نام بھی رکھا ہے۔

میں نے ان کو دیکھا تھا۔ وہ ایک بڑی بڑی عورت تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں ایک بڑی بڑی سیڑھی تھی۔ ان کے ہاتھوں میں ایک بڑی بڑی سیڑھی تھی۔

ایک بار وہ کسی کے گھر دو سو سو روپے لے کر آیا تھا۔ اس وقت وہ ایک سو سو روپے لے کر آیا تھا۔

میں اصرار سے دھرم کی بات کرتا تھا۔

۳۔ جسے ہم دیکھیں وہی ہے جسے ہم نے پہلے دیکھا ہے۔

اس کا سہارا دیا۔ یہ وہ تھا جس نے مسکینوں کو گرمے کا ترور دہاتے میں پختہ پڑھیا۔

ہی کہ جو مسجد میں دھوا کے یہ مقلہ کر دیں گے وہ بے ایمان ہیں مسجد میں دھوا کرنا کفر و جہنم ہے۔

کایہ میں ہر اہل حق پر طبعی مسدود ہے، مگر حق و عدالت سے سب سے دوسرے تمہا میں مسیحیوں کی سطح خدا و پائیزوں کو

در پیتاوی می رسد

و صبح کو تھوڑے دن بعد مسجد میں دھوئے کھانے کے ساتھ یہ دو دیوے تشریف لائے۔ یہاں پر اس کو کھانا

مسجد قدس سرہو درمیان کتب خانہ و کتاب خانہ ہے۔ اس زمانہ میں مسجد میں کئی کئی چھوٹے چھوٹے کتب خانے تھے۔

عبارت اس لیے انکس ہے جو رفاقتیں یہ ہیں جو اسے رفاقتیں کہتے ہیں۔

کے پیش نظر سوسائٹس میں متعلقہ امور کے لیے ممبر رہے۔ سیکرٹری ہائی تحصیل پر مقرر کرنا ضروری ہے۔ یہی وجہ

تفصیل میں ہے کہ کہ کبھی میں دھوکا دے رہا ہوں جب کہ اپنی دھوکہ بازی میں رہے۔ عرض نہیں کر رہا ہوں۔

و ملکہ کے قریب کر تیا مت کے دس حور مریدی مصلحہ علیہ و آلہ کی قسمت کے دھوئیں کے

میں نے اور یہ خصوصیات اس طرح کی مت کے جس سے کسی دوسرے جی کی منت میں یہ ماسٹر

ماہِ عدتہ ہر گز دھور نہ دے کہیں فیضیت محدود ہوئی ورنہ کیا امت حق ہے۔ علامہ مہر علی گڑھی

میں نے یہ کہتا ہوں کہ

کہ تم میرے لئے اس طرح کے ایک شخص کی تلاش کرو۔

من ضلع: تہ نصیبہ عنہ شرفہ بین

سعدیات مستقیمہ اسٹی لا طبع























یہ تپا پس صحرایہ سورت کے ہیں۔ یہ سب کھڑے ہونے قریب سے ہوں گے۔ یہ کھڑے ہو کر یا پارہ کھڑے  
 ہیں۔ طرف پھر یہ درکار سورت میں اس کے یہ بھی معلوم ہوا کہ تھے عمل سے۔ خاصہ میں ہوں

۱۰۔ ساری اصوات کے لئے یہ کھڑے ہوں گے۔ یہ سورت کا سب سے پہلا کلمہ ہے۔

۱۱۔ موسیٰ بن محمد سے روایت ہے کہ یہ سورت کی۔ یہ سب میں سے

اس میں سب میں سب کے عمل کا سب سے جریٹ واجب ہے۔ سب میں وہ جیسٹ مفسرین ہو گئی۔

کو سب کے بعد یہ سورت سے درجہ تھوڑے ہیں۔ یہ سب کا سب سے تہذیبی

## بَابُ اسْبَاحِ الْوُضُوءِ

یہ پورا و ضرور کرنے کے بیان میں

سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

کے یہ سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۱۲۔ دفع رتوں میں صلی علیہ وسلم

۱۳۔ جس غایت حق ذریعہ

۱۴۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۱۵۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۱۶۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۱۷۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۱۸۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۱۹۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۲۰۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۲۱۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ

۲۲۔ سب میں سب کے عملی اور سب کے سب کے کرنے کے ہیں۔ یہ سب میں اسباحت یہ ہے کہ



بَعَثَ فِي سِنَةِ رَسُولِهِ  
يُسَئِلُ حَسْرَةً تَصْغُرُ بِمَقَرِّ  
عَلَى كُلِّ سَبِيٍّ تَعْلِيْمًا  
وَمِنْهُ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُ لِحَسْبِهِ  
مَنْ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُ لِحَسْبِهِ  
نَحْوِي تَعْلِيْمًا



























































۱۰۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

تھا تو اسے اللہ تعالیٰ نے ساتویں مرتبہ

پہنچا ہے۔ اور جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۱۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۲۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۳۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۴۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۵۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۶۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۷۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۸۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۹۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۲۰۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

## بَابُ خُرُوجِ لَيْسَاءَ إِلَى الْبَرَاءِ

۱۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۲۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۳۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۴۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۵۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۶۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۷۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۸۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۹۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۰۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۱۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۲۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۳۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۴۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۵۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۶۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۷۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۸۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۱۹۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۲۰۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۲۱۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۲۲۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۲۳۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۲۴۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔

۲۵۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص نے حج کیا ہے۔







ہی۔ دوم۔ مذکورہ حدیث میں یہ ہے کہ خیر مسند و صلی علیہ وسلم کے رہائے مبارک میں مسند پر  
 میں تھا کہ وہ بیت کے لیے یہ کیا کرتی تھی۔ اس سے کسی کو شبہ ہو سکتا تھا کہ اس رجعت کے لیے کھلی تھی۔  
 مذکور ہے کہ اور عہدوں میں یہ جیسے ہاؤس میں ہے۔ یا کہانی یہی ارجح ہے کہ عہد مذکور ہی نہ کر کے۔  
 یہ حدیث مسند کے لیے خود ہی یہ دہریہ کہتے ہیں۔ اس سے کہ حسب وہاں ہر جگہ میں تو اس کو قلعہ پتھر  
 کے لیے وہاں ہاؤس کے لیے تھا۔

اس عہد کے ایک ہاؤس کے دو دروازے تھے۔

پہلی دروازہ کا کھولنا۔ کہ جب وہ دروازہ کھولتے ہیں کہ میں کسی عہد کے لیے۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کا کھولنا۔ میں نے سنا کہ اس سے پہلے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں نہ آیا کہ  
 دروازہ کھول کر گئے۔ حضور صاحب دروازے کے لیے۔ اور یہی حدیث کا معنی یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضور۔  
 وہاں میں کہ یہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ حضور صاحب دروازے کے لیے۔ حدیث میں ہے کہ۔  
 میں۔ اس لیے کہ میں نے یہاں دیکھا۔

## باب ۱۰۱۔ اَلْاُمَمُ الْاَوَّلٰی

پہلی امت کے بارے میں

اس باب کے ذریعہ سے ہمارے ہاؤس کے دو دروازے کھولے ہیں کہ ان سے پہلے کہ میں نے۔

کہ ہاؤس کے دو دروازے کھولے ہیں کہ ان سے پہلے کہ میں نے۔

حضرت میں بھی حدیثیں کہیں کہ میں نے۔  
 علیہ وسلم کے لیے حدیثیں کہیں کہ میں نے۔  
 حدیثیں کہیں کہ میں نے۔

۱۵۰۔ اَلْاَوَّلٰی قُلُوبٌ صَالِحَةٌ قُلُوبٌ صَالِحَةٌ  
 دَسْتُکُورٌ وَحَرَجٌ یُّحِبُّ جِسْمَ اَیُّمِیْنِ  
 وَحَدَّثَکُمْ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ بَرٍّ

اس حدیث کو امام نے صلوٰۃ و سلام میں بھی ذکر کیا ہے اور مسلم نے ابو داؤد۔  
 قرآن میں ذکر کیا ہے۔

اس حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہاں دیکھا کہ میں نے۔  
 میں نے یہاں دیکھا کہ میں نے۔  
 میں نے یہاں دیکھا کہ میں نے۔

۲۔ اُمَمِیْنِ نے یہاں سے احقرین کیسے کہ ہمارے ہاؤس کے دو دروازے کھولے ہیں کہ ان سے پہلے کہ میں نے۔



ہم پہلی گزشتہ جگہ پہ جہت اس نام میں سے مدد جو وہاں ہے، توجہ سے رویت کرتے ہیں۔ چنانچہ ان  
- بیت کہیں ان جہات سے مدد سے

نہ سے استغنی کرنے کے مل اور اس کی تفصیل بحث [اس میں یہ سمجھنی رہا عطا ہیں سے۔ جس سے  
یہ ہیں بعد و صوم کے ہے نا تیار ہو۔ - سے کہ متعدد روایتیں سے جو واضح ہوئے کہ یہ محدثات اس جی تہ  
رہ عہد ہی کا ہے۔ چنانچہ امام کارن نے مدنی بن شارح عمود عن متعدد جہات سے۔ اس میں شیعہ بھی ہیں۔  
یہ روایت اسکا جلی میں طاق عمروں و توفیق عن تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
مبارک و دو شیعہ امام مسیحی و صوفی  
صلی اللہ علیہ وسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے احمد یس کی سے کی ہیں اور حکم سے  
یہ مدد مل عطا عن اس میں و صحیح بی اس میں ہی مدد ہیں۔ جس سے واضح ہو گیا۔ یسعی یہ صوم اس  
و اس سے ۱۰ روایتیں مسام ہیں سے۔ ۳۔ اس کے علاوہ متعدد روایتیں سے ماہر کے کہ صوم کہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس سے اسکا دیا شد

۱۔ صحیح بی میں ۱۰ روایتیں سے کہ صوم عنہ بن فہار ما جس سے یہ شریف لاسہ مدد پر یکا نوں  
۲۔ اس سے پہلے سے مسیحی و صوفی۔ ۳۔ صوم اس میں اس سے ہیں کہ صوم کہ صلی اللہ علیہ وسلم  
۴۔ اس کے تفسیر کے آپ کے بیٹے پانی کاں لکھو۔ اسکا ہی صوفی۔ ۵۔ اس سے پانی سے استغنی کے کہ صوم عنہ بن  
۶۔ صحیح بی میں ہے صوم عنہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہاں میں سے یہ صحیح ہیں کیجئے حضور علیہ السلام بیت مدد  
۷۔ اس سے روایتیں مسام ہیں۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۸۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۹۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۱۰۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔

۱۱۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۱۲۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۱۳۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۱۴۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔

۱۵۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۱۶۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۱۷۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۱۸۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔

۱۹۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔  
۲۰۔ صوم عنہ تہذیب اس کے نظریہ ہیں۔ حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔



















یہ سب سے پہلے اس پارس کی ہند ایکسلاہ کے نزدیک ۱۷۰۰ء ہجری

۱۔ اس حدیث سے یہ بھی واضح ہو کہ جس وقت یا پھر اپنے ساتھی یا نگہبیار دوست یا یارِ مذہب سے ۔

یار سے کہنا مستحسن تھا، نہ کہ اس کے لیے سادہ و سلیس اور عام سے ۔

۲۔ گو کہ یہی سے سمجھ کر اگر وہ سے جو کہ ہندی ہوں کی جو کہ ہے ۔ نہ ان اس پر اس کے لیے گوشت

درا دیا سے اس کے پاس کے چاروں کی اس کے چتر سے استغناء نہیں سے ہر وہ چیز جو پاک ہو ۔

بجائے اس کے وہ استغناء کے کا کہ مٹی ہے ۔ جیسے پتھر ۔ مٹی کا ڈھیلہ کٹر وچھون سے جو کہ

راہ سے اس طرح وہ سے بھی سنبھال سکے یا نہ سکتا ہے مگر حیدر و غیر کی ملک ہو ۔ اگر وہ سے کی ہے ۔

۳۔ استغناء کے اگر کوئی چارہ سے اس کے قریب کر دے ۔ ایسا جو ممکن نہ کہ اس کے لیے اس کی

سنبھال سکے یا نہ سکتا ہے ۔ بلکہ اس کے ڈھیلے اور کراستی کرنا کا خدمت کا جو وہ اس کی کر یہ فعل

۴۔ اگر وہ صومع ہو ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

سنبھال کر بھی کر دے ۔ اگر کسی سے اس سے سنبھال کر دے جو وہ اس کا دعا کر کتب وغیرہ

۵۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۶۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۷۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۸۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۹۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۰۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۱۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۲۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۳۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۴۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۵۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۶۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۷۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۸۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۱۹۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ

۲۰۔ اگر وہ اس سے سنبھال کر دے ۔ سو چارہ کی تو یہ پانی سے ۔ خیر و اور ٹیٹھ ۔ کوٹھے اور چارہ کے چارہ سے وہ



















مرفوعہ ہر سببہ سلفہ حسن رحمتہ  
مشتہرہ و کعبہ سلفہ حسن  
سویہ ماضیہ و غلبہ و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن

سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن

مرفوعہ ہر سببہ سلفہ حسن رحمتہ  
مشتہرہ و کعبہ سلفہ حسن  
سویہ ماضیہ و غلبہ و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن

سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن

سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن  
سلفہ حسن و سلفہ حسن و سلفہ حسن



















[illegible][illegible]

۱۔ انسان جس کی جسمانی اور روحانی زندگی میں توازن ہو۔  
۲۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔  
۳۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔  
۴۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔  
۵۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔  
۶۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔  
۷۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔  
۸۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔  
۹۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔  
۱۰۔ جس کی زندگی میں علم و عمل، فکر و عمل، جسم و روح، دنیا و آخرت میں توازن ہو۔

بَابُ غَسَّالِ الرَّحْلَيْنِ

پہلے سے اس کا نام تھا۔

کے لئے

وَرَدِيَّةٌ تُغْنِي لِقَدَمَيْهِ

۱۔ جس موضوع کے بارے میں آپ نے سوال کیا ہے اس کا مفہوم یہ تھا ہے کہ حضورؐ میں پاؤں و ہاتھوں سے اور

سنگ پست سے دھو کر نہ ہوگا

۶۲۔ اس غلوں کے تحت سے اسے وہی حد میت نہ رہے جو وہب میں ہے۔ لیکن غلوں کا علم میں نہ  
فرمیں ہے اس میں اسے یہاں میں بھی اس حد سے کہ استیمنہ بکھار لیجیں وہ دفعہ کو رہے گئے اور اس  
سب کو دیکھ کر بھی اس میں نہیں دیکھ رہے تھے۔ یہ سب جو جسکی حد میں کو مسلم نے فرمایا تھا کہ دوسری  
یہاں قرآنی میں اس سے وہ غلوں میں یہاں کا استیمنہ نہ رہے۔







































## باب لیس فی الوضوء ذاکانت بصوۃ

باب جب تک کہ نہ دھوئے نہ پانی نہ دھوئے

قَالَ عَائِشَةُ خَضِرَ بَصُوحًا فَلَمْ يَسْأَلْ  
عَنْهُ فَخَرُّوا وَحَدَّثُوا عَنْهُ

عروہ میں ہیں تھیں۔ میں دھو کر دیر سے وہ اس میں دھو کر پانی نہ دھو کر رہے ہیں۔  
ناتھیں سے ترجمہ اب حمد ہے

۹۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَفَا مَسْجِدَهُ فَخَضِرَ دَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ

فَتَوَلَّى وَخَضِرَ دَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ

فَتَوَلَّى وَخَضِرَ دَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ

فَتَوَلَّى وَخَضِرَ دَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ

فَتَوَلَّى وَخَضِرَ دَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ

فَتَوَلَّى وَخَضِرَ دَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ

حدثت من ي ما بعد ما كان من

بمن لم يصب له ماء وسجدوا

مواضع من ي ما بعد ما كان من

تحريره من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من

في ما است ما من ي ما بعد ما كان من







*Journal of Management Inquiry*

جو تھیں انہیں چھوڑ دے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے پیچھے نہ رہیں۔

۱۔ یہ درجے کو مری اور سفید کے اس مگنہ پلا تلوں کے نقل کرنے سے ثابت نہیں ہوتا کہ جو کچھ کو ایک فرد سے ہی کیونکہ ہمیں سے حملات میں کوئی لحاظ ایسا نہیں لگایا جس سے کتے کے جھگڑے کو ہم ہلکا کر سکیں اب کے تحت ان سے جو حد میں درج کی ہیں ان سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کتے کا جو کچھ اس سے بہتر تر مری کے بغیر دیکھ سکتے ہیں۔ جب مارا پھوٹا لاکھیر پاتا ہے تو صرف پاپا کیٹر اس سے اس کو کھینچے مارا پھوٹا جائیے، مری سے اس مسئلہ سے پاپا کیٹر کے کی حدیث ثابت نہیں ہوتی۔ یہ ہے کہ ہر ایک اس طرح حضرت سفید کے اثر کی بغیر نیزہ قمر سے کہ اس کے منقش و ضروریہ کا حکم ہے کہ حضرت سفید لکھتے ہیں کہ اس مری دلیل ہیں کہ اس کے ایک بھی کتے کا جو پاپا کیٹر میں بہت

١٦٩- عَنْ ثِيَابِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قُلْتُ  
يُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بَنِي شُعْرٍ لَسْتُ بِصَاحِبِ  
مَدِينَتِهِ وَتَسَمَّى أَهْلُهُ مِنْ قَبْلِ  
نَبِيِّ دُورٍ بِسُلَيْمٍ أَهْلُ نَبِيِّ دُورٍ  
لَأَنَّهُمْ سَكُونُوا بِمَدِينَةِ شُعْرٍ وَنَبِيُّ دُورٍ  
بَنِي مِنْ مَدِينَةِ وَهَابِيَةٍ

۱۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رَمْلِ كَأْسِ الْأَمْرِ فَلَمَّا خَرَجَ وَأَنَا مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ

حضرت ابی سیرک کا یہاں ہے انہوں نے  
 کہا میرے پاس بیٹھی اسی طرح کہ  
 ہمیں حضرت انس یا ان کے مگردانوں کی  
 سے ملے ہیں۔ جبہ ہٹنے کا روال میں سے  
 بھی میرے پاس جو برقعے وہ دنیا اور حدود  
 سب سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور -  
 سر کے بال اُتر گئے تو حضرت ابو طلحہ -  
 بیٹے حضور کے بال حاصل کئے۔

فوائد مسکن | کہے تاک جوئے کا استہلال فرما درجہ مال تاک ہیں جو پھر روحانی عمل تاک ہے حر

مگر جانیں و صبح سویرے مسید عام نور مجھ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گایا کہ ہرنا نفسی و جسمی بات ہے بلکہ  
فضائل مبارکہ طیب و طہر جی۔ صحابہ کرام حضور کے آثار و تزیینہ، حضور کے مونس مبارک اللہ حضور کے  
پیروں کو صلہ و تبرک بھیجتے تھے، اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
چند مبادت مہتا جس کے خلاف کو وہ مجاہدوں کو پہناتی تھیں۔ در شعا ہوتی تھی (مسلم شریف حضرت خالد بن  
بن حمر کے ماں مبارک کو بیہوش کر کے دیکھتے تھے خود ہی فرماتے کہ سر مع کو میں فتح و نصرت تجھے انھیں مقدس  
برکت سے حاصل ہوتی ہے۔

حضرت علامہ چرمدیں عینی شارجہ بخاری نے اس لوگوں کی نہایت سخت اند زہیں توبید کی جو ہم سے مبارک اور تعلقات علیہ کے عدم تداریک ناقوں کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انھوں نے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام



خاص کرے دے اور آپ کے ساتھ ہمہری کا دلی گونیوے ہاں چلی ہیں۔ ملازمین علیہ روئے حضور کے  
مدت مبارک کے طیب و خالص ہونے کے ثبوت میں ادا دیش دلی دیکھ ہیں۔ ہزار طہریاتی حاکم و جہتی دو ٹوٹ سنے  
ت کہہ کہ ان ذہین حضور کے چھٹے گئے سے جوئی تھا یہاں حضرت ام المین سے حضور کا ہاں مبارک یہ تھا۔  
علی طہریاتی و عائد، حضرت علی مرتضیٰ نے حضور کے غسل و پانی پر حضور نے فرمایا۔ لہٰذا تیرے یہاں پر تشریف  
کر دی عیسیٰ ۱۲۰

یہ کرام کا حضور کے آثار شریف سے برکت حاصل کرنا  
ابکاری شریعت میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام  
دور فرماتے تو حضور کے آپ دور پر صبر کرم  
بارہ دور سے۔ قریب ہے کہ آپ میں نہ رہا۔ حضور جب صاب دین ڈستے یا ٹھکانے صحابہ اسے دونوں میں  
پنچے ہاں اور چہرہ پر ہتے۔ حضور نے ایک پیادہ پانی میں اپنے ہاتھ اور چہرہ مبارک کو دھویا اس میں گلی کی  
سبب بروسی و ہاں کو فرمایا اس کو پانی کو اور اپنے چہرہ پر ڈال کر صاب اللہ پر دیکھتے ہیں۔ یہاں جیو تھا میری  
لیجے حضور بروسی کے کرتے ہیں۔ میرے میں کا ذکر کیا۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پیرا کہہ کی دعا دی پھر آپ سے دور  
ہاں آپ کے حضور کا پانی یا۔ تھے اس سے اسی وقت تھوڑی دیر میں حضور کی اقدار میں مار پڑھی۔ نیل لاڈلہ  
بازر شرفانی نے اس ضمن کی حدت ذکر کر کے یہ لکھا ہے کہ

استدل الخمسون بصبہ علی اللہ  
و استلخم بوضوئہ علی صاحبہ و تقریرہ  
یعنی تسبیح بوضوئہ  
تبرک جانتے تھے (نیل الارواء جلد اول)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضور کے مرنے مبارک تھے جنہیں وہ عطر میں ڈالے رکھتی تھیں۔ اس  
جیل حدت میں سے حضور کے پسیدہ مبارک کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیا تھا اور وہ صاب کی تھی کہ میرے سے کے  
سور میں اس کو ڈال دیا جائے بخاری صحابہ کو اپنے حضور کے ہاتھ کے ٹکڑے بطور ترک محفوظ کر رکھے تھے۔ اسد احمد بن علی  
اس کے سامنے کی مجلس میں حضور کے مرنے مبارک دیکھ کر بڑے تھے جب کوئی بیمار ہوتا تو اس کا شہرہ میں کو دیا  
وہ شفا پاتا بخاری یہ نام حدیث میں نیل الارواء میں شرفانی کے علی ذکر میں ہیں جن سے کتاب بیرونی طرح و صبح و  
سور رضی اللہ علیہ و آلہ و سلمہ کے آثار شریفہ انسان قدیم موسے مبارک اور تمام انسان کا جی کو آپ سے نسبت  
سے دیا و احترام کرنا و سب سے اور اس کو حفاظت سے رکھنا۔ اس سے برکت چاہیہ و انہیں متحرک سمجھنا۔ اس سے  
صل یا جاننا ہے اور نسبت صحابہ کر ہے۔ شفا میں علامہ قاضی نے لکھا کہ حضرت عید القدر میں غریبہ میری میں حضور  
مبارک کے اس مقام پر چل چلے حضور جلوہ ڈلا ہوتے تھے ہاتھ دگاتے اور پھر اس کو بوسہ دیتے تھے۔ علامہ بخاری  
نے سے سید ریاض میں اس کے تحت لکھا ہے کہ :-

حدیث علی جوں لسنیث ما لا نسیا  
کہ صحابہ کرام و حضرت عید القدرین اثر کے اس فعل سے



کے بعد بحیثیت ڈاکٹر ہوتا ہوا یہی عہدہ کے آثار شریف سے دیکھ کر

کے چاروں طرف سے مسرت تھی۔ اس وقت تک کہ وہ ۱۹۱۰ء میں

دوبارہ شہرت حاصل کر کے اس عہدہ پر بحیثیت ڈاکٹر رہے۔

کئی برس اس بات پر صدمہ ہوا کہ اس عہدہ کے لئے اس نے کئی بار

دعا کی تھی۔ اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

نہیں کیا۔ اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

یہ معلوم ہوا کہ اس عہدہ کے لئے اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔

اس کے بعد اس نے کئی بار دعا کی تھی۔







جی ان کے مسلک کی تائید کرتی ہیں۔ چنانچہ جناب ابو ہریرہؓ جن سے سات بار دھونا مروی ہے انہیں سے تین دھونا بھی مروی اور موقوف مروی ہے، درجہ میں ائمہ شیعین کا یہی طریقہ نظر ہے کہ سات بار دھونے کے حکم پر قرآن پڑھا جائے اور تین بار دھونے سے نہارت کا انھوں نے مایہ دے۔ چنانچہ در قطعی نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت روایت کیا کہ جناب ابو ہریرہؓ سے فرمایا کہ جب کتا برتن میں سر ڈال دے تو۔

ماہر فہ شعرا، عسلہ ثلاث صحت اس کو چھینک دے اور تین کوتیں بار دھو۔

اور اس حدیث کے کمال میں بروایت علی بن اس کے اضافہ میں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا:-

فَالرُّسُولُ، فَقَالَ: لَيْسَ بِكَ وَكَانَ	کہ رسول، فقہر منی اسر علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب
وَوَلَّحَ لِكُلِّ فِي امْرَأَةٍ اَحَدُكُمْ	میں سر ڈال دے تو اس چیز کو چھینک دے
فِيهِ رُفْهٌ وَبِحَسْبِهِ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ	کو تین بار دھو ڈالو، یعنی ۳ مرتبہ

اس مروج حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ سات بار دھونا مستحب ہے کیونکہ اگر سات بار دھونا واجب ہو پھر تین بار دھونا کو کمال نہ قرار دیا جاتا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ روایت کے راوی بھی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں جناب میں بار دھونے کا ذکر آتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ سات بار دھونے کا حکم منسوخ ہے حتیٰ کہ جناب ابو ہریرہؓ بھی مدتہا حدیث دھونے کا مروی دیا۔

بہ حال یہ کہ صحیح روایت میں مختلف ہے۔ احمد تین بار دھونے کو کمال قرار دیتے ہیں اور سات بار دھونے کو مستحب اور مالک وشافعی و امامیں صل سات بار دھونے کو واجب قرار دیتے ہیں۔ ہر ترقی کی رستہ سے متعلق احادیث کے لیے ملاحظہ فرمائیے۔ لاؤنگار علیہ ص ۳۲ ویمبی علیہ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ دیکھنی پائے۔ یہاں ہم نے تعدد ضرورت قرار دیا۔

### مسائل حدیث

۱۔ اس باب میں بھی بہت عرصہ میں یہ ہوتا ہے تو اس کا تاقی من طریق ادوی کس طرح پائے گا۔ طر دھونے کی غرض بھی حالت ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی نے اس کو سر ڈال دے اس کے پھینکے کا حکم دیا گیا۔ ۲۔ امام مالکؒ کی حدیث بہت صریح ہے کہ ان کے نزدیک نہ پاک ہے اور نہ اس کے اس قرآن کی دلیل یہ بیانیہ حالی سے کہنے کے قریب ہے کہ اس سے وہ عذر سے شکار کہنے سے عذر پائے گا صاحب دین ضرور نکلتا ہے۔ دریسے شکار۔ متعلق دھونے کا حکم ہیں وہاں یہاں بہت عرصہ مروی ہے کیونکہ کہنے کے پائے ہوئے۔

۳۔ امام میں آتا ہے کہ جس کو چاہے اس کو پاک کر کے استغفار کرنا ضروری نہیں ہے۔ دھونے کا حکم خصوصی طور پر روایت

درجہ ہے کہ جس کو پاک کر کے استغفار کرنے کا حکم پہلے ہی سے شریعت میں موقوف و مشور ہے فافهم

۱۶۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ



لَا تُزْنِي مِنَ الْعَطَشِ فَتَحْدِثَ الْمَرْحُوسَ  
حُفَّتَهُ فَخَصَّصَ بَخْرًا لَمْ يَلْهُ بِهَ حَتَّى  
أَرَوْهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُمَا وَحَدَّثَهُ الْحَقَّةَ  
الْمَكْرِيَّةَ

گیس مٹی چائے رباعی تو اس شخص نے پیا موزہ اُتار  
اور پانی بھر کر اس کو پلایا یہاں کہہ کہ وہ بہرہ  
میں اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل پسند آیا اور اس کو حنت  
میں داخل فرمایا۔

## فوائد مسائل

۱۔ سواری سے اس حدیث کو مترجم مفہوم ادب ذکر بنی اسرائیل میں بھی ذکر کیا ہے مسلم نے  
سہران میں اور ابو داؤد نے کتاب جمادات میں ذکر فرمایا ۲۔ مٹی اس مٹی کو کہتے ہیں جس میں  
تری ہو۔ شکر مکرر تعظیم و شکر کہتے ہیں۔ فاسی اللہ کے معنی بخ و جز سے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس شخص کا یہ فعل  
پسند آیا اور اس کی جزا میں اس کو حبس میں داخل کر دیا۔ اس حدیث میں مطلق قدر پر رحم و درگشت کی اہمیت کو بیان  
کیا گیا ہے اور یہ کہ اللہ عزوجل نے اس شخص سے وہ کیا ہے تو مخلص کے ساتھ ایک کھولنی سی مٹی کر کے دے کہ نوازے اس شخص  
کو ہر جس عمل کے ذریعہ وہ نجات پائے گا۔ اس کے بعد جو یہ نیت کے ساتھ کیا ہو ایک کھولنی سا عمل جیہ کہ نیت کا باعث ہو  
جاتا ہے جیسو کہ وہ نہ تو کلمہ ہے نہ مانتا تو یہاں وہ مانتا ہے اور مسلمان بھائی کو کہہ کر شکر دینا بھی عبادت ہے۔ ورنہ ان  
کے اطلاق کیا۔

وَاللَّهُ كُضِفَتْ يَمِينُ يَسَآءُ وَ اللَّهِ وَاسِعٌ  
عَلِيمٌ

اللہ تعالیٰ جس کے علم کو چاہے ہے، مروتی مولا فرماتا  
ہے اور اللہ تعالیٰ واسع بھی ہے اور علیم بھی

حس کا حاصل یہی ہے کہ حسد، عداوت اور قہر سے ہر سے جذبے کے ساتھ نیک کام کیا جائیگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے اس کا زیادہ جزا۔ طبع نفس مات کے کہ وہ کام کی تعظیم و تقدیر میں بڑا ہے یا چھوٹا ۲۔ اس حدیث سے  
کتنے کے تعاب کی تلمیح کا حق بدایا ہے جس کی تعریف یہ ہے کہ اس شخص نے موزہ سے کتنے کو پلایا اور پھر اس کا  
تعاب موزہ کو لگا کر لکھن کا ہر سے کہ موزہ پر تعاب کتنے سے کتنے کے پاک ہونے کا استدلال کرنا سب ہی عجیب ہے ۳۔ اس  
سے ثابت ہوتا ہے کہ اس شخص نے موزہ سے کتنے کو پلایا۔ ہر گز ہے کہ موزہ کے ذریعے پانی سے  
رہی و دھری نہ دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے حد میں موزہ کو دھریا ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی قابل غور ہے  
ہے کہ وہ شخص جس کا حال اس حدیث میں بیان ہوا کس وقت کا ہو جبے ظاہر یہی ہے کہ یہ موزہ کے زمانہ حضرت  
۵۰ بعد انیس سے چھوٹے خود جناب ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آٹھ گانہ بنی شریعہ علیہ السلام (یعنی ج ۱۰) میں  
نہ اس کے ہمارے پر اس سے دس بیس دست نہیں ۳۔ اس حدیث سے علم ہوتا ہے کہ انسان پر اپنے  
موزہ و مقصود ہا لوگوں کا فائدہ و حباب ہے۔

۱۶۲۔ مَا كَانَ كَاتِبُ الْكِتَابِ يُقْبِرُ  
بِهِ سِرٌّ فِي مَسْجِدِي وَمَنْ وَصَّوْنُ اللَّهِ  
عَسَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَنَسْلُهُ فَتَمَّ مَكْرُومًا

موزہ بن عبد اللہ نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر  
سے روایت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
میں مسجد میں کتنے آتے جاتے تھے۔ پھر وہاں کسی جگہ







بندگی میں پیش قدمی، ہر جہت پر مستقیم نہیں رہے۔

و اصل - باطن بدینی مات ہے کہ شکاری نے نہ دے ہوئے نہ کر کے دھرنے کا اگر تجربہ ہے اصل یہ ہے جیسے  
 ہر سال کو دھرنے اور حرف بدنی - یہ ہے کہ حق کے تھوڑے کچھ جو تب سے مقرر و مستحق ہے ایسا ہی مستحق  
 یا جس کے لئے کہے ہوئے شکاری کا ہونا مستحق و حق - اس سے صرف یہ کہ ہے کہ مستحق وہ یہ کہ حق کے لئے کہ جو شکاری کا ہے

تھیں۔ یہ سب کچھ سن کر وہ بے ہوش ہو گئے۔

سٹاری کہتے ہیں شفا کے مسئلہ و احکام

۱۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۲۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۳۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۴۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۵۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۶۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۷۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۸۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۹۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔  
 ۱۰۔ اگر کسی نے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔

ما نقلناه من مجموع مكببات

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

سَكَنَ الْمَسْكُوْرَ دَلَّوْا سَمْعَ بَقِيَّةِ

اور جو ۵۰ بیسی - کریم کے مہدی کے اسمیں ستارہ  
 دائرے کے اندر قس صدمے کے وہ اسمیں ہیں  
 سمجھنے کے لئے لکھاؤ اسم میں سے جو وہ دائرہ صدمہ  
 کے (دے) اور اس پر شہادہ نام ہو۔

[illegible][illegible]



















ایضاح حدیث

ترجمہ

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

فوائد مسئل

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

ایضاح حدیث کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں احادیث کے معنی اور احوال کے ساتھ ساتھ ہیرونی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا ہے۔























بعد ہی آگاہ کیا کہ جس شخص نے اس کو  
 شہر و صوبہ و تمام ملک میں

پہنچا دیا تو اس کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔

اس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔  
 جس شخص کو عفو و بخشش ہوگی۔



























و ۱۰۰ پونڈ خام رب سے ۱۰۰ مرہم بنوے جیسے وہ چاہے۔ دس دس روپے دے کر ۱۰۰۰ روپے کی رقم سے ۱۰۰۰ مرہم بنوے۔  
 سے کہ کسی بھی طرح ۱۰۰۰ مرہم بنوے۔ ۱۰۰۰ روپے دے کر ۱۰۰۰ مرہم بنوے۔ ۱۰۰۰ روپے دے کر ۱۰۰۰ مرہم بنوے۔  
 دس دس روپے دے کر ۱۰۰۰ مرہم بنوے۔ ۱۰۰۰ روپے دے کر ۱۰۰۰ مرہم بنوے۔ ۱۰۰۰ روپے دے کر ۱۰۰۰ مرہم بنوے۔

ما تحب ان تدرسي من سيرته صلى الله عليه وسلم  
 ما تحب ان تدرسي من سيرته صلى الله عليه وسلم  
 ما تحب ان تدرسي من سيرته صلى الله عليه وسلم  
 ما تحب ان تدرسي من سيرته صلى الله عليه وسلم

[illegible]

۱۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۲۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۳۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۴۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۵۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۶۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۷۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۸۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۹۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔  
 ۱۰۔ حدیث کا معنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منقولہ کلام یا فعل۔



























































۱۔ مرشد و موصوفین کے لئے ہیں یا سب۔ جو کہ یہ کہہ کر کہ میں نے مقصود بھی مراد  
و نہ رہا ہوتا ہے کہ وہ یہ کہانی مستحق ہو جائے کہ وہ کہیں نہ کہیں اپنے ہر سو  
سے ایک سوہنے ڈال دے اور اب میں نے یہ بھی مستحق ہوئے۔ ورنہ نہیں

[illegible][illegible]







صَلَّى لَهُ سَلَامَيْنِ وَمِنْهُمَا تَقَاتِلُ يَدْرُسُونَ لَهُ  
 ابْنُ حَتَّى وَحَدَّثَ فَسَمِعَ رَجُلٌ وَقَدْ عَاطِلٌ  
 بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ لَوْ هُوَ شَرَفَتْهُ وَهِيَ  
 وَصَوَّرَتْهُ ثُمَّ قُتِلَتْ حَتَّى هَلَتْهُ وَفُتِرَتْ  
 فِي حَبَابِهِمْ دُخَانٌ يَتَلَوْنَ كَتَفَيْهِمْ مِثْلُ  
 رَجُلٍ مُجْتَمِعٍ

عیسٰیؑ کے پاس تھیں اور اس پر مارا جا رہا تھا۔  
 میرا بھائی کا بھروسہ تھا کہ وہ اس سے بچا دے گا۔  
 مگر وہ بے اختیار اور میرے لیے گمراہی میں  
 نہ ڈھکیا تو میں نے آپ کے گھر سے نکال دیا۔  
 آپ کی بیٹی کے ساتھ جا کر رہا تھا۔  
 اب کے دن میں وہ گھر میں تھی۔

کی شہر

نوائے مسائل  
مسئلہ پہلے میں درجہ علامہ میں علیہ الرحمۃ کے تلامذہ  
فیہود خوارق تہذیب سے متراکم تھے یہاں  
پیشہ ۶ ص ۱۰۲

فریادیں و گریہیں - بھگتوں پر رحم نہ کرے ۔  
 جس کے ہاتھوں کو اب سمجھتا ہے جس کی نگاہ کو اب  
 یہ دکھائی دیتا ہے ۔  
 کہ اس حد تک سے بڑھائی دینے سے ۔ ہر وقت  
 ساتھ م بڑا ۔ چلتا ہے ۔

یہ دو مسافر تھے۔ جس کو ترکہ سہلی سے ملید و گم سے،  
 کہ بجا اس سفر جا رہی تھی فرض دوڑنے میں اور یہ بھی نہ  
 جاسد یا ٹارڈی جاسد بر سرد ۲۰۰۰ سے تھے۔ تھر پھر سہلی  
 در تھوڑے سے تھے ہیں۔ ہاجرہ وقت نصف النہار گزرتے  
 کو دیتے تھے اور تھوڑے میں میٹھے رستے تھے۔ ہند، نصف  
 عصر میں دوم کے تحت علو ترکہ مان سے دیا  
 ان رستے ۲۰۰۰ دو تھیں تھیں تھے، دو تھیں دو تھیں  
 پہلی ۵۰۰۰ تھیں تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 تھیں تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

۱۔ جس میں حمد و ثناء کی ناریں بند نہ تھیں۔ جس سے  
 ۲۔ جو درود میں ناریں بند نہ تھیں۔ جو کوئی یہ ایسی نہ  
 ۳۔ سامنے یہ دھڑا ہوتا تھا ۲ ٹھوگے مٹی تھے۔ یہ  
 ۴۔ وہ لوگ اس وقت رخصت کی وجہ سے تھے۔ یہ  
 ۵۔ وہ وقت یہ حال تھی کہ  
 ۶۔ یہ علماء اسلام کا ادب مبارک مشاہد و ثناء کے  
 ۷۔ اس قدر سلی غناء تھے کہ یہ تھیں حضور علیہ السلام  
 ۸۔ یہ معلوم ہو کہ یہ جان وین کے اس کا یہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کو چار عمارتوں میں سے پہلی عمارت  
 کو بھی یہ سادہ سا شکل ملنی کہ جو عیسایہ علم و شہادت  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتی تھی۔  
 یہ مسیح موعودؑ کی ایک خاصہ کیفیت تھی۔  
 جب وہ عیسایہ مصلحتوں کے لئے  
 پہلے پہل سے پہلے۔ جب مسیح موعودؑ کی

[illegible]



وہیں کہتے تھے۔ نہایت جلد سے ہی ہر دو مہینوں میں وہاں چھوٹے سے بچے جن کا وزن ساتوں میں ایک سو پانچ سے زیادہ تھا  
 چھوٹے سے بچے کو ایک سو سے زیادہ وزن تھا۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں  
 اور سانس سے طبع میں اور سانس میں بھی تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔

ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔

**فہرہ نبوت**  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔

ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔  
 ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ان کے جسم میں تیز آوازیں سنائی دیتی تھیں۔

**بَابُ مَنْ مَضَى وَاسْتَشَقَّ مِنْ عَرْفَةِ وَاحِدَةٍ**

اب ایک ہی پلو سے کلی لیا اور اسے پانی ڈالا



سے مار گئے اور کئے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جاگ اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص اس کے پاس

بازوئے خدمت میں کھڑا ہے۔ اس نے اس سے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

۸۵۔ وَمَقَامُكَ شَتَّى مِنْ كَقِيَّةِ حَرَامِي وَكَأَنَّكَ فِي دَارِ الْبَيْتِ الْمَقَامِ

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

### بَابُ مَسْحِ الرَّاسِ مَرَّةً

بَابُ مَسْحِ الرَّاسِ بِسَبْعِ مَرَّاتٍ

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

۱۹۱۰۔ قَتْلُكَ بِرَأْسِهِ تَعَالَى، جگر میں سے نہ ہو سکتا

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

یہ شعر ہے جو ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔

اس شعر میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔ اس نے کہا کہ اس شخص کو مار دو۔



































دیں گے کہ ہمارے پاس ہے + حیدر علی نے اپنی اس مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔  
 ۱۸۰۱ء میں وہ اپنے بیٹے تپو سدر علی کو اپنے جانشین کے طور پر مقرر کیا۔

اس کے متعلق یہ کہنا چاہیے کہ تپو سدر علی نے اپنے والد کی طرح ہی اپنے مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔

اس کے علاوہ اس نے اپنے والد کی طرح ہی اپنے مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔

اس کے علاوہ اس نے اپنے والد کی طرح ہی اپنے مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔

اس کے علاوہ اس نے اپنے والد کی طرح ہی اپنے مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔

اس کے علاوہ اس نے اپنے والد کی طرح ہی اپنے مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔

اس کے علاوہ اس نے اپنے والد کی طرح ہی اپنے مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔

اس کے علاوہ اس نے اپنے والد کی طرح ہی اپنے مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔

اس کے علاوہ اس نے اپنے والد کی طرح ہی اپنے مہم کو جاری رکھا اور اس کے نتیجے میں اس نے ہندوستان کے بیشتر علاقوں کو فتح کر لیا۔



یہ بات چہ دور شد و غمرہ نہ رہے۔

۱۔ مومن یا ایمان والا شخص مسکرو دو دو ہیں۔ وہ ہمیں صدیقہ شریک میں سے ہے جس سے  
 ۱۔ سُنُوں مَکَہ فَکَکَی لَقَا نَبِیِّکَ وَکَسُوہَا ۱۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پر  
 نَفْسِکَہِ مَیں ۱۔ دُحْدُہُہِ لَمَسُوہَا ۱۔ غلّ نہایت فرماتے  
 مَیں ۱۔ حَبِیہ

وہ جس طرف سے مسرت نہایت سے رحمت علیہ سے وہاں ہوتی ہے۔ مومن یا ایمان والا شخص  
 ۱۔ مَکَہ فَکَکَی لَقَا نَبِیِّکَ وَکَسُوہَا ۱۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پر  
 نَفْسِکَہِ مَیں ۱۔ دُحْدُہُہِ لَمَسُوہَا ۱۔ غلّ نہایت فرماتے  
 مَیں ۱۔ حَبِیہ

یہ دیکھو غسّہ کے لیے پانی کی مقدار متعین ہے؟

۱۔ مَکَہ فَکَکَی لَقَا نَبِیِّکَ وَکَسُوہَا ۱۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پر  
 نَفْسِکَہِ مَیں ۱۔ دُحْدُہُہِ لَمَسُوہَا ۱۔ غلّ نہایت فرماتے  
 مَیں ۱۔ حَبِیہ



میں یہاں سے دیکھو اس سے عقل و ہمت و کسب و کار میں یہاں سے دیکھو اور یہاں سے  
 دیکھو اور یہاں سے

## باب اربع علی تفسیر

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

۴۴۴۔ تفسیر علی تفسیر

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

۴۴۵۔ تفسیر علی تفسیر

اس کتاب میں تفسیر ہے

۴۴۶۔ تفسیر علی تفسیر

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

۴۴۷۔ تفسیر علی تفسیر

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

۴۴۸۔ تفسیر علی تفسیر

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے

اس کتاب میں تفسیر ہے











































نہایتِ شرم

دہلی میں سرور سے کاشی میں ایک عیسائی اور دوسرے ایک مسلمان نے  
 جہنم دیکھا

۱۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے  
 جہنم دیکھا ہے اور میں نے فرمایا کہ میں نے جہنم دیکھا ہے  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا

اور میں نے فرمایا کہ میں نے جہنم دیکھا ہے اور میں نے  
 جہنم دیکھا ہے اور میں نے جہنم دیکھا ہے

میں نے فرمایا کہ میں نے جہنم دیکھا ہے اور میں نے  
 جہنم دیکھا ہے اور میں نے جہنم دیکھا ہے  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا

میں نے فرمایا کہ میں نے جہنم دیکھا ہے اور میں نے  
 جہنم دیکھا ہے اور میں نے جہنم دیکھا ہے  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا

میں نے فرمایا کہ میں نے جہنم دیکھا ہے اور میں نے  
 جہنم دیکھا ہے اور میں نے جہنم دیکھا ہے  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا

میں نے فرمایا کہ میں نے جہنم دیکھا ہے اور میں نے  
 جہنم دیکھا ہے اور میں نے جہنم دیکھا ہے  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا

میں نے فرمایا کہ میں نے جہنم دیکھا ہے اور میں نے  
 جہنم دیکھا ہے اور میں نے جہنم دیکھا ہے  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا

میں نے فرمایا کہ میں نے جہنم دیکھا ہے اور میں نے  
 جہنم دیکھا ہے اور میں نے جہنم دیکھا ہے  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا  
 جہنم میں لوگوں کو جہنم میں ڈال دیا







۱۔ عمل کی جہت سے جو یہ حدیث ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں دور شیر خوار بچوں کا جیسا ہے۔  
 کسی حدیث میں اگر یہ حدیث ہے جو یہ حدیث ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں دور شیر خوار بچوں کا جیسا ہے۔  
 پتہ ۱۰۰۰ میں ہے کہ اس حدیث کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں دور شیر خوار بچوں کا جیسا ہے۔

۲۱۶۔ عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من أحب الله وأهله أحب الله وأهله".  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"

۲۱۷۔ عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من أحب الله وأهله أحب الله وأهله".  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"

۲۱۸۔ عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من أحب الله وأهله أحب الله وأهله".  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"

۲۱۹۔ عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من أحب الله وأهله أحب الله وأهله".  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"

۲۲۰۔ عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من أحب الله وأهله أحب الله وأهله".  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"

۲۲۱۔ عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من أحب الله وأهله أحب الله وأهله".  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"  
 اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے اللہ اور اس کے گھرانے کو چاہے۔"























۱۵۵۵ - ۱۵۵۶

۱۵۵۶ - ۱۵۵۷

۱۵۵۷ - ۱۵۵۸

۱۵۵۸ - ۱۵۵۹

۱۵۵۹ - ۱۵۶۰

۱۵۶۰ - ۱۵۶۱

۱۵۶۱ - ۱۵۶۲

باب الثانی فی شرح حدیثہ والتسبیح

باب چہارم فی شرح حدیثہ والتسبیح

۲۲۵ - ۲۲۶

۲۲۶ - ۲۲۷























وہ بھی

کان رطب

نہایت سے خوش ہو کر ان کی کھوپڑیوں کو کھینچ دیا کہ تو اس کپڑے میں غار بن گئی

میں ہوا اور اجڑا ہوا بیٹا کہ کھوکھلی سے وہ بیٹا بن گئی

## باب نبوال لابیر والد واب

اب انوں کیوں اور چاہا کہ وہ بیٹا بن

ورویں مرنے پر چھٹے گئے ماں میں

وہ اب ویرا بن گیا

اور جو مری گئے وہ بیچ میں مرنے پر چھٹے گئے

وہ اب ویرا بن گیا

اور بیٹے کا حال بدلتا رہا کہ پہلو میں تھا وہ

وہ اب ویرا بن گیا

اس مقام میں وہ صاحب مقام میں آئی لڑکی

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا

وہ اب ویرا بن گیا











۱۰۰

۱۔ نیکوئی سے

تو امر استیبار میں شکار نہیں ہے۔  
 غلام یعنی میر کرتی نے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کو انوکھ  
 دیکھو وہی ہوا دیکھا کہ مرتد ہوا ہے۔ اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 یہ معلوم ہو گیا کہ اس نے کفر کیا ہے۔ اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 اس کو لڑو چاہتا تھا۔ اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو

۲۔ نیکوئی سے

۲۔ نیکوئی سے  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو

۳۔ نیکوئی سے

۳۔ نیکوئی سے  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو

۴۔ نیکوئی سے  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو  
 اس کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی تھی۔ حضور علیہ السلام کو







مسوہر یکہ مقدورہ پادشہ، میں توئی شہیتِ حریت میں شہدہ حسوہ علیہ السلام بیٹے ہر حبیب  
شہدہ کے سے منہ دیکھتے اور شہرت میں میں توئی شہدہ کے سے منہ دیکھتے ہر حبیب  
میں چلے گئے۔ شہادت سے شہدہ پادشہ، شہادت سے شہدہ پادشہ، شہادت سے شہدہ پادشہ،

بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ الْخُذَاتِ فِي

پسے کی کمی یا بے روزگاری کی وجہ سے

۱۰۰۰

مجلس ۴ - جلسه ۴۰

رسولِ مہدیین کا حبِ مہمبہ و مہمبہ ما

قال - هي في ذلك من حكمة الله

$\frac{d}{dt} \left( \frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

سید محمد تقی میر تقی میر

اور کہ وہی ہے جس سے ہم مر رہے ہیں اور

پیش از حمله دژ را تسخیر می نمودند

— 22 —

\_\_\_\_\_

اور یہی تھے ہمارے در کی دھبے و مایے ہیں

وَمِنْ لَدُنْهُ مَوْزَنُ كُلِّ شَيْءٍ فَرِحَ بِغُلَامٍ لَدُنْهُ لِيَصْطَفِيَ

میں نے دیکھا کہ وہ بھی دوسرے عالمی گیسٹوں کی طرح

وہابیہ کے لیے یہ ایک نیا ہیرو بن گیا۔

اب کیسے رہتے تھے اور کھجوریں کون کھاتے

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَلَمًا لَّيِّنًا

وہ گھڑی پر نیو ویر سمجھ کر اٹھ گیا، طاہتی رشتہ

... ..

[illegible]

کتاب میں سے ایک اور باب

پس جب میرا مشاوری ہو گا تو میں اس کے ساتھ رہوں گا اور اس کے ساتھ رہوں گا۔

ماہنامہ پشاور، ۱۲، اگست ۱۹۷۳ء

پروگرام

۱۰۱) زمہری غلیبہ نوحہ کا منسلک رہے۔ اپنی توہینیں و یا تشہدات کے لئے سے پاک

... ..

میں نے اس کے لئے ایک اور چیز بھی کر دی تھی۔

وہ کہیں سے نہ آئے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اس کے لئے ایک اور چیز کیا ہے۔

حالت میں نہ سہل نہ ہوتے ہیں۔

قریباً ۱۰۰۰ مسیحیوں نے اس علاقے سے ہجرت کر کے شمال مغربی علاقوں میں جہاں کہیں مسلمانوں کا قبضہ نہ تھا وہاں جا کر سکونت پائی۔

ہر ایک میں سے ایک اور ایک ہی بار دہرائے گئے۔ نتیجہً چھپسے گئے۔ یہاں پر رستہ کے حصہ کے لیے تیار کیا گیا۔

کہ چنی چسپا ہے اس کو توں چیر پانک میں کرت۔

حضرت نے یہ کہ وہ پہلے اس کو یہاں سے مرنے کی نجات دیں اور اس سے باوجود حضور علیہ السلام نے اس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



تخت اس سردار کے مسجد اور منی و کشتی پر ہے۔

**کیا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی؟** میں نے حضرت امیر بنی کی قصہ کا بیان نہیں کیا۔

دوسرے کے معنی میں ہے کہ متنبہ یہ تھا کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کے کہ ایک دوسرے کے معنی میں ہے کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

وہاں تک کہ دوسرے کے معنی میں ہے کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

تو یہی ہے یہ بات کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

مٹی چھٹ چرس کے پانی میں پڑے ہوئے تھے۔ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

اور جو اس طرز سے کہنے کے معنی میں ہے کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

سے شکار کے لیے جو اس کے معنی میں ہے کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

ہمارے پانی میں پڑے ہوئے تھے۔ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

نہایت سے کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔

کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی تو حسن بن علی کے معنی کے۔















سکتے ہیں چنانچہ ہم بھی میں ہے کہ

اب کان نسمن فہ یفت سمعہ پہ کوثر  
ما حکنوا  
اُردو پند ہو تو اس کو سنتیں کر تو خدا ہیں

کتاب - حمد شمس ساری ۹۲ ص ۵۵

### روز قیامت مجاہد بن سبیس نے انہوں کی کیفیت

۲۳۷- عَنْ ابی ہریرۃ عن عبد اللہ بن مسعود  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ نَفْسٍ ثَلَاثُ شُؤْنٍ  
كَيْفَ كَانَتْ دِينُهَا وَكَيْفَ كَانَتْ عَمَلُهَا  
وَكَيْفَ كَانَتْ خُلُقُهَا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے  
تشریف کی یہ حدیث کہ ہر انسان کی قیامت کے روز  
میں مسکن کو جو رقم کتاب ہے۔ قیامت کے  
سی حالت میں پانچ چیزیں دیکھی جائیں گی  
۱۔ دینی شریعت

### فوائد و مسائل

۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۲۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۳۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۴۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۵۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۶۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۷۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۸۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۱۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۲۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۳۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۴۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۵۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۶۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۷۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۸۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۹۹۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی  
۱۰۰۔ ہر انسان کی قیامت کے روز دیکھی جائے گی

### بَابُ الْبَيْتِ فِي نِكَاحِ الدَّائِمِ

باب ہمسرہ کے پن میں بیٹاب کرنے کے بیان میں

۲۳۸- نَدَامُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ نَفْسٍ ثَلَاثُ شُؤْنٍ  
كَيْفَ كَانَتْ دِينُهَا وَكَيْفَ كَانَتْ عَمَلُهَا  
وَكَيْفَ كَانَتْ خُلُقُهَا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہہ رہے  
دنیا میں پچھتے ہیں۔ آخرت میں پلٹے ہوئے ہیں۔ اور  
اس واسطے کہ تشریف صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ کوئی  
شخص ہمسرہ ہونے پتی میں جو یا تو نہ ہو یا نہ ہو  
نہ کرے اور نہ اس میں عمل کرے۔















۲۴۶۔ عَنِ سَفَرِ بْنِ رَزِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ  
اَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي تَعْلِيْقِهِ

پہلے ہی

روزنامہ جس مقصد سے

مقصود توحیح ہے کہ مہوں اور میت باہر کے گیزر کے ٹوٹے جانے یا سہرہ ہونے کی وجہ سے  
میں نے اس کے تہاں یا باہر نہ ہونا۔ جس کی حد معجزہ پر اور اچھا بہتر حدیث میں سنت کا کسی حدیث سے نہ دینے کی  
سے نہ ہاں میں مرقبہ یا ملک آج کے تو رمل وغیرہ میں قول دے۔ مسجد میں نہ تھوڑے ٹوٹے میں تھوڑے سے نہ  
منع فرما۔ اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوا کہ آدمی جو صاحب دین اور مال کے فضیلت اور فضیلت کی بیگنی حد  
کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مہوں اور میت باہر کے۔ اس کے گیزر یا پانی میں ٹھوٹے یا ٹوٹے کی وجہ سے نہ ہونا  
پانی میں ٹھوٹے ٹوٹے اور نہ ہونا۔ اس سے یہ سمجھ بھی گئے کہ وہ بالقرن کسی مسجد یا مسجد میں نہ ہونا  
میں صاحب دین پڑھو گئے تو میں نے اس سے عرض کیا کہ تمہارا ٹوٹا ہوا۔

يَا بَلَّ لَا يَجُوزُ الْوُكُوفُ بِاللَّيْلِ

ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

ہمیں درحس و رو مایید سے فید قمر سے فید  
قراریہ اور عطار سے کیا دور دور با بیہ فہر سے دور  
کائنات کے گھر سے رو بہ کس چاہے۔

[illegible]

۲۔ عری سے ایک جید مسند و محراب : ہمیں میں مانتے ہیں تاہم میں جو حضرت مسیح صری و ہونے سے  
قرآن میں کیا ہے یہ ان کو عید میں سے ٹھیکہ حضرت مسیح صری سے برداریت ہے اس میں ہاں کے عطف ہیں  
سے و عید مسند کے حضرت مسیح صری کے ایک عید مسند کے وجود پر ہے مگر خود مسند پر ہے مسیح صری حضرت مسیح  
بنانے کا قرآن بھی اس کے کوئی نہیں ٹھیکہ حضرت مسیح صری کے ہیں کہ میرے دو ایک ٹھیکہ کو لیا یہ وہ چاہے ٹھیکہ بھی ہے  
جو اس کے مل میں ہیں نہ عید۔

۱۰ امام شافعی و مالک و ابو حمزہ غصیرہ انحراف کے نزدیک تھے حال میں قید تھے سے وضو حائز نہیں۔























وَسُئِلَ عَنْ مَنْ لَمْ يَدْرِكْ الْوُضُوءَ الْكَفَّيْ (بخاری)  
 اس دعا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
 (یاد کرنے کے لیے) دہرایا۔ جب اس جگہ پہنچا کہ موت  
 لایا گیا، اللہ ہی عزت سے اس کے بعد میں سے یوں کہہ دیا: "در سوگم" آپ نے فرمایا نہیں: "ایکہ ایوں کہ در سوگم"  
 اللہ ہی عزت سے۔

## قواعد و مسائل

اس حدیث کو امام نے دعوات میں بھی ذکر کیا ہے۔ مسلم نے دعا میں اردو اور سنہ ادب میں  
 ترمذی نے دعوات میں اور نسائی نے فی المہم وسیلہ میں ————— با وضو سونے کی دیگر باتوں  
 میں بھی تفصیلت آئی ہے۔ ۲۔ سوتے وقت وضو کر لینا مستحب ہے اور اسی طرح دعا کرنا ۴۔ دہائی کر دینا حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا۔ کیونکہ آپ ہر کام میں سیدھی طرف کو پسند فرماتے تھے۔ نیز دہائی کر دینا سونے سے زیادہ  
 غفلت نہیں ہوتی اور تہجد کے لیے اسکو کھل جاتی ہے ۳۔ اگر پہلے سے کسی کو وضو ہو تو سونے کے لیے دوبارہ وضو کرنے  
 کی ضرورت نہیں ہے وہی وضو کافی ہے اور با وضو سونے کی حکمت یہ ہے کہ مکان ہے اسی بات موت آجاتے تو وضو کی  
 برکت سے شیطان سے محفوظ رہے گا۔ ۵۔ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور تکیہ دنیاوی بات نہ کرنا مستحب ہے۔  
 اسی طرح مذکورہ بالا دعا پڑھنا بھی تو اگر اسی عین میں موت آتی تو اس کے اعمال کا اختتام وضو پر اور دعا پر جم جاتا ہے  
 ہے، ہوگا ۶۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے کتاب الوضوء کے اخیر میں یہ حدیث درج کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ  
 جیسے آدمی وضو میری کے اخیر میں کرنا ہے۔ اسی طرح یہ حدیث کتاب الوضوء کا خاتمہ ہے۔

خاتمہ | اس حدیث کے بعد اس پر کتاب الوضوء ختم ہوئی۔ پارہ دوم انشاء اللہ تعالیٰ کے کتاب الفضل  
 سے شروع ہوگا۔ کتاب الوضوء میں کل مرقوع حدیثیں ۱۵۰ ہیں۔ ان میں سے مرقوع ۱۱۶ اور  
 بیضیہ مطابقت و تعلق ۸۸ حدیثیں ہیں اور کتبہ ان میں ۲۳ حدیثیں گریں بلکہ کل ۸۱ حدیثیں ہیں جن میں سے متعلق ہیں۔  
 باقی مرقوع۔ کتاب الوضوء میں صحابہ و تابعین کے آثار مرقوع ۲۸ ہیں۔ ان میں تین مرقوع ہیں باقی متعلق ہیں۔

وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِیْنُ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَلِیْفَتِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِیْنَ  
 وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

سید محمد احمد رضوی غفرلہ

دارالعلوم حرب الاحناف لاہور

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۵ء



وَمَنْ يَتَّبِعْ عِزَّ الْأَسْلَامِ دِينًا فَكُلُّهُ بِقَبْلِ وَمَعَا

# دین مصطفیٰ

عَلَيْهِمَا لِحَيَّةٍ وَالشَّيْءُ



معاہد عبادات ، معاملات ، اخلاق  
معاشرت سے متعلق قرآن و حدیث اور  
فقہ حنفی کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کا  
قابل مطالعہ مجموعہ

حسب قریض

جناب محترم علامہ امیر بخش مسیح  
خدمت کار پشیمین ریلوے روڈ

علامہ سید محمد احمد ضوی

ناظم شعبہ تبلیغ و ترویج  
مجمع مجتہد روڈ  
لاہور







